اسلامی مہینوں کی مناسبت سے خطبات

خطبات حاصل پوری

ترتیب

محمد عظیم حاصل پوری

مجیب الرحمٰن سیاف

اسلامک ۔ کمپنی

اسلامی مھینوں کی مناسبت سے خطبات

نمبر شمار	اسماء ماہ	عنوان	صفحات
1	**رمضان**	① روزہ اور روزہ داروں کی فضلیت ② رمضان کے اُحکام ومسائل ③ ماہ رمضان۔ ریخ کے آئینہ میں ④ رمضان اور جہاد ⑤ رمضان اور قرآن ⑥ محاسبہ	
2	**شوال**	① مسائل عیدین (خطبہ عیدالأضحیٰ) ② غزوہ احد کی داستان ③ خواب اور اسکے اُحکامات ④ آؤ . سے بہتر بنیں ⑤ جن کو دوا . ملیں گے ⑥ رازداری	
3	**ذی القعدہ**	① اللہ کی محبت کس سے.....؟ ② . ۔ کی ضما ۔ پنے والے ③ سیرت سید . ا . اہیم علیہ السلام ④ سیرت سید . اسماعیل علیہ السلام ⑤ قر . نی کے مسائل ⑥ حج کی اہمیت وفضیلت اور احکام ومسائل	

4	**ذی الحجة**	① شہادت سید ۔ عثمان غنی رضی اللہ عنہ ② سید ۔ ا۔ ابہیم علیہ السلام کے قرآنی اوصاف ③ سید ۔ اسماعیل علیہ السلام کے قرآنی اوصاف ④ حرم مکی ⑤ حرم مدنی ⑥ ہمارا بھلا اس سے کیا تعلق ۔۔؟	

اسلامی سال کا نواں مہینہ

رمضان المبارک

اسلامی سال کا نواں مہینہ رمضان ہے۔ رمضان کے معنی شدیَ می، دھوپ کی وجہ سے کسی چیز کا جلنا، سورج کی تپش، اس مہینے کے روزے ر ۔ والے َ ۔ ہ جل کر ختم ہو جاتے ہیں اسی وجہ سے اس کا ۔ م رمضان رکھا َ یہ ہے۔

اس ماہ کے کئی اور ۔ م بھی ہیں مثلاً شہر الصبر ،شہر مبارک، شہر الصوم، شہر عظیم، شہر مطہر، شہر جہاد وغیرہ۔

ماہ رمضان المبارک کے خطبات

① روزہ اور روزہ داروں کی فضلیت

② رمضان کے اُحکام ومسائل

③ ماہ رمضان۔ ریخ کے آئینہ میں

④ رمضان اور جہاد

⑤ رمضان اور قرآن

⑥ محاسبہ

روزہ اور روزہ داروں کی فضلیت

ارشاد ۔ ری تعالیٰ ہے:

183

''اے ایمان والو! تم پ اسی طرح روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پ فرض کئے گئے تھے۔ کہ تم پ ہیز گار بن جاؤ۔''

تمہیدی کلمات:

''روزہ'' اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور حصول ثواب کے لیے ع فجر سے لے کر غروب آفتاب۔ کھانے پی ، شہوات ا نی اور لغویت سے رک جانے کا ۔م ہے۔

روزہ کی شرعی حیثیت یہ ہے کہ ارکان اسلام میں سے ہے اور ہر ۔ لغ مرد و زن پ فرض ہے۔ آج ہم روزہ اور روزہ داروں کی فضلیت پ ۔ ت کریں گے۔

روزے فرض ہیں

ارشاد ۔ ری تعالیٰ ہے:

183

''اے ایمان والو! تم پ اسی طرح روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پ فرض کئے گئے تھے۔ کہ تم پ ہیز گار بن جاؤ۔''

آ گے والی آ یت میں ہے:

''تو تم میں سے جو اس مہینے میں حاضر ہو وہ اس کا روزہ رکھے۔''

ابو ہر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا ۔ ۔ کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما ۔:

''تم لوگوں کے پ س ماہ رمضان المبارک آ ۔ ہے۔ ۔ او قدوس نے تم پ اس ماہ کے روز ے فرض قرار دیئے ہیں اس ماہ میں ۔ ۔ کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شرارت کرنے والے شیطان اس ماہ میں ۔ ھ دیئے جاتے ہیں۔ اس ماہ میں ا ۔ رات ہے جو شخص اس کے ثواب سے محروم رہا وہ محروم رہا۔''

⑥⑩①②

عام روزوں کی فضلیت

ابوامامۃ رضی اللہ عنہ سے روا ۔ ۔ ہے کہ میں نے عرض کیا:

''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو کسی کام کے کرنے کا حکم فرما ۔

آ پ صلی اللہ علیہ وآ لہ وسلم نے ارشاد فرما یا تم روزہ رکھا کرو اس کے . ا. کوئی دوسرا کام نہیں ہے۔ کہتے ہیں میں نے پھر کہا مجھ کو کسی کام کے کرنے کا حکم فرما ۔آ پ صلی اللہ علیہ وآ لہ وسلم نے ارشاد فرما یا تم روزہ رکھا کرو اس کے . ا. کوئی دوسرا کام نہیں ہے۔''

②②②③

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

''جس شخص نے جہاد کے دوران ا یـ روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی خندق بنا دیتا ہے جیسے کہ زمین و آ سمان کے درمیان فاصلہ ہے۔''

②②⑥①

نیکی کی ۔غیب اور حکم عام دنوں میں بھی ہے لیکن رمضان میں بطور خاص اس کی ۔غیب دی جاتی ہے اور اس کے لیے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں جس کے لیے اللہ تعالیٰ ا ن کے دشمنوں کو . ھ دیتے ہیں ۔کہ میرے بندے زیـدہ سے زیـدہ نیک اعمال کر سکیں۔

شیاطین اور سرکش جن جکڑ دیے جاتے ہیں

ابو ہریـہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روا یـ ۔ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآ لہ وسلم نے فرما یـ:

’’. . رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے اور دوزخ کے دوازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور پھر اس کا کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا پھر . - کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور پکارنے والا پکارتا ہے اے خیر کے طلبگار آگے بڑھ اور اے شر کے طلبگار ٹھہر جا اور اللہ کی طرف سے بندے آگ سے آزاد کر دیئے جاتے ہیں یہ معاملہ ہر رات جاری رہتا ہے۔‘‘

⑥⑧②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’. . رمضان آتا ہے تو . - کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔‘‘

ایک دوسری روایت - کے یہ الفاظ ہیں:

’’. . رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔‘‘

صحیح مسلم کی روایت - کے یہ الفاظ ہیں:

’’. . رمضان کا مہینہ آ . ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔‘‘

روزے کے فوائ

سابقہ . ہوں کی معافی

ابو ہر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روای . ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمای:

’’جو شخص رمضان میں ایمان اور ثواب کا کام سمجھ کر روزے رکھے اس کے اگلے . ہ معاف کر دیئے جا گے۔‘‘

①⑩⑨① ⑩⑥⑦

اور مسند احمد میں حضرت ابو سعید . ری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

’’جو شخص رمضان کے روزے رکھے، اس کی حدود کو پہچانے اور جن چیزوں سے بچنا چاہیے ان سے بچے تو وہ اس کے گذشتہ سارے . ہوں کا کفارہ بن جائے گا۔‘‘

④②⑤①①

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمای:

’’ پنچوں زیں، ا یہ جمعہ دوسرے جمعہ ۔ اور ا یہ رمضان دوسرے رمضان ۔ اپنے درمیان ہونے والے َ ہوں کو مٹا دیتا ہے جبکہ کبیرہ َ ہوں سے اجتناب کیا جائے۔‘‘

روزہ دار کے لیے فرشتوں کی دعا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’بلاشبہ اللہ تعالیٰ سحری کھانے والوں پ رحمت بھیجتے ہیں اور فرشتے ان کے لیے دعا کرتے ہیں۔‘‘

سحری کا کھا . ش . ۔ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب اور مسلمانوں کے درمیان سحری کا فرق بیان فرمایا ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’سحریوں میں . ۔ ہے لہٰذا اسے مت چھوڑو اَ چہ تم میں سے کوئی پ نی کا ا یہ گھونٹ ہی پی لے۔‘‘

روزہ ڈھال ہے

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے کعب بن عجرہ وہ گوشت ۔ اور خون . ۔ مین داخل نہیں ہوگا جو حرام سے

پ وان پ ڑھا ہے

''آ گ ہی اس کا زی دہ حق ر - ہے۔اے کعب بن عجر ہ ہر صبح لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں ا ی - وہ اپنے کو آ زاد کرانے میں صبح کر - ہے تو وہ اسے آ زاد کرا ی - ہے۔اور ا ی - وہ اپنے کو ہلاک کرنے والا ہو - ہے۔اے کعب بن عجر ہ! ز اللہ کے قرب کا ذر یعہ ہے، صدقہ . ہان ہے اور روز ہ ڈھال ہے۔''

⑤⑤⑥⑦

⑧⑥⑦

روزہ خیر کا دروازہ ہے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا ی - ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآ لہ وسلم کے ساتھ ا ی سفر میں تھا کہ ا ی صبح میں آ پ صلی اللہ علیہ وآ لہ وسلم کے قر ی . ہوا اور ہم . چل رہے تھیمیں نے عرض کیا:

''ا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآ لہ وسلم ! مجھے ایسا عمل بتا جو مجھے . ·- میں داخل اور جہنم سے دور کر دے۔آ پ صلی اللہ علیہ وآ لہ وسلم نے فر ما ی تم نے مجھ

سے ا۔ بہت .ڑی . ت پوچھی ہے البتہ جس کے لیے اللہ تعالیٰ آسان فرما دے اس کے لیے آسان ہے اور وہ یہ کہ تم صرف اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شر۔ نہ ٹھہراؤ، ز قائم کرو، زکوۃ دو، رمضان کے روز ے رکھو اور ۔۔ ۔ اللہ کا حج کرو۔''

①⑥

①⑦

''پھر فرما۔ کیا میں تمہیں خیر کا دروازینہ بتاؤں ۔ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ ۔ ہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے پ نی آ گ کو اور آ دھی رات کو ز پ ھنا (یعنی یہ بھی اور خیر ہے) پھر آ پ صلی اللہ علیہ وآ لہ وسلم نے یہ آ ۔ ۔ پ ھی سے ۔ (ا پہلو بستر وں سے الگ رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں) ۔ یہ آ ۔ ۔ پ ھی۔

②⑥①⑥

②②①①⑥

صدیقین اور شہداء کا ساتھ

عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بنو قضاعہ کا ا۔ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پ س آ ۔ اور کہنے لگا:

''آپ فرما کہ اَ میں اس . ت کی گواہی دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود. حق نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور زیں پڑھوں اور رمضان کے روزے رکھوں رمضان کا قیام کروں اور زکواۃ ادا کروں (تو مجھے کیا ملے گا؟) آپ علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اس حا - میں فوت ہو جائے تو وہ صدیقین اور شہداء میں سے ہوگا۔''

⑦④⑨ ②②①②

روزہ. ·- میں داخلے کا ذریعہ ہے

حضرت · رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ا۔ مرتبہ میں نے اپنا سینہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تکیہ بنا رکھا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص رضائے الٰہی کے لئے لا الہ الا اللہ کا اقرار کرے اور اس کی ز· گی اسی اقرار پ ختم ہو تو وہ. ·- میں داخل ہوگا اور جو شخص رضاء الٰہی کے لئے ا۔ دن روزہ رکھے اور اسی پ اس کا اختتام ہو تو وہ بھی. ·- میں داخل ہوگا اور جو شخص رضاء الٰہی کے لئے صدقہ کرے اور اسی پ اس کا اختتام ہو تو وہ بھی. ·- میں داخل ہوگا۔''

②③③②④

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے در یفت کیا:

''تم میں سے کس نے آج روزہ رکھا ہے؟''

سید ۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے در یفت کیا:

''تم میں سے کس نے آج کسی کا جنازہ پڑھا ہے؟''

سید ۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے در یفت کیا:

''تم میں سے کس نے آج کسی مسکین کو کھا ۔ کھلا یہ ہے؟''

سید ۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا:

''تم میں سے کس نے آج کسی مریض کی عیادت کی ہے؟''

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے''۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یہ:

''جس شخص میں بھی یہ کام جمع ہو گئے وہ ۔ ۔ میں داخل ہو گا''

حضرت ابو ہر یہ ؓ سے روا ۔ ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما : ان چار کاموں کی پ بندی کرنے والی عورت . ۔ کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے گی۔

. . عورت پ نچ زیں ادا کرے۔

اور ماہ رمضان کے روزے رکھے۔

اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے۔

اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے۔

روزے دار کے لیے دو خوشیاں

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا ۔ کرتے ہیں، آپ نے فرما کہ اللہ عز وجل فرما ۔ ہے:

''روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا . لہ دوں گا، میری وجہ سے وہ اپنی خواہش کو اور کھانے اور پ ۔ کو چھوڑ ۔ ہے، اور روزہ ڈھال ہے اور روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ا ۔ خوشی جس وقت روزہ افطار کر ۔ ہے اور ا ۔ خوشی

جس وقت اپنے رب سے قات کرے گا، اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو مشک کی خوشبو سے بھی زیدہ اچھی معلوم ہوتی ہے۔''

⑦④⑨②

روزہ سفارش کرے گا:

حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے، روزہ کہے گا کہ پ وردگار میں نے دن کے وقت اسے کھانے اور خواہشات کی تکمیل سے روکے رکھا اس لئے اس کے متعلق میری سفارش قبول فرما، اور قرآن کہے گا کہ میں نے رات کو اسے سونے سے روکے رکھا اس لئے اس کے حق میں میری سفارش قبول فرما چنانچہ ان دونوں کی سفارش قبول کرلی جائے گی۔''

⑥⑥②⑥

روزہ دار کی دعا قبول ہوتی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''تین دعا قبول ہوتی ہیں، روزے دار کی دعا، مظلوم کی دعا اور مسافر کی

دعا۔''

⑤③④①

حضرت ابوسعید ۔ ری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

''بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ رمضان میں ہردن اوررات لوگوں کوآ زادکر۔ ہے،اور ہرمسلمان کی ہردن اوررات میں دعا قبول ہوتی ہے۔''

①⑩⑩②

روزہ دار کے لیے حوروں کے گیت

سید ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

''رمضان کے لیے . ۔ ۔ کوشروع سال سے اگلے سال ۔ سجا۔ جا۔ ہے پھر . . رمضان کا پہلا دن ہو۔ ہےتوا۔ (خاص) ہواعرش . یں کے نیچے سے . ۔ ۔ کے پتوں میں سے ہوکر ۔ رتی ہوئی خوبصورت حوروں ۔ پہنچتی ہے ۔ . وہ کہہ دیتی ہیں:

''اے ہمارے رب ! ہمارے لیے اپنے بندوں میں سے ایسے جوڑے بنا دے جن سے ہماری آنکھوں کوٹھنڈک نصیب ہو اور ان کو ہمارے ذریعے

آنکھوں کی ٹھنڈک فرما۔''

روزہ جنتی محلات کا مالک بنا ۔ ہے

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ . ۔ میں کچھ محلات ہیں جن کے بیرونی حصے سے ان کا ا روانی حصے اور ا روانی حصے سے بیرونی حصہ آ ۔ ہے (اس قدر وہ نفیس وعمدہ ہیں) تو ا ۔ اعرابی نے در ۔ فت کیا اے اللہ کے رسول! یہ کس کو اللہ کرنے والا ہے تو آپ ﷺ نے فرما ۔:

''یہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے تیار کیے ہیں جو (لوگوں کو) کھا کھلائے، م گفتگو کرے، روزے کثرت سے رکھے اور . لوگ سو رہے ہوں تو وہ ز پڑھے۔''

. نصیب روزہ دار

حضرت ابو ہر ۔ یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔:

''کتنے ہی روزے دار ایسے ہوتے ہیں جن کے حصے میں بھوک پیاس آتی ہے، اور کتنے ہی ۔ اویح میں قیام کرنے والے ہیں جن کے حصے میں صرف ش . بیداری آتی ہے۔''

⑤⑧⑥⑨ ⑩⑨⑥①

اللہ اس کو دور کرے

حضرت حسن رحمہ اللہ کے دادا حو یث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

’’. . رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :. کی پہلی سیڑھی پ پڑھے تو آمین کہا، پھر دسری سیڑھی پ پڑھے تو آمین کہا، پھر آپ تیسری سیڑھی پڑھے تو آمین کہا، پھر آپ نے فرمایا: میرے پ س جبریل علیہ السلام آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو آدمی رمضان کو پ ئے اور اس کے · ہوں کی معافی نہ ہو تو اس شخص کو اللہ دور کردے (اپنی رحمت سے) تو میں نے آمین کہا، اور اس نے کہا جو شخص اپنے والدین کو یا دونوں میں سے کسی ایک کو پ ئے پھر بھی جہنم میں جائے اللہ اس کو بھی دور کردے، تو میں نے آمین کہا، پھر اس نے کہا جس شخص کے پ س آپ کا ذکر ہو تو وہ آپ پ درود نہ پڑھے تو اللہ اسے بھی دور کردے۔ تو میں نے آمین کہا۔‘‘

⑨⑨⑥ ④⑩⑨

روزے سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

183

''اے ایمان والو! تم پ اسی طرح روز ے فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پ فرض کئے گئے تھے۔ کہ تم پ ہیز گار بن جاؤ۔''

تقوی صرف َ ۔ ہوں کو چھوڑنے کا ۔ م نہیں بلکہ َ ۔ ہ چھوڑنے اور نیکی کرنے کا ۔ م ہے۔ اور یہ اعلا اور سرا دونوں حالتوں میں ہو ۔ چاہیے۔ بصورت د وہ اعمال جو لوگوں کو دکھانے کیلیے کیے جاتے ہیں ۔ َ ۔ ہ جو لوگوں کے ڈر سے چھوڑے جاتیہیں یہ بے فا ٔ ہ ہیں۔

حضرت ثو ۔ ن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا ۔ ۔ ہے نبی نے فرما ۔ میں جا ہوں ان لوگوں کو جو قیامت کے دن تہامہ کے پہاڑوں کے ۔ ا ۔ نیکیاں لے کر آ گے

''اللہ تعالیٰ ان کو اس غبار کی طرح کر دے گا جو اڑ جا ۔ ہے۔ ثو ۔ ن نے عرض کیا ۔ رسول اللہ ان لوگوں کا حال ہم سے بیان کر دیجئے اور کھول کر بیان فرمایئے ۔ کہ ہم لاعلمی سے ان لوگوں میں نہ ہو جا ۔ آپ نے فرما ۔ تم جان لو کہ وہ لوگ تمہارے بھائیوں میں سے ہیں اور تمہاری قوم میں سے اور رات کو اسی طرح عبادت کریں گے جیسے تم عبادت کرتے ہو لیکن وہ لوگ یہ کریں گے کہ ۔ ا کیلے ہوں گے تو حرام کاموں کا ارتکاب کریں گے۔''

④②④⑤

روزہ َ ہوں سے بچا ہے

روزہ َ ہوں سے بچاؤ کا ذریعہ اور ڈھال ہے۔
نبی کریم ﷺ نے فرما :

''روزہ (َ ہوں سے) ڈھال ہے۔''

نیز نبی اکرم ﷺ نے فرما :
''اے نوجوانوں کی جما ! تم میں سے جو استطا ر ہے وہ شادی کرے کیو یہ (شادی) وں کو انتہائی جھکا دینے والی اور شرمگاہوں کی خوب حفاظت کرنے والی ہے اور جو طاقت نہ رکھے اسے چاہیے کہ وہ روزے رکھے یہ اس کے لیے ڈھال ہوں گے۔''

روزہ جہنم سے بچا ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرما :

''روزہ ڈھال اور آگ سے بچاؤ کا مضبوط ین قلعہ ہے۔''

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما :
''روزہ آگ سے ڈھال ہے روزہ دار کو چاہیے کہ وہ فضول اور فحش . تیں نہ کرے اَ کوئی اس سے لڑے ے گالی دے تو وہ اسے کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔''

رمضان المبارک میں کرنے والے کام

روزہ رکھنا

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

''جس نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی سے رکھے اس کے سابقہ ۔ ہ معاف کر دیئے جاتے ہیں''

قیام اللیل ۔ ّ اوتح:

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم . لجزم حکم تو نہیں دیتے تھے البتہ قیام رمضان کی ّ غیب دلا ۔ کرتے تھے اور فرماتے تھے:

''جس نے ایمان کے ساتھ اور ا . وثواب کی امید سے قیام رمضان (ز ّ اوتح) میں شر ۔ کی اس کے سابقہ ۔ ہ معاف کر دیئے جاتے ہیں''

ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کوئی قیام نہیں کروا ۔ یہاں ّ کہ سات راتیں . قی رہ گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ا ۔ تہائی رات ّ ہمیں ز ّ اوتح پ ڑھائی . . چھٹی رات تھی (یعنی چھ راتیں . قی رہ گئیں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قیام کروا ۔ . . پ نچویں رات تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں آ دھی رات ّ قیام کرا ۔ تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کاش اس رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں

مزی ز پڑھاتے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک . کوئی شخص امام کے ساتھ ز پڑھتا ہے یہاں ۔ کہ وہ امام فارغ ہو جا ۔ ہے تو اس شخص کے لیے پوری رات کے قیام کا ثواب لکھ دیا ۔ جا ۔ ہے''

صدقہ وخیرات:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

①⑨⑩②

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی کے کاموں میں . سے زیدہ سخاوت کرنے والے تھے اور آپ کی . سے زیدہ سخاوت رمضان کے مہینے میں ہوتی تھی۔۔۔اس مہینے میں (قرآن کا دور کرنے کیلئے) آپ سے . جبر ملتے تو آپ کی سخاوت اتنی زیدہ اور عام ہوتی جیسے تیز ہوا ہوتی ہے بلکہ اس سے بھی زیدہ۔''

یہ صدقہ ہو ۔ تھا زکواۃ نہیں زکواۃ . مال پ سال ۔ رجائے زکواۃ ادا کرنی چاہیے صرف رمضان میں نہیں۔

روزے کی حا ۔ میں جھوٹ نہیں

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

''جس نے جھوٹ بولنا اور اس پ عمل کر· ۔ ک نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھا· پ چھوڑ دینے کی کوئی ضرورت نہیں ۔''

①⑨⑩③

لڑائی جھگڑا نہیں

ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ روا ۔ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا کہ اللہ تعالیٰ نے فرما یا:

''ا ن کے ہر عمل کا . لہ ہے، روزہ کہ وہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا . لہ دیتا ہوں اور روزہ ڈھال ہے۔ . تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو، تو نہ شور مچائے اور نہ فحش . تیں کرے اَ کوئی شخص اس سے جھگڑا کرے ۔ گالی گلوچ کرے تو کہہ دے میں روزہ دار آدمی ہوں ۔''

①⑨⑩④

☆ قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کر·

☆ قرآنِ کریم کی تلاوت میں خوف وبکاء کی مطلو ۔ ۔ :

قرآن کریم کو پ ڑھتے اور ۔ وقت ا ن پ خوف اور رقت کی کیفیت طاری ہونی چاہیئے ۔قرآن کو محض ۔ ریخ وقصص کی کتاب نہ سمجھا جائے بلکہ اسے کتاب ہدا ۔ سمجھ کر

پڑھا جائے، آیت وعد اور وعید اور ا۔ ار و ۔ ث رت پ غور کیا جائے، جہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت ومغفرت اور اس کی ۔ ث رتوں اور نعمتوں کا بیان ہے وہاں اللہ سے ان کا سوال کیا جائے اور جہاں عذاب اور وعید کا ۔ ۔ کرہ ہو وہاں ان سے پناہ مانگی جائے۔

☆ اعتکاف کا اہتمام کر۔

☆ لیلۃ القدر کی تلاش

☆ رمضان المبارک میں عمرہ کر۔

☆ کثرت سے دُعا کر۔

☆ ا۔ دوسرے کے حق میں غائبانہ دعا کر۔

☆ حق تلفیوں کا ازالہ اور ۔ ہوں سے اجتناب کر۔

☆ اپنے دلوں کو ۔ ہمی بغض وعناد سے پ ک کر۔

رمضان کے اُحکام ومسائل

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

''تم کھاتے پیتے رہو یہاں ۔ کہ صبح کا سفید دھاگہ (صبح صادق) سیاہ دھاگے (رات) سے ظاہر ہو جائے''

تمہیدی کلمات:

جس طرح دوسرے ارکان اسلام اور دین کی عمارت کے قیام کا . ۔ ہیں اسی طرح روزہ بھی دین کی عمارت کا ا۔ عظیم الشان ستون ہے۔روزہ مسلمانوں میں صبر، ضبط، ایثار، . د . ری تحمل، مروت، سلوک، غم خواری، حوصلہ، ۔ . ۔ قدمی اور احساس غر . ۔ جیسے فضائل پیدا کرتا ہے۔آدمی کو مشکلات اور مصیبتوں پ قابو پ نے کا عادی بنا تا ہے، بھوک پیاس پ قابو پ نے سے اس کو جفاکشی اور جہاد کی مشقت . دا ۔ ت ۔ کرنے کا سبق سکھا تا ہے، شہوت کو د . کر روحا کو ابھارتا اور ا ن کے اخلاق وکردار کو سنوارتا ہے۔

آج کے خطبہ میں ہم رمضان المبارک کے اُحکام ومسائل کا ۔ ذکرہ فرما گے۔

روزے کی آمد پ مؤمنوں کو خوشیاں

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ا ن کا ہر عمل خود اسی کیلئے ہے روزہ کہ وہ خاص میرے لیے ہے اور

میں ہی اسکا . لہ دوں گا۔روزہ َ ہوں کے لیے ا ڈھال ہے۔اَ کوئی روزے سے ہوتو اسے فحش گوئی نہیں کرنی چاہئے اور نہ ہی شور مچا چاہئے ۔اَ کوئی اسے گالی دے لڑ چاہےتو اسکا جواب صرف یہ ہوکہ میں ا روزہ دار آدمی ہوں۔اس ذات کی قسم جس ہاتھ میں محمد کی جان ہےروزہ دار کے منہ کی بواللہ تعالیٰ کے د کستوری کی خوشبو سے بھی زیدہ پ کیزہ ہے

''روزہ دار کو دوخوشیاں حاصل ہونگی (ا تو. .)وہ افطار کرتہ ہےتو خوش ہوتہ ہے اور (دوسری). وہ اپنے رب سے قات کرئے گا تو اپنے روزے کا ثواب حاصل کر کے خوش ہوگا''

چا دیکھنے کی دعا

ا.....حضرت ابو ہریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما:

''رمضان المبارک کا چا دیکھ کر روزے ر شروع کرو اور شوال کا چا دیکھ کر ختم کرو اور اَ تم پ دل ہوتو شعبان کی تعداد تیس پوری کرو''

۲.....حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم . چا دیکھتے تو یہ دعا پ ھتے۔

''اے اللہ! اس چا کو ہمارے لیے امن و ایمان، سلامتی اور اسلام کا چا بنا کر

ع فرما، اے چا ۔ ! ہمارا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔''

روزہ کے لیے ضروری ہے

فرض روزوں کیلئے رات کو ع فجر سے پہلے روزے کی کر ۔ ضروری ہے۔
حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما ۔ :

''جس نے فجر سے پہلے روزے کی پختہ نہ کی تو اسکا روزہ نہیں''

کا محل دل ہے نہ کہ ز ۔ ن اور دل کے ارادے کا ۔ م ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روزہ ر ۔ کی کے کوئی الفاظ نبی کریم ﷺ سے ث ۔ ۔ نہیں ہیں۔ یہ جو عام کیلنڈروں میں روزے کی کے الفاظ لکھے جاتے ہیں۔

۔ لکل بے اصل ہیں اسکی کوئی بھی سند نہیں ہے نیز یہ نبی ﷺ سے ث ۔ ۔ نہیں ہے۔

سحری کے اُحکام

بعض سحری کا کھا ۔ ضروری نہیں سمجھتے اور رات کو ہی کھا پی کر سو جاتے ہیں ۔ آدھی رات کو کھا ۔ ۔ تے ہیں یہ دونوں ہی ۔ تیں غلط ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سحری کا وقت یہ بیان فرما ۔ :
ارشاد ۔ ری تعالیٰ ہے

''تم کھاتے پیتے رہو یہاں ۔ کہ صبح کا سفید دھاگہ (صبح صادق) سیاہ

دھاگے (رات) سے ظاہر ہو جائے''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

''بیشک ہم انبیاء وہ ہیں ہمیں جلد افطاری کرنے اور تاخیر سے سحری کھانے کا حکم دیا گیا ہے''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

''سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں . ۔ ہے''

اگر سحری کھاتے اذان ہو جائے تو فوراً کھانا چھوڑ دینا ضروری نہیں بلکہ . ضرورت جائز اور مباح ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

''. . تم میں سے کوئی اذان سنے اور (کھانے پینے) کا . تن اسکے ہاتھ میں ہو تو اسے رکھے مت بلکہ اس سے اپنی ضرورت پوری کرے''

افطاری کے اُحکام

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

''. . رات آئے اور دن جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزے کے افطار کا

وقت ہو َ ‘‘

حضرت سہل بن سعد ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما :

’’لوگ . - افطار کرنے میں جلدی کریں گے ہمیشہ خیر و عافیت سے رہیں گے‘‘

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے مروی ہے کہ نبی پ ک ﷺ . روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پ ھتے

’’پیاس ختم ہوگئی رگیں - ہوگئیں اور روزے دار کا ا . ان شاءاللہ ش . - ہو َ ‘‘

حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ:

ﷺ

’’رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ زمغرب سے پہلے- زہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے ا َ - زہ کھجوریں نہ ہوتیں تو چھوہاروں سے روزہ افطار کرتے ا َ چھوہارے نہ ہوتے تو پ نی چند گھونٹ پی ‘‘

حضرت ز ِ بن خالد جہنی ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما :

''جس نے روزے دار کا روزہ افطار کرا ا سے بھی اتنا ا. ملے گا جتنا ا. روزے دار کیلئے ہوگا اور روزے دار کے ا. سے کوئی چیز کم نہ ہوگی''

رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پ س روزہ افطار کیا اور پھر انہیں یہ دعا دی

''روزے داروں نے تمہارے ہاں افطاری کی اور نیک لوگوں تمہارا کھا· کھا ا اور اللہ کے فرشتے تمہارے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں''

روزے دار کیلئے جائ· امور

① حا - جنا. - میں سحری کھا ا· اور غسل بعد میں کر· ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ کو (بعض اوقات) اس حا - میں فجر ہوتی کہ آپ ﷺ جنبی ہوتے سحری کھا - اور پھر غسل کرتے''

② روزے دار مسواک کرسکتا ہے۔

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما ا:

''ا َ میں امت پ مشقت محسوس نہ کر- تو میں ہر ز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا''

نبی کریم ﷺ کا یہ حکم عام ہے جو روزے دار اور غیر روزے دار کو شامل ہے ۔صحابی رسول

فرماتے ہیں کہ:

ﷺ

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو روزے کی حا ۔ میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا''

③ ٹوتھ پیسٹ کا حکم روزے دار کیلئے: اَ ٹوتھ پیسٹ حلق میں نہ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن بہتر یہ کہ ٹوتھ پیسٹ رات کو استعمال کیا جائے اور دن کو مسواک استعمال کر· ·۔ رسول کی پیروی ہے۔

④ ·ک میں پ نی پ ڑھا· اور کلی کر·: حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''وضو اچھی طرح پورا کرو اور ·ک میں اچھی طرح پ نی پ ڑھاؤ روزہ کی حا ۔ میں (ایسا نہ کرو)''

⑤ بیوی کا بوسہ ۔· بشرطیکہ خود پ کنٹرول ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

''نبی کریم ﷺ روزے کی حا ۔ میں (اپنی ازواج مطہرات کا) بوسہ ۔ ت اور بغل گیر ہوتے اور آپ ﷺ تم . سے زی دہ اپنی خواہشات پ قابور · والے تھے''

⑥ کسی چیز کو چکھنا جو حلق میں داخل نہ ہو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''ھنڈی کسی چیز کا ذا معلوم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

⑦ آ میں سرمہ لگا· دوائی کے قطرے ڈالنا

⑧ روزہ میں بھول کر کھا۔

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔

''جو روزہ دار بھول کر کچھ کھا پی لے تو (اسے چاہیے) کہ اپنا روزہ پورا کرے کیو اسے اللہ نے کھلا۔ پیلا۔ ہے''

⑨ َ می کی وجہ سے روزے میں غسل کر۔

ا۔ صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم َ می کی وجہ سے اپنے سر پ پ نی بہا رہے تھے اور روزے دار تھے'' [ابو داؤد (۲۳۶۵)]

⑩ سینگی۔ پ پ لگوا۔

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام میں اور روزے کی حا ۔ میں پچھنا لگوا۔''

روزہ توڑ دینے والی چیزیں

① جان بوجھ کر کھانے اور پ ۔ سے

''کھاؤ پیئو یہاں ۔ کہ رات کے ۔ ر۔ خط سے صبح کا سپید خط ممتاز ہو جائے۔ پھر روزے کو ابتدائے ش ۔ (شام) ۔ پورا کرو''۔

اللہ تعالیٰ نے اس آ۔ ۔ مبارکہ میں سحری کے بعد سے غروب آفتاب ۔ کھانے پ ۔ سے رکنے کا حکم د۔ ہے

② جماع کرنے سے

ارشاد ۔ ری تعالیٰ ہے:

''تمہارے لئے روزہ کی ش . میں اپنی بیویوں سے مقار . - حلال کی گئی، تمہارا اور ان کا ہمیشہ کا ساتھ ہے۔ اللہ جا ہے کہ تم اس میں خیا - کرتے تھے، پس اس نے تم کو معاف کر دی۔ اب ان سے ملو جلو اور اللہ نے تمہاری قسمت میں جو لکھا ہے، اس کو ڈھونڈ و''۔

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''ا آدمی آ عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہلاک ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کس چیز نے ہلاک کیا اس نے کہا رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر بیٹھا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کیلئے کفارہ لازم قرار دی۔ دن آزاد کرے دو ماہ کے پے در پے روزے رکھے ساٹھ مساکین کو کھا کھلائے۔

③ جان بوجھ کر قے کرنے سے

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما:

''جسے روزے کی حا - میں قے آجائے اس پ قضا نہیں اَ جان بوجھ کر قے کرے تو قضا دے''

④ حیض س شروع ہونے سے

حضرت ابو سعید ری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما:

''کیا ایسا نہیں ہے کہ . عورت حائضہ ہوتی ہے بچہ جنم دیتی ہے نہ ز پڑھتی ہے نہ روزہ ر ہے یہی اس کے دین کا نقصان ہے''

رمضان اور ۔ اوتح

رمضان کی ا ۔ اہم فضیلت کا ا ۔ ازہ اس سے لگا یئے کہ نبی کریم ﷺ نے فرما ۔:
''جس شخص نے ایمان کی حا ۔ ۔ میں ثواب کی سے رمضان کا قیام کیا (یعنی رات کو ۔ اوتح پ ڑھیں) اس کے پچھلے ۔ ہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

۔ اوتح کی رکعتوں کی تعداد کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:
ﷺ

''رمضان اور غیر رمضان میں نبی پ ک ﷺ (رات کی ز) ۔ رہ رکعتوں سے ز ۔ دہ نہیں پ ڑھتے تھے''

اعتکاف

اللہ تعالیٰ نے اعتکاف میں ۔ ۔ والوں کی تعریف قرآن مجید میں یوں بیان فرمائی ہے۔

''اور ہم نے حکم کیا ا ۔ اہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) کو کہ وہ میرے گھر کو پ ک رکھیں طواف کرنے والوں، اعتکاف ۔ ۔ والوں اور رکوع وسجدہ کرنے والوں (یعنی ز پ ڑھنے والوں) کے لیے۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آ ٰ ی ے میں اتنی محنت کرتے کہ جتنی دوسرے دنوں میں نہ کرتے۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ۔ . رمضان کا آ ٰ ی دھا کہ شروع ہوجا ۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کمر کس ۔ ۔ ت ،رات بھر جاگتے رہتے اور اپنی بیویوں کو بھی جگاتے۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:
''نبی پ ک صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آ ٰ ی ہ کا اعتکاف کرتے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پ گئے''

خواتین بھی اعتکاف بیٹھ سکتی ہیں مسجد میں بیٹھیں' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:
''نبی پ ک صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آ ٰ ی ے کا اعتکاف کرتے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پ گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیو ں اعتکاف کرتی تھیں''

ش . قدر

ماہ رمضان مسلمانوں کوا ۔ ایسی رات بھی تحفے میں کرتا ہے جسے لیلۃ القدر کہا جا ۔ ہے۔
ارشاد . ری تعالیٰ ہے کہ:

''- . قدر کی عبادت ا ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے۔اس (میں ہر کام) سرا م دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبر علیہ السلام) ا ّ تے ہیں۔ یہ سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر ع ہونے - رہتی ہے''

حد ۔ ث میں ہے کہ . رمضان کا مہینہ آ ۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرما ۔:

''بلاشبہ یہ (. . -) مہینہ تمھارے پ س آ ۔ ہے (اسے غنیمت سمجھو) اس میں ا ۔ ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس رات کی خیر و . - سے محروم رہا وہ ہر طرح کی خیرو . - سے محروم رہا اور اس کی خیر و . - سے صرف وہی محروم رہتا ہے جو (ہر قسم کی خیر) سے محروم ہو۔''

حضرت ابو ہر ۔ ہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما ۔:

''بلاشبہ اس (قدر کی رات) زمین میں فرشتوں کی تعداد کنکر یوں کی تعداد سے بھی ز ۔ دہ ہوتی ہے۔''

حضرت ابو ہر ۔ ہ رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرما ۔:

''جو شخص ایمان اور ثواب کی سے - . قدر کا قیام کر ۔ ہے۔اسکے پہلے ۔ ہ معاف کر دیے جاتے ہیں''

]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما یا:

''ش . قدر رمضان کے آ ٰ ی دھا کے کی طاق راتوں میں تلاش کرو''

رسول اللہ ﷺ نے فرما یا:

''ش . قدر کی صبح کو سورج کے بلند ہونے ۔ اس کی شعاع نہیں ہوتی' وہ ایسے ہوتا ہے جیسے تھالی اور . چا ٰ ٰ ہے تو ایسے ہوتا ہے جیسے . ٹے تھال کا کنارہ''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرما یا:

''ش . قدر آسان اور معتدل رات ہے جس میں نہ َ می ہوتی ہے اور نہ سردی۔ اس صبح کا سورج اس طرح ع ہوتا ہے کہ اسکی سرخی مدہم ہوتی ہے''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے در یافت کیا اَ مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ ش . قدر ہے تو میں کیا پڑھوں آپ ﷺ نے فرما یہ دعا پڑھو:

''اے اللہ تو بہت معاف کرنیوالا ہے معاف کر ۔ تجھے پسند ہے پس مجھے معاف فرما دے''

صدقہ فطر

ماہ رمضان میں کوتا ہی ۔ کمی وغیرہ ہو جاتی ہے تو اس کی تلافی کیلئے صدقہ الفطر لازم کر دیا ہے ۔ ہر مسلمان پ یہ صدقہ عید سے پہلے ادا کر ۔ ضروری ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''فرض قرار دی رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر کہ وہ جو روزہ میں لغو اور فحش . ت ہوگئی ہو اسکا کفارہ ہے اور مساکین کیلئے خوراک ہے جو زعید الفطر سے پہلے ادا کرے وہ صدقہ فطر قبول اور جو بعد میں ادا کرے وہ عام صدقہ ہے''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر مقرر فرمایہ ہے کہ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو غلام ہو یا آزاد، مرد ہو یا عورت، چھوٹ ہو یا بڑ اہر مسلمان پ فرض ہے''

نوٹ: ایک صاع حجازی 2 کلو 100 گرام (تقریباً ڈھائی کلو) ہوتا ہے ہر شخص سے 2 کلو 100 گرام غلہ ادا کیا جائے۔ بہتر ہے کہ کوئی جنس نکالی جائے لیکن اس کی قیمت ادا کر بھی جائز ہے۔

نفلی روزے

۱..... ماہ شوال کے چھ روزے

حضرت ابوایوب ا ری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے راوی سے کہ جن کا م عمر بن ث . ت ہے یہ حدیث بیان کی کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے مہینہ میں چھ روزے بھی رکھے تو وہ ہمیشہ روزہ ر . والے کی ما ہوگا۔''

۲..... عاشوراء کا روزہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روا . . میں ہے کہ: . رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس محرم کا روزہ رکھا اور اس دن روزہ ر . کا حکم بھی د . تو لوگوں نے کہا یقیناً یہود و ر ی اس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔ (اس لیے روزہ ر . تے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما .:

''آئندہ سال ان شاء اللہ ہم نو محرم کا روزہ رکھیں گے''

لیکن آئندہ سال (اس دن) سے پہلے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس د کو چھوڑ گئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما .:

''اللہ تعالیٰ یوم عاشورا کے روزے کے عوض گذشتہ سال کے گ . ہ معاف فرما دیں گے''

۳.....ذوالحجہ کے دنوں اور سوموار اور جمعرات کا روزہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحجہ کے پہلے نو روزے، یوم عاشوراء کا روزہ اور ہر ماہ تین دن کے روزے رکھا کرتے تھے، تین دن کے روزے ہر ماہ کی ابتدائی سوموار اور پہلی دو جمعراتوں کے روزے ہیں۔

۴.....یوم عرفہ یعنی نو ذوالحجہ کا روزہ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما .:

''عرفہ کے دن (یعنی نو ذوالحجہ) کا روزہ دو سال ا ی گ . شتہ اور ا ی آئندہ کے گ . ہ مٹا دیتا ہے۔''

۵.....ا یم بیض کے روزے

حضرت ملحان قیسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ا یم بیض یعنی چا ' کی ، تیرہ، چودہ اور پندرہ ' ریخ کو روزہ ر ' کا حکم دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ ہمیشہ کے روزوں کی ما ہیں''

روزہ چھوڑنے کے نقصا ' ت

' ترک صوم کبیرہ َ ' ہ کا مرتکب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ' : دین اسلام کی تین ' ' دیں ہیں:

''جس نے ان میں سے کسی ا ' کو بھی اس کا انکار کرتے ہوئے چھوڑ دی اسے قتل کر ' جا ' ہے کلمہ شہادت، فرض ز اور رمضان کے روزے۔''

روزہ چھوڑنے والا رحمت الٰہی سے دور

حضرت ابو ہر ' یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ' . پ پ ڑھے اور کہا آمین آمین آمین۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے در ' فت کیا اے اللہ کے رسول! آپ ' . پ پ ڑھے اور آپ نے کہا: آمین، آمین، آمین (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ' : جبریل میرے پ س آئے اور انھوں نے کہا:

جس شخص کی ز ۔ گی میں رمضان المبارک کا مہینہ آ ۔ اور وہ اس میں اپنی بخشش نہ کروا سکا تو وہ آگ میں داخل ہو اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کر دے آپ آمین کہیے تو میں نے آمین کہہ د ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔!

بغیر عذر روزے چھوڑنے کا ۔ ہ

حضرت ابو ہر ۔ ہ رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفو عا مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔:
''ا ۔ کسی نے رمضان میں کسی عذر اور مرض کے بغیر ا ۔ دن کا بھی روزہ نہ رکھا تو ساری عمر کے روزے بھی اس کا . لہ (یعنی قضاء) نہیں ہو ۔ ۔''

وقت افطار سے پہلے افطار کرنے ا م

حضرت ابوامامہ . ہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ میں ا ۔ دفعہ سو ۔ ہوا تھا کہ میرے پ ۔ س دو آدمی آئے انھوں نے میرے دونوں . زوؤں کو پکڑا اور مجھے ا ۔ پہاڑ پ ۔ لائے اور ان دونوں نے کہا اس پ ۔ ڑھو میں نے کہا میں اس کی طاقت نہیں ر ۔ ۔ انھوں نے کہا ہم آپ کے لیے اسے آسان کر دیتے ہیں پھر میں پ ۔ ڑھا حتی کہ میں پہاڑ کی چوٹی پ ۔ پہنچ ۔ ۔ وہاں میں نے سخت قسم کی آوازیں سنیں میں نے در ۔ فت کیا کہ یہ آوازیں کیسی ہیں انھوں نے کہا کہ یہ ۔ ں کی چیخ و پکار ہے۔ پھر وہ مجھے لے کر کچھ آگے چلے وہاں میں نے کچھ ایسے الٹے لٹکے ہوئے لوگ دیکھے جن کے منہ چیرے گئے تھے اور ان سے خون بہہ رہا تھا میں نے کہا یہ کون ہیں انھوں نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو وقت افطار سے پہلے روزہ افطار کر لیا کرتے تھے۔

ماہ رمضان- ریخ کے آئینہ میں

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

''اے ایمان والو!تم پ اسی طرح روزے فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پ فرض کئے گئے تھے- کہ تم پ ہیز گار بن جاؤ۔''

تمہیدی کلمات:

آج کی اس نشست میں ہم ماہ رمضان میں ہونے والے بعض اہم واقعات کا ذکر کریں گے جو عہد رسا - اس کے بعد وقوع پ ہوئے- کہ ہم اپنی- ریخ سے واقف ہو کر مستقبل کے لیے اصول ز- گی مر- . کر سکیں۔اور جو ہستیاں اس ماہ میں د چھوڑ کر چلی گئیں ان کے لیے رب کے حضور دعا کریں کہ اللہ انہیں . - میں اعلیٰ مقام ءفرما۔

ا.....پہلی وحی کا -ول:

پہلی وحی پیر کے دن اکیس رمضان المبارک کو رسول اللہ ﷺ کی پیدائش سے تقریباً ساڑھے چالیس سال بعد اس وقت - زل ہوئی . آپ غار حراء میں عبادت میں مشغول تھے۔

آپ ﷺ قبل از ت کریمانہ صفات، جود وسخاوت، صدق و اما- ، صلہ رحمی سے خوب معروف تھے۔چالیس سال کی عمر مبارک ہونے کو تھی۔آپ کے لیے تعبد تنہائیاں محبوب بنا دی گئیں۔غارِ حرا میں آپ کئی روز- کے لیے توشہ لے جاتے اور ذکر اللہ میں مشغول رہتے۔

چھ ماہ - مبشرات خواب آئے تھے۔ جو روشن دن کی طرح سچے خواب تھے۔ آپ ﷺ نے فرما : کہ یہ میرے خواب علم ت کا چھیالیسواں حصہ ہیں۔ کیوں کہ ت کی مدت ۲۳ سال ہے اور تئیس سالوں کے چھ ماہ اَ بنائے جا تو وہ ۴۶ چھیالیس ٬نتہیں۔ ٬لآ٬ آپ ﷺ چالیس سال کی عمر مبارک میں محمد بن عبداللہ سے محمد رسول اللہ ﷺ بنائے گئے۔

آپ ﷺ پ حضرت جبرا علیہ السلام اپنی اصلی شکل وصورت میں چھ سو پ وں سے حکم ر ب نی سے نمودار ہوئے اور وحی٬ ز ل فرمائی سورۃ العلق کی ابتدائینا ز ل فرما ۔ پھر فترۃ الوحی ہوا وحی رک گئی جو کہ چند روز - کے لیے تھی۔ دوسری روا - اڑھائی تین سال والی بھی ہے پھر آپ پ ٬ وز سوموار ماہ رمضان لیلۃ القدر میں وحی٬ ز ل فرمائی گئی۔

حضرت٬ یجہ رضی اللہ عنہا کی معیت میں ورقہ بن نوفل کے پ س گئے جو کہ عیسائیت قبول کر چکے تھے اس نے آپ ﷺ کی ت ورسا - کی - فرمائی۔ اس کی تفصیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں چالیس سال کی عمر میں حراء میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما تھے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پ س فرشتہ آ۔ جناب جبریلؑ نے آ کر آپ سے کہا:

''پ ڑھیے''

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرما :

''میں تو پ ڑھا ہوا نہیں ہوں''

آپ بتاتے ہیں' اس نے مجھے پکڑ کر بھینچا یعنی زور سے د ۔۔ اس سے میری ہمت جاتی رہی، پھر اس نے مجھے چھوڑ د ۔ اور کہا:

''پ ڑھیے''

میں نے کہا:

''میں تو پ ڑھا ہوا نہیں ہوں''

اب اس نے مجھے دوسری . رپکڑا اور بھینچا حتی کہ میری طاقت جواب دے گئی پھر اس نے مجھے چھوڑ تو دی ،لیکن پھر وہی . ت:

''پ ڑھیے''

میں نے بھی وہی . ت دہرادی

''میں تو پ ڑھا ہوا نہیں ہوں''

اب اس نے مجھے تیسری . رپکڑ کر بھینچا اور پھر چھوڑ تے ہوئے کہا۔

''اپنے رب کے ۔م سے پ ڑھیے جس نے پیدا کیا۔ا ن کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پ ڑھیے اور آپ کا ربّ . ڑا کریم ہے''

اللہ کے رسول ﷺ رسا ۔ کا یہ پیغام لے کر لوٹے تو آپ کا دل دھڑک رہا تھا آپ حضرت ۔ یجہ ۔ ۔ خویلد رضی اللہ عنہا کے پ س آئے اور کہا:

''مجھے کمبل اوڑ ھادو، مجھے کمبل اوڑ ھادو''

حضرت ٠ یجہ رضی اللہ عنہا نے آپ پ کمبل ڈال د حتی کہ گھبراہٹ کی کیفیت جاتی رہی اب آپ نے حضرت ٠ یجہ رضی اللہ عنہا کو ساری صورتحال بتلائی اور کہا:

مجھے تو اپنی جان کا خطرہ ہونے لگا ہے''

تو جوا. حضرت ٠ یجہ رضی اللہ عنہا نے فرما. :

))

((

''ہر َ نہیں ! اللہ کی قسم ! اللہ آپ کو کبھی پ یشان نہیں کرے گا کیو آپ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں، آپ درما٠ وں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، بے وسیلہ لوگوں کو کما کر دیتے ہیں، مہمان کی ٠ مت وتکریم کرتے ہیں اور ظالم وزورآور غاصبوں کے د. ؤ کے . وجود آپ حق کا ساتھ دیتے ہیں''

اب حضرت ٠ یجہ رضی اللہ عنہا نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہمراہ لیا اور اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل بن اسد کے پ س لے گئیں ورقہ وہ شخص تھے جنھوں نے جاہلیت کے دور میں عیسائیت کو اختیار کر لیا تھا۔ وہ عبرانی ز. ن کے کا٠ . تھے چنانچہ بتوفیق الٰہی انجیل کو بھی عبرانی ز. ن میں لکھا کرتے تھے اب بوڑھے اور ٠ . ہو چکے تھے حضرت ٠ یجہؓ نے ان سے کہا:

''اے چچا کے . ٹے ! ذرا بھتیجے کی . ت سنو''۔

ورقہ نے اللہ کے رسول سے کہا:

''اے میرے بھائی کے . ٹے آپ نے جو دیکھا ہے وہ بتلایئے ،اللہ کے رسول نے جو دیکھا تھا وہ سارا بتلا دی ،اب ورقہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کر کے کہنے لگا:

''یہ تو وہی ٗ موس ہے جو اللہ نے وحی دے کر موسیٰ علیہ السلام پ بھیجا تھا''

کاش! میں اس وقت جوان ہو۔ ،کاش! میں اس وقت ۔ ز ٗ ہ رہوں . آپ کی قوم آپ کو اس شہر سے نکال دے گی۔

آپ نے یہ سن کر تعجب سے پوچھا: کیا یہ لوگ مجھے نکال دیں گے حالا میں تو ان میں معزز ،سچا اور اما ٗ ۔ دار معروف ہوں''

ورقہ نے کہا: ہاں! ایسا ہی ہوگا کیو جو شخص بھی آپ کی طرح حق لے کر آ ۔ لوگ اس کے دشمن ہو گئے اَ مجھے آپ کی ت کا وہ دور مل َ ۔ تو میں ہر طرح سے آپ کی مدد کروں گا''۔

پھر تھوڑے ہی دن َ ٗ رے تھے کہ ورقہ فوت ہو گئے اور کچھ عرصہ کے لئے وحی کا سلسلہ بھی رکا َ ۔۔

۲.....حضرت ٗ یجہ رضی اللہ عنہا کا قبول اسلام اور وفات:

ہجرت سے تین سال قبل دس ی رمضان المبارک میں ان کی وفات ہوئی، اس وقت ان کی عمر ۶۵ سال اور رسول پ ک صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچاس سال تھی۔ اور اسی سال آپ کے چچا ابوطا . کی وفات ہوئی، اس سال کو عام الحزن کہا جا ۔ ہے۔

حضرت ٗ یجہ نے . سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حوصلہ افزائی فرمائی تھی۔ یہ رمضان کی . ت ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

''. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید ٗ یجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کرتے تو د ۔ ا تعریف کرتے رہتے، آپ کو اکتاہٹ ہی محسوس نہ ہوتی۔ ان کیلئے مغفرت کی دعا کرتے۔ ا دن . آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا ۔ ٗ کرہ کیا تو مجھے غیرت آ گئی۔ میں نے کہا: آپ ا

سرخ رَ ، چوڑے جبڑے والی .ٹھیا کو ید کرتے رہتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ آپ کو اسکے . لے ای نوعمر بیوی کردی ہے۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ .ڑے غضب ·ک ہوئے تو میرا دل خوفزدہ ہوَ ی ، میں نے دل میں کہا: الٰہی اَ تو اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے غصے کو مٹا دے تو میں کبھی سیدہ · یجہ رضی اللہ عنہا کو . ے لفظوں میں ی دنہیں کروں گی۔ . نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری د گوں حا ت دیکھی تو فرمانے لگے:

''تم نے ایسی . ت کیسے کہہ دی.؟ اللہ کی قسم! وہ مجھ پ اس وقت ایمان لائی . لوگوں نے مجھے جھٹلا ی تھا۔اس نے اس وقت مجھے جگہ دی . لوگوں نے مجھے چھوڑ ی تھا۔اس سے مجھے اولاد کی نعمت میسر آئی،اس . ت کا اث آپ کی طبیعت پ ای مہینا رہا۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روای ت ہے کہ:

رضی اللہ عنہا

''مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے کسی پ اتنی غیرت نہیں آئی جتنی غیرت · یجہ پ آئی حالا میں نے انہیں کبھی دیکھا بھی نہیں،لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر کثرت سے فرماتے ،اکثر آپ بکری ذبح فرماتے اور اس کے ا ء الگ الگ کرتے اور پھر انہیں · یجہ کی سہلیوں کو ارسال فرماتے ، بسا اوقات میں آپ سے کہتی کہ د میں

. یجہ کے سوا کوئی عورت ہی نہیں ہے آپ فرماتے وہ ایسی اور ایسی عورت تھی (اس کی خوبیاں گنواتے)اور میری اولاد بھی اسی سے ہے۔''

یہی وہ پہلی شخصیت ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے . ۔ کی خو ی سنائی تھی۔

سید. ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہتے ہیں کہ:

'' جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پ س آئے اور عرض کی: رسول اللہ ﷺ یہ سیدہ . یجہ رضی اللہ عنہا تشریف لا رہی ہیں، ا ہاتھ میں ا . تن ہے جس میں سالن، کھا. اور پ نی ہے۔ . وہ آپ کے پ س آجا تو انھیں ا رب تعالیٰ اور میری طرف سے سلام کہیں اور اسے یہ خو ی دیں کہ اللہ نے ان کیلئے . ۔ میں جوف دار موتی سے ا ایسا گھر تعمیر کیا ہے جس کا ا رونی ماحول انتہائی پ سکون ہوگا۔ نہ اس میں کوئی شور وغوغا ہوگا نہ ہی تھکن کے آ ر ہوں گے اور نہ ہی کسی قسم کی اکتاہٹ کا کوئی شا ۔ ہوگا۔''

ﷺ

۳.....والادت حسن بن علی

شبیہ الرسول، ریحانۃ النبی ﷺ، سید شباب اہل الجنۃ ابو محمد حسن بن علیؓ بن ابی طا . ۔آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ ما . ہ سیدہ بتول فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا جگر گوشۂ رسول ﷺ تھیں۔ اور آپ رضی اللہ عنہ کے پ ر جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ابن عم رسولؐ تھے۔ اس لحاظ سے آپ رضی اللہ عنہ کی ذاتِ امی دوہرے شرف کی حامل تھی۔ سنہ ہجری کے تیسرے سال رمضان المبارک کے مہینے میں پیدا ہوئے، پیارے

پیغمبر ﷺ کو ولادت . سعادت کی خبر ہوئی تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے، اور فرما۔ میرے بچے کو دیکھا ، کیا م رکھا ہے۔ عرض کیا ۔ ''حرب''۔ فرما۔ نہیں، اس کا م ''حسن'' ہے۔ پیدائش کے ساتویں دِن عقیقہ کیا اور دو مینڈھوں ذبح کر کے سر کے . ل ا ۔ وائے، اور ان کے ہم وزن چا ۔ ی خیرات کی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی دس اولادیں تھیں۔ آٹھ ۔۔ اور دو بیٹیاں: حسن، ز ۔ ، عمر، قاسم، ابوبکر، عبدالرحمٰن، طلحہ اور عبیداللہ اور دو بیٹیاں اُمّ حسن اور اُمّ اسحٰق تھیں۔ ۴۹ ھ میں آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بستر پ طبعی وفات پ ئی۔

اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں

سید ۔ ابو ہر ۔ ہ رضی اللہ عنہ سے روا ۔ ۔ ہے کہ:

میں دن کے کسی حصے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ . ہر نکلا۔ آپ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے خیمے کے پ س آئے اور فرما ۔ : چھوٹ بچہ کہاں ہے؟ کیا یہاں چھوٹ بچہ ہے؟ آپ حسن رضی اللہ عنہ کے . ر ے میں پو چھ ر ہے تھے۔ تھوڑی د ۔ میں وہ (حسن رضی اللہ عنہ) دوڑتے ہوئے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں گلے لگا لیا (معا کیا) اور فرما ۔ :

''اے اللہ! میں اس سے محبت کر ۔ ہوں، تو بھی اس سے محبت کر اور جو اس سے محبت کرے اس سے محبت کر۔''

رسول اللہ ﷺ کے . سے زیادہ مشابہ

مشہور جلیل القدر صحابی سید ۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرما ۔ : حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے ز ۔ دہ کوئی بھی رسول اللہ ﷺ کے مشابہ نہیں تھا۔

سید· ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سید· حسن رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے تھے۔عقبہ بن الحارث رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (پیار سے) حسن رضی اللہ عنہ کو اٹھا رکھا تھا اور آپ فرما رہے تھے: یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہے۔

یہ میرے اہل. . . ہیں

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت اس حال میں نکلے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اوپ ا ایسی چادر اوڑھے ہوئے تھے کہ جس پ کجاووں ہاٹ یوں کے نقش سیاہ. لوں سے بنے ہوئے تھے:

''اسی دوران میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ آ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی اس چادر کے ا· رکر لیا پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی آ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی اپنی چادر کے ا· رکر لیا پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی اپنی چادر میں کر لیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی اپنی چادر میں کر لیا پھر آپ نے یہ آ . . کریمہ تلاوت فرمائی

(۳)''

اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں

حضرت اسامہ بن زی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسامہ کو اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما کو پکڑ کر فرماتے اے اللہ ان دونوں سے محبت فرما کہ میں بھی ان دونوں سے محبت کرتا ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پکڑ کر اپنی ران مبارک پر بٹھاتے اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو دوسری ران مبارک پر بٹھا کر ان دونوں کو کر فرمایا کرتے تھے:

''اے اللہ ان دونوں پر رحم فرما کہ میں بھی ان پر مہربان ہوں۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ تقریر فرما رہے تھے کہ قبیلہ ازدکا ایک گندم گوں طویل قد کا آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا:

'' میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی گود میں رکھا ہوا تھا اور فرما رہے تھے کہ جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہئے کہ اس سے بھی محبت کرے اور حاضرین ان تک یہ پیغام پہنچا دیں جو حاضر نہیں ہیں اور آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کے ساتھ یہ بات نہ فرمائی ہوتی تو میں تم سے کبھی بیان نہ کرتا۔''

یہ دو جماعتوں کے درمیان صلح کروائے گا

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں . پ دیکھا ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں تھے کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور کبھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی جا . اور فرما رہے تھے

''میرا یہ ٹ سردار ہے اور شا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو فر ں کے درمیان صلح کرادے۔''

۴.....وفات سیدہ فاطمہ . ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم!

سیدہ فاطمہ الزہراء کی وفات ماہ رمضان ۱۱ھ بق نومبر ۶۳۲ء کو ہوئی۔ سیدہ فاطمہ الزہراء . ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی . سے پیاری صا ادی تھیں حضرت . یجۃ الکبریٰ کے بطن اطہر سے پیدا ہو ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم . سے زیادہ پیار اپنی اسی بیٹی سے کرتے تھے۔ احاد۔ ث میں موجود ہے . آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے سفر کے لیے ' ' اور . واپس پلٹتے تو . سے پہلے فاطمہ رضی اللہ عنہا

سے قات کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما۔ کرتے تھے: ''فاطمہ میرے جسم کا ا۔ حصہ ہے جو اس کو . راض کرے گا وہ مجھ کو . راض کرے گا''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اُمت محمدیہ کی خواتین کی جنتی سردار ٹھہرا۔ ہے اور قیامت کے دِن آپ صلی اللہ علیہ وسلم . سے پہلے انہی سے قات کریں گے۔

فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے

سید. مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روا. . ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما.:

''فاطمہ میرے جسم کا ا. حصہ ہے جو اس کو. راض کرے گا وہ مجھ کو. راض کرے گا۔''

د کا بہترین جوڑا

ہجرت کے دوسرے سال غزوہ . ر کے بعد سید. علی رضی اللہ عنہ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرما.:

''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم د. ہے کہ میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی علی رضی اللہ عنہ سے کر دوں۔''

سید. علی بن ابی طا . رضی اللہ عنہ سے روا. . ہے، کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اپنے لیے رشتہ مانگا، اس موقع پ. اپنی زرہ اور د کچھ سامان بیچا جس سے چار سو اسی درہم حاصل ہوئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم د. کہ ان میں سے ا. تہائی رقم کی خوشبو . لیں اور دو تہائی رقم کے کپڑے۔

سید. علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''. . میری شادی سید. فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے ہوئی تو ہمارے پ. س صرف مینڈھے کی ا. کھال تھی جسے ہم رات کو بستر کے طور پ. استعمال کرتے تھے اور دن کو ہم اسے رکھ چھوڑتے تھے، ہمارے پ. س کوئی خادم بھی نہ تھا۔ . رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لاڈلی بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہر

اءرضی اللہ عنہا کی میرے ساتھ شادی کی تو اس کے ہمراہ ا ۔ چادر ا ۔ تکیہ جس میں روئی بھری ہوئی تھی۔ا ۔ چکی،ا ۔ مشکیزہ اور دوگھڑے میرے گھر بھیجے۔چکی نے سے سیدہ فاطمۃ الزہراءرضی اللہ عنہا کے ہاتھ پ ن پ ۔ تھا۔مشکیزے سے اس نے پ ڈھو ۔ جس سے اس کے گلے پ ن پ ۔ تھا،اس نے گھر استوار کیا جس سے اسکے کپڑے غبار آلود ہو گئے۔ہنڈ ۔ تلے وہ آگ جلاتی جس سے اسکے کپڑے میلے ہو جاتے۔''

سیدہ اسماء. ۔ عمیس رضی اللہ عنہا سے روا ۔ ت ہے، کہتی ہیں:

''. . سیدہ فاطمۃ الزہراءرضی اللہ عنہا شادی کے بعد سید. علی رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچی تو اس گھر میں ر ۔ ت بچھی دکھائی دے رہی تھی۔ا ۔ تکیہ جس میں روئی بھری ہوئی تھی،ا ۔ مٹکا اور ا ۔ کوزہ پ ا ہوا تھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سید. علی رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ میں آ رہا ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سید. علی رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے تو فرما ۔: ''بھائی کہا ہے؟'' اسامہ بن ز ۔ رضی اللہ عنہ کی والدہ ام ایمن حبشیہ رضی اللہ عنہا وہاں موجود تھیں، انھوں نے کہا: ''رسول اللہ! کیا یہ آپ کا بھائی ہے؟ جبکہ آپ کی بیٹی اس کی بیوی ہے۔'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان مواخات کا قائم کر رکھا تھا اور اپنے آپ کو سید. علی رضی اللہ عنہ کا بھائی قرار د ۔ تھا، فرما ۔: ''اے ام ایمن ایسا ہو سکتا ہے۔'' سیدا سماء. ۔ عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے . تن منگوا ۔ جس میں پ نی تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پ کچھ پ ڑھ کر سید. علی رضی اللہ عنہ کے ۔ اور چہرے پ پ نی ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سید. فاطمۃ الزہراءرضی اللہ عنہا کو بلا ۔ وہ چادر میں لپٹی شرماتی اور لڑکھڑاتی ہوئی آپ کی . مت میں حاضر ہو ۔ آپ نے ان پ بھی پ نی کے پ ۔ ٹ مارے، پھر ارشاد فرما ۔: ''ٹ مجھے خا. ان میں جس کے ساتھ . سے ز ۔ دہ پیار تھا، میں نے تیری شادی اس کے ساتھ کی ہے۔

پھر آپ ﷺ نے پ دے کے پیچھے سایہ دیکھا اور پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' اس نے کہا: ''اسماء'' آپ نے فرمایا: ''اسماء . - عمیس؟'' اس نے کہا: ہاں، یرسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اللہ کے رسول کی عزت واحترام کی خاطر اس کی بیٹی کے پ س آئی ہو؟ اسنے کہا: ''ہاں! یرسول اللہ . کوئی دوشیزہ شادی کے بعد اپنے خاو کے گھر جاتی ہے تو اس کے ساتھ کوئی قر خاتون ہونی چاہیے، - کہ اَ نو بیاہتا کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو وہ اس اپنی قر خاتون سے کہہ سکتی ہے۔''

اسماء . - عمیس رضی اللہ عنہا کتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے دعا کی اور میرے لیے سرمایہ حیات ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے سید . علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''اچھا دونوں میاں بیوی خوش رہو، آ . در ہو، دلشاد ہو، پھر آپ گھر . ہر نکل گئے اور مسلسل دونوں کیلئے دعا کرتے رہے، یہاں - کہ وہ اپنے حجروں - پہنچ گئے۔''

فاطمہ m کا . پ کی کمر سے اوجھڑی ہٹا .

حضرت عبداللہ بن مسعود ا بیان کرتے ہیں کہ:

اللہ کے رسول کریم ﷺ . - اللہ شریف میں زادا فرمار ہے تھے اور ابوجہل اور اس کے ساتھی قر . ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ ا یہ دن پہلے ہی او ں کی قر . نی ہوئی تھی۔ ابوجہل اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا: تم میں سے کون ہے جو اونٹ کی اوجھڑی لائے اور . محمد (ﷺ) سجدے میں جائے تو وہ ان کے کندھوں پ اوجھڑی رکھ دے؟ ا یہ . بخت اٹھا، اونٹ کی اوجھڑی لا یا اور . اللہ کے رسول َ امی ﷺ سجدے میں گئے تو اس نے اوجھڑی کو آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دی۔ اس پ ابوجہل اور اس کے ساتھی ہنسنے اور ا یہ دوسرے ہنسانے لگے۔ عبداللہ بن مسعود ا کہتے ہیں: میں کھڑا یہ منظر دیکھ رہا تھا، دل میں کہہ رہا تھا کہ

کاش! مجھ میں ہمت ہوتی تو میں اللہ کے رسول ﷺ کی کمر مبارک سے اس اوجھڑی کو ہٹا دیتا۔ اللہ کے رسول ﷺ کی کیفیت یہ تھی کہ آپ ﷺ . ستور سجدے میں پڑے تھے۔ آپ ﷺ اپنا سر نہیں اٹھا رہے تھے حتی کہ ا ۔ شخص جلدی سے ۔ اور اس نے جا کر حضرت فاطمہ m کو بتلا ۔ اس وقت حضرت فاطمہ m ا ۔ کم عمر بچی تھیں، وہ دوڑتی ہوئی آ ، انہوں نے آتے ہی اپنے ابو ۔ سے اوجھڑی کو ہٹا ۔ پھر وہ ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کے طرف متوجہ ہو کر ان کو . ا بھلا کہنے لگیں، پھر . اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی ز پوری کر لی تو آپ ﷺ ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کو . دعا دینے لگے۔ آپ ﷺ کی آواز او ہوگئی۔ آپ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ . دعا کرتے تو تین . ر کرتے اور . اپنے رب سے مانگتے تو تین . ر مانگتے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے تین . ر قریش کے لیے کہتے ہوئے . دعا کی:

''اے اللہ! قریش سے نبٹ''

ابوجہل اور اس کے ساتھیوں نے . رسول کریم ﷺ کی آواز کو سنا تو ان کی ہنسی غا ۔ ہوگئی اور وہ آپ ﷺ کی . دعا سے ڈرنے لگے۔ اب آپ ﷺ نے . کا ۔ م لے کر . دعا کی:

''اے اللہ! ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، ابی بن خلف اور عتبہ بن ابی معیط کو ہلاک کر!''

آپ ﷺ نے ساتویں کا بھی ۔ م لیا، وہ ۔ م صحیح بخاری (۵۲۰) میں یوں ہے، اے اللہ عمار بن ولید کو پکڑ! حضرت عبداللہ بن مسعود ا کہتے ہیں: اس رب کی قسم! جس نے محمد کریم ﷺ کو حق دے کر بھیجا! اللہ کے رسول ﷺ نے جن لوگوں کے ۔ م لیے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا،

وہ . ر کے میدان میں لاشیں بنے پڑے تھے، پھر یہ . گھسیٹ کر . ر کے کنویں میں، جس کا ۔م ''قلیب'' تھا دیے گئے۔

رسول اللہ ﷺ سے مشابہت ر ۔ والی

عائشہ .۔ طلحہ رضی اللہ عنہما ام المومنین سیدہ عائشہ صد رضی اللہ عنہا سے روا۔ ۔ کرتی ہیں:

''میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے .ڑھ کر کلام اور گفتگو میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہہ کسی کو نہیں دیکھا، . فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پ س جاتی تو آپ اس کی جا۔ . کھڑے ہوتے، اسے بوسہ دیتے اور خوش آمد۔ کہتے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ایسے ہی اپنے ا. جان کا استقبال کیا کرتی تھی۔''

حاکم نے اس روا۔ ۔ کو صحیح قرار د۔ ہے اور علامہ ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

میری بیٹی خوش آمد۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بیو۔ ں آپ ﷺ کے پ س اکٹھی ہو ، ازواج مطہرات میں سے کوئی بھی غا۔ نہ تھی۔ اتنے میں فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی سی چال چلتے ہوئے آ ، . رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا تو خوش آمد۔ کہا اور فرما۔:

''میری بیٹی خوش آمد ۔''

پھر انھیں اپنی دا طرف ۔ . طرف بٹھالیا اور رازدانہ ا ۔ از میں کوئی . ت کی تو وہ رو پڑیں، پھر دو . رہ رازدانہ ا ۔ از میں . ت کی تو وہ ہنس پڑیں ۔ . رسول اللہ ﷺ اٹھ گئے تو میں نے اس سے کہا:

''رسول اللہ ﷺ نے پہلے تجھ سے کوئی خاص . ت کی تو رونے لگی، پھر تھوڑی د ۔ بعد دوسری . ت کی تو ہنسنے لگی ۔ بیٹی میرا آپ پ حق ہے، آپ مجھے بتا کہ روئی اور ہنسی کیوں؟ اس نے جواب د ۔: ''میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو افشا نہیں کروں گی ۔''

. . رسول اللہ ﷺ وفات پ گئے تو میں نے سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے پھر کہا: ''بیٹی! میرا آپ پ حق ہے، مجھے اپنے رونے اور ہنسنے کی وجہ بتا ۔'' تو انہوں نے کہا: ''ہاں! اب میں بتاتی ہوں ۔ پہلے ا . جان ﷺ نے مجھے یہ . ت کہی کہ جبر علیہ السلام ہر سال ا ۔ مرتبہ میرے پ س قرآن مجید کی دوہرائی کیلئے آتے ہیں لیکن اس مرتبہ دو دفعہ میرے پ س آئے ہیں، یہ میری وفات کے قرب کی علامت ہے ۔ تم اللہ سے ڈر ۔ اور صبر کر ۔، میں آپ کا بہتر سلف ش . ۔ ہوں گا، میں یہ سن کر رونے لگی ۔ . ا . جان ﷺ نے میری گھبراہٹ کو دیکھا تو آپ ﷺ نے فرما ۔: ''کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ تو خواتین عالم کی سردار ہوگی، ۔ یہ فرما ۔ کہ تو اس امت کی خواتین کی سردار ہوگی، تو یہ سن کر میں ہنس پڑی ۔''

۵.....وفات عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف الہاشمی القرشی والد کا ۔ م عبدالمطلب اور والدہ کا ۔ م نتیلہ تھا' کنیت ابوالفضل تھی ۔ قد بلند و . لا' چہرہ خوبصورت' ر ۔ سفید اور جلد نہا ۔ ۔ ۔ ز ک ،حضور ﷺ کے چچا ۔ امی ہیں ۔ بیز مانہ جاہلیت میں وہ قریش کے ا ۔ سر . آوردہ ر ۔ تھے'

خانہ کعبہ کا اہتمام وا ام اور لوگوں کو پ نی پلانے کا عہدہ ان کو اپنے والد عبدالمطلب سے وراث ۔ میں تھا۔ بیعت عقبہ میں حاضر تھے۔ ۔ کہ ا ر کو عہد وفا کرنے کی ۔ کید کریں۔ اَ چہ اس وقت یہ مسلمان نہ تھے۔ غزوۂ . ر کے موقع پ قیدیوں میں شامل تھے۔ فتح مکہ سے تھوڑا سا عرصہ پہلے اسلام قبول کیا اور اس غزوہ میں شر بھی ہوئے، غزوہ ۔ . کے روز ش . ۔ قدم رہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مختلف اوقات میں متعدد شادیں کیں جن سے کثرت سے اولادیں ہو ' . سے پہلی بیوی لبابہ . ۔ حارث تھیں' ان سے . ذیل اولادیں ہو : فضل' عبداللہ' عبید اللہ' عبدالرحمٰن' قثم' معبد' ام حبیبہ۔ ام ولد سے یہ اولادیں ہو : کثیر' تمام' صفیہ' امیمہ۔ تیسری بیوی جمیلہ تھیں' ان کے بطن سے حارث تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اٹھاسی . س کی عمر پ کر ۳۲ھ میں رمضان جمعہ کے روز رہ ۔ ین عالم جاوداں ہوئے' خلیفہ ش نے زِ جنازہ پ ھائی اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے قبر میں ا ۔ کر سپردِ خاک کیا۔

خانہ کعبہ کو پہلی . رغلاف پ ھانے والی خاتون

حضرت عباس رضی اللہ عنہ عہد طفولیت میں ا مرتبہ گم ہو گئے تھے' ان کی والدہ نے خانہ کعبہ پ غلاف پ ھانے کی ۔ رمانی' چنانچہ ان کے صحیح وسلامت مل جانے کے بعد نہا ۔ ۔ تک واحتشام کے ساتھ یہ ۔ ر پوری کی گئی' بیان کیا جا ۔ ہے کہ یہ پہلی عرب خاتون تھی' جنہوں نے ا مِ جاہلیت میں خانہ کعبہ کو دیبا وحر سے مزین کیا۔

دعائے رسول پ نے والے

حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطّلب سے فرما ۔ . ۔ میں کل آپ کے گھر نہ آ جاؤں اس وقت ۔ آپ اور آپ

کے . ٹ گھر سے کہیں نہ جا ، مجھے آپ لوگوں سے ا ی کام ہے۔ چنانچہ اگلے دِن یہ .
لوگ گھر میں رسول اللہ ﷺ کا انتظار کرتے رہے۔ آپ ﷺ چا ش . کے بعد ان کے پ س تشریف لائے اور فرما ی، السلام علیکم۔ جواب میں ان حضرات نے کہا ''وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و . کاتہ''۔ پھر آپ ﷺ
نے فرما ی: آپ لوگوں نے کس حال میں صبح کی؟ ان لوگوں نے کہا: ہم اللہ کی تعریف کرتے ہیں (اچھے حال میں صبح کی)۔ آپ ﷺ نے فرما ی: آپ لوگ سمٹ جا اور مل کر بیٹھیں۔ چنانچہ . . وہ اس طرح بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے ان . پ اپنی اچک چادر ڈال دی۔ پھر یہ دُعا فرمائی:

''اے میرے ربّ! یہ میرے چچا اور میرے والد جیسے ہیں اور یہ . میرے گھر والے ہیں، لہٰذا جیسے میں نے ان کو اپنی اس چادر میں چھپا رکھا ہے آپ بھی ان کو ایسے ہی آگ سے چھپالیں۔''

اس پ پ س دیواروں اور دروازوں کی چوکھٹ وغیرہ نے بھی تین مرتبہ آمین، آمین، آمین کہا۔

۶.....وفات سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا

آپ ﷺ کی نویں اہلیہ صفیہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ خیبر کے موقع پ اس کے خاو اور . پ مارے گئے۔ سردار کی بیٹی تھی چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ نے انہیں اعزاز بخشا اور آزاد کر کے شادی کر لی۔ حضرت صفیہ . . حیی حضرت ھارون علیہ السلام کی سے تھیں۔ دو دفعہ بیوہ ہو ۔ . آپ ﷺ سے نکاح ہوا تو عمر ۱۷ سال کی تھی۔ آپ نے ۵۰ھ ماہ رمضان میں وفات پ ئی۔

سید· مسیّب بیان کرتے ہیں کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنی سونے کی . لیاں سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو تحفہ میں دیں۔

سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا ام المومنین بن گئی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ . ہم نے زور وقوت سے خیبر پ قبضہ کرلیا اور قیدی ا۔ جگہ اکٹھے ہو گئے تو اس دوران حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی · مت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: ''اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! قیدیوں میں سے مجھے بھی ا۔ لوٹ ی فرما دیجیے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔: ''جاؤ ا۔ لوٹ ی لے لو''۔ اب دحیہ رضی اللہ عنہ نے حیی کی بیٹی صفیہ رضی اللہ عنہا کو پسند کرلیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی تعریف کرنے لگے اور کہنے لگے: ''قیدی عورتوں میں ہم نے اس جیسی کوئی عورت نہیں دیکھی''۔

ا۔ شخص اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی · مت میں حاضر ہو کر کہنے لگا:

''اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے حیی کی بیٹی صفیہ، دحیہ رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دی، وہ تو بنو قریظہ کے سردار کی بیٹی ہے۔ بنو نضیر کی چوہدرانی ہے۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کے لیے منا . نہیں''۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔: ''دحیہ اور صفیہ (رضی اللہ عنہما) کو بلاؤ''۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بتلاتے ہیں کہ حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ اور صفیہ رضی اللہ عنہا کو لا۔ ے اور . اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو دحیہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ''قیدی عورتوں میں سے تم اس کے علاوہ کوئی اور لوٹ ی لے لو''۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے ان سے نکاح کرلیا۔ انھیں آزاد کر·

ہی ان کا حق مہر قرار دیَ ۔ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کی کنگھی پٹی کی اور دولہن کا روپ دیـ۔ . صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایـ:

''جس کے پ س زادراہ میں سے کوئی چیز بچی ہو لے آئے ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑے کی ایـ چادر زمین پ بچھادی۔کسی نے پنیر لاکر رکھ دیـ اور کسی نے کھجوریں ۔ایـ شخص گھی لے کر آیـ۔ان . چیزوں کو کر کھانے کیلئے عمدہ ڈش تیار کی گئی ۔یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ولیمہ تھا۔''

کیوں رو رہی ہو..؟

سید· انس رضی اللہ عنہ سے روایـ ـ ہے، کہتے ہیں کہ صفیہ کو یہ . ت پہنچی کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے انھیں یہودی کی بیٹی کہا ہے تو وہ رو پ ڑیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پ س تشریف لائے تو وہ رو رہی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیوں رو رہی ہو..؟'' انھوں نے بتایـ: ''مجھے حفصہ نے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایـ: ''تو نبی کی بیٹی ہے، تیرا چچا نبی تھا اور تو نبی کی بیوی ہے۔''

۷.....وفات سیدہ عائشہ صد . ـ صدیق رضی اللہ عنہا

ت کے ـ رہوں سال ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ شوال میں نکاح کیا تو ان کی عمر چھ سال تھی جبکہ رخصتی کے وقت عمر نو. س تھی ۔تو اس طرح حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے شادی کے ایـ سال بعد اور ہجرت مدینہ سے دو. س پ نچ ماہ پہلے نکاح ہوا پھر ہجرت کے سات ماہ بعد شوال ایـ ہجری میں رخصتی ہوئی اور صرف یہ . کرہ (کنواری) تھیں ان کے علاوہ کسی اور . کرہ عورت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی نہیں کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب بیوی تھیں اور امت کی عورتوں میں علی الاطلاق .

سے زیادہ فقیہ اور صا . علم تھیں ۔ سید· عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ۸ ہجری میں اسلام قبول کیا، انھو ں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو . لوگوں سے .ڈھ کر عز· کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما·:

''عائشہ رضی اللہ عنہا'' انھوں نے پو چھا: مردوں میں سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما·: ''اسکا . پ ۔''

رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہم

رمضان ۵۱ ھ میں رحلت فرمائی اور . ۔ البقیع میں مدفون ہو ۔

. لوگوں سے .ڈھ کر عز·

سید· عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ۸ ہجری میں اسلام قبول کیا، انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو . لوگوں سے .ڈھ کر عز· کون ہے؟ آپ نے فرما·: عائشہ رضی اللہ عنہا۔ انھوں نے پو چھا: مردوں میں سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما·: ''اسکا . پ ۔''

صلی اللہ علیہ وسلم

رضی اللہ عنہم

سید· جبر علیہ السلام کا سلام

سید· جبر علیہ السلام کا سیدہ عائشہ صد رضی اللہ عنہا کو سلام کہنا واقعی ا عظمت اور شان کو دو . لا کرتـ ہے۔ ابن شہاب ابو سلمہ سے بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ صد رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ ا یـ دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما·:

''عائشہ! یہ جبر علیہ السلام آپ کو سلام کہتے ہیں، میں نے جواب د·:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں میں وہ نہیں دیکھ رہی ۔''

میں نے تجھے خواب میں دیکھا

سیدہ عائشہ صد ؓ سے روا . . ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما :

''مجھے خواب میں تین را تیں دکھائی گئی، تیری تصو ریشم کے رومال میں لپیٹ کر فرشتہ لا اور اس نے کہا یہ تیری بیوی ہے، پھر اس نے تیری چہرے سے کپڑا ہٹا تو ہو بہو تو ہی تھی، میں نے کہا اگر یہ اللہ کی جا . سے کام ہے تو یہ ہو کر ہی رہے گا۔''

ام المومنین سیدہ عائشہ صد ؓ کا یہ مقام و مرتبہ، یہ قدر و منز . یہ عظمت، یہ بلندی اور یہ سرفرازی اللہ نے خاص انہیں ءفرمائی۔

۸۔ رحلت استاد پنجاب حافظ عبدالمنان وز آ . دی ؒ

استاد پنجاب حافظ عبدالمنان ؒ ۱۲۶۷ھ بق ۱۸۵۱ء بمقام موضع کرولی سیداں تحصیل پنڈ دادن ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صا . کا . م ملک شرف الدین بن نورفان تھا۔ یہ قوم کے اعوان تھے۔ یہ قوم غزنی سے آ کر پنجاب میں آ . د ہوئی تھی۔ والدین نے آپ کا . م اشرف خان رکھا لیکن بعض . ٹوں نے عبدالمنان تجو . کیا۔ چنانچہ آپ کا . م عبدالمنان مشہور ہو ے اور . ٹے ہو کر آپ نے بھی اسی . م کو پسند کیا۔

بچپن ہی میں آپ کو آزمائشوں کا سامنا کر . پڑا۔ آپ کی عمر تقریباً ۹ . س تھی کہ آنکھوں کی شد . تکلیف ہوگئی۔ آ . کار مرض . ول الباء کی وجہ سے بصارت جاتی رہی۔ تھوڑا ہی عرصہ . را تھا کہ آپ کی عمر . رہ سال ہوئی تو آپ کی والدہ ما . ہ کا انتقال ہو ے۔ جس کا آپ کو بہت صدمہ ہوا لیکن ان دونوں آزمائشوں کا آپ نے . ٹے صبر اور بلند حو سے مقابلہ کیا۔

اس زمانہ میں تعلیم کی طرف رجحان کا فقدان تھا۔ یوں کہیے کہ خان لوگ اپنے بچوں کو پڑھا· عار سمجھتے تھے۔ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں قرآن و · ·· کی محبت پیدا کر دی اور آپ کا سینہ علم دین کے لیے کھول دی۔ جس کی بناء پ طبیعت علم کی طرف مائل ہوگئی۔ اور دل میں علم حاصل کرنے کا جوش ابھرا چنانچہ آپ نے علم حاصل کرنے کا پختہ ارادہ کیا۔

آپ نے ابتدائی تعلیم، قاعدہ، قرآن مجید اور معمولی فارسی کی تعلیم گاؤں کے عالم دین سے حاصل کی۔ آپ نے اس تعلیم پ اکتفانہ کیا اور علم کا والہانہ شوق لے کر گھر سے نکل کھڑے ہوئے، اس شوق نے دریئے جہلم کے کنارے واقع خوبصورت گاؤں احمد آ . د پہنچادی۔ وہاں آپ نے مولا· قادر بخش سے صرف ونحو کی ابتدائی کتابیں صرف بہائی اور نحو میر پڑھیں۔ پھر بھلوال ضلع سرگودھا چلے گئے وہاں سید فاضل شاہ سے کنز الدقائق اور قدوری پڑھی۔ بعد ازاں آپ موضع بوریوالہ ضلع جہلم مولا· . ہان الدین روی صا . کی · مت میں حاضر ہوئے ان سے آپ نے مراح الارواح، شرح مائۃ عامل، کافیہ، شافیہ، شرح جامی وغیرہ کتب اور منطق کے ابتدائی رسائل پڑھے۔

آپ کا دماغ بہت قوی تھا اور شوق غا . تھا جو پڑھتے تھے وہ فورا یاد ہو جا· تھا۔ جو کتب آپ نے پڑھیں ان میں کچھ کتب بڑی تھیں آپ میں اور بڑی کتب پڑھنے کا شوق پیدا ہوا اور یہ شوق رکتا نہ تھا بلکہ بڑھنا ہی جا· تھا علم صرف ونحو میں آپ نے تکمیل سحر لی تھی اس وقت ان علوم میں شاید ہی کوئی آپ سے بڑھ کر عالم ہوگا۔

آپ مزید بڑی کتب پڑھنے کے لیے گاؤں اچکی شیخ جی، ضلع بنوں تشریف لے گئے۔ وہاں مولوی گل احمد صا . کا بہت پ چا تھا۔ ان سے آپ نے علم معانی وفرائض اور فقہ اور اصول فقہ وغیرہ کی کتابیں پڑھیں۔ اور قاعدہ سند حاصل کی۔ اب آپ کے دل میں تفسیر وحدیث کا شوق مچلنے لگا۔ اس وقت صوبہ پنجاب میں صرف عالم بے . ل حضرت

مولا· ابوسعید محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ درس حدی· ث دی کرتے تھے۔آپ نے وہاں پہنچ کر مشکوہ المصا· کا سماع کیا۔سماع حدی· ث کے بعد اپنے گاؤں سے ہو کر کچھ دی کے لیے مولوی گل احمد صا . کے پ س چلے گئے اور ان سے بھی کچھ اسباق لیے۔

د علوم میں آپ قری. قری. فارغ التحصیل ہو چکے تھے علم حدی· ث میں اور اس سے متعلقہ علوم میں رسوخ حاصل کر· ضروری سمجھتے تھے۔چنانچہ بنوں سے روانہ ہونے کے بعد آپ کالا. غ کی ای آ. دی جو دریئے اٹ کے کنارے تھی کچھ دی قیام کرنے کے بعد سندھ کی طرف رخ کیا۔سندھ پہنچ کر آپ پیر محفوظ اللہ صا . کے پ اس اقامت پ ی ہوئے۔ای دن پیر صا . کے فرز· ارجمند کے استاد صا . سے جو کہ اس وقت ان کو کافیہ پڑھا یکرتے تھے۔اثنائے تقری غلطی سرزد ہوئی آپ نے فوراً ان کو غلطی سے متنبہ کیا اور ساتھ ہی ای سوال بھی کر دی۔گو استاد صا . لائق تھے ایسے آڑے آئے کہ ان سے جواب نہ سکا۔اس پ پیر صا . کی میں آپ کی فضیلت اور بھی جچنے لگی کہ پندرہ سالہ ·ی لڑکا کتنا عالم اور کتنا پڑھا ہوا ہے۔چنانچہ پیر صا . نے آپ کو اپنے ٹ کا استاد مقرر کر دی۔

اس کے کچھ عرصہ بعد آپ نے حج ی۔ اللہ کا ارادہ کیا اور سفر حج کے لیے روانہ ہو گئے۔حج سے واپس پ آپ نے بہت سے علماء مولا· محدث سہار ری، مولوی عبدالشکور شاَ د رشید مولوی عبدالعزی· محدث دہلوی، قاری عبدالرحمٰن صا . پ نی پتی، مولوی ب رت اللہ صا . کابلی، مولوی ہدای· اللہ مدراسی، مولا· عبدالحق بنارسی تلمیذ رشید امام شوکانی، مولا· نواب صدیق حسن خان اور مولوی بشیر الدین صا . سے قات کرتے ہوئے آ· کار دہلی پہنچ گئے۔وہاں آپ نے سید· حسین محدث دہلوی سے ای سال اور چند ماہ میں پوری صحاح ستہ کی تکمیل کی۔ آ· آپ ۱۲۹۱ھ میں شیخ الکل سید· حسین سے تفسیر جلالین، ہدایہ اور کامل صحاح کی سند لی اور مولوی عبدالحق تلمیذ رشید امام شوکانی سے

درس حد۔ ث کی اجازت لے کر پنجاب کی طرف چل نکلے۔ پہلے آپ ا لہ پہنچے پھر اپنے آ ئی گاؤں، کرولی سے ہوکر لاہور اور پھر امرتسر پہنچے۔

کچھ د ۔امرتسر رہنے کے بعد آپ وز ۔آ ۔دتشریف لے آئے اور محلّہ شیخاں کی ا ۔ مسجد میں درس شروع کیا۔اس وقت آپ کی عمر قریباً ۲۴ ۔س تھی۔ ۔ ۔ آپ نے وز ۔آ ۔د میں شرک و ۔ ۔ ، جہا ۔ اور تقلید جمود کے مر ۔ میں قرآن و ۔ ۔ کی روشنی پھیلانی شروع کی تو سارا شہر آپ کے مخالف ہو َ ۔ اور آپ کو بہت سی تکالیف ومصا ۔ کا سامنا کر ۔ پڑا۔ مختصر یہ کہ چند ہی دنوں میں شہر میں کہرام مچ َ ۔ ۔آپ پ پتھر پھینکے گئے ۔ وہابی وہابی کہا َ ۔ ۔کنوؤں سے پ نی بند کر د ۔ َ ۔ آپ نے استقامت کا دامن نہ چھوڑا اور اپنی خوش ش ، مستقل مزاجی اور ۔ م کے حر بہ سے مخالفین کے قلوب پ فتح پ لی اور ایسی فتح پ ئی کہ جو آپ کی جان کے دشمن تھے وہ آپ کے وجود کو ۔ ث افتخار سمجھنے لگے۔

چند دنوں بعد آپ کو موتی ۔ زار پ انی سرائے کے متصل ا ۔ وسیع جامعہ مسجد منا اہلحد۔ ث بنا کر دی گئی جس میں آپ نے ا ۔ مدرسہ بھی جاری کر د ۔ ۔جس کا ۔ م مدرسہ دارالحد۔ ث تجو ۔ ہوا۔ ۔ ۔ آپ نے یہاں درس حد۔ ث شروع کیا تو آپ کا پ چا ملک بھر میں ہونے لگا اور پنجاب اور ہند کے علاوہ بلخ، بخارا، نجد، یمن، دمشق اور شام سے لوگ آپ کو فن حد۔ ث کا ا ۔ کامل اور مسلم استاد جان کر آتے اور علم حد۔ ث حاصل کر کے واپس جاتے۔

آ ۔ کار سہ شنبہ ۱۶ رمضان ۱۳۳۴ھ بق ۱۸ جولائی ۱۹۱۶ء بعد ز عصر جبکہ آفتاب عالم غروب ہونے کو تھا یہ آفتاب علم بھی ۶۷ ۔س کی عمر میں غروب ہو َ ۔ ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس مسجد کو پھر وہی ۔ قی ورونق کرے جو آج سے قریباً ۱۵۰ سال قبل حافظ صا ۔ کے دور میں تھی۔ اور قیامت ۔ اس مسجد کو آ ۔ در کھے اور حافظ صا ۔ کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

رمضان اور جہاد

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

''اور اللہ نے جنگِ . رمیں بھی تمہاری مدد کی تھی اور اُس وقت بھی تم بے سروسامان تھے پس اللہ سے ڈرو (اور اُن احسانوں کو ِ دکرو) ۔ کہ شکر کرو۔ . تم مومنوں سے یہ کہہ (کر اُن کا دل . ٹھا) رہے تھے کہ کیا یہ کافی نہیں کہ اللہ تین ہزار فرشتے · زل کر کے تمہیں مدد دے؟ ۔ ہاں اَ تم دل کو مضبوط رکھو اور (اللہ سے) ڈرتے رہو اور کافر تم پ جوش کیساتھ دفعۃً حملہ کر دیں تو اللہ پ نچ ہزار فرشتے جن پ ن ہوں گے تمہاری مدد کو بھیجے گا ۔ اور اس مدد کو تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے (ذریعۂ) ِ ۃ رت بنا یعنی اس لئے کہ تمہارے دلوں کو اس سے تسلی حاصل ہو ورنہ مدد تو اللہ ہی کی ہے جو غا . (اور) حکمت والا ہے۔''

تمہیدی کلمات:

اسلامی سال کا نواں مہینہ رمضان ہے ۔ رمضان کے معنی شدِ َ می، دھوپ کی وجہ

سے کسی چیز کا جلنا، سورج کی تپش، اس مہینے کے روزے ر ۔ والے ۔ ہ جل کر ختم ہو جاتے ہیں اسی وجہ سے اس کا ۔ م رمضان رکھا ۔ ہے۔

اس ماہ کے کئی اور ۔ م بھی ہیں مثلاً شہر الصبر ،شہر مبارک،شہر الصوم،شہر عظیم،شہر مطہر اور شہر جہاد۔ جناب محمد ﷺ کے عہد مبارک سے لے کر اب ۔ بہت سے معرکے ۔ ریخ میں ایسے پیش آئے جس میں اسلام اور کفر کا مقابلہ ہوا تو اللہ نے اسلام کو فتح سے ہمکنار فرما ۔ آج ہم اس . . ۔ ماہ رمضان میں انہیں واقعات میں سے چند ا ۔ کا ذکر کریں گے۔

۱.....سریہ سیف البحر

رمضان اھ سریہ سیف البحر میں رسول پ ک ﷺ نے حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو امیر بنا ۔ اور تیس مہا . ین کو ان کے ز ۔ یکمان مقرر فرما ۔ شام سے ابوجہل تین سو افراد پ مشتمل ا ۔ تجارتی قافلہ لے کر آ رہا تھا جس کو روکنا مقصود تھا۔ . دونوں ۔ وہ لڑائی کیلئے صفیں بنا کر آمنے سامنے ہو گئے تو دونوں ۔ وہوں کے ا ۔ حلیف مجدی بن عمرو جہنی آڑے آ ۔ اس طرح یہ لڑائی نہ ہو سکی۔ اس سریہ میں جھنڈا سفید تھا۔ جسے نبی کریم ﷺ نے اپنے د ۔ ۔ مبارک سے . ۔ ھا تھا۔ اور اس کے علم . دار حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ تھے۔

۲.....غزوہ . ر:

غزوہ . رستر ہ رمضان دو ہجری میں ہوا۔

اسباب غزوہ:

قریش کا ا ِ قافلہ مکے سے شام جاتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی َ فت سے بچ نکلا تھا۔اور . . شام سے پلٹ کر مکہ واپس آنے لگا تو آپ ﷺ نے طلحہ بن عبید اللہ اور سعید بن ز ِ رضی اللہ عنہما کو اس کے حالات کا پتہ لگانے کے لیے شمال کی جا ِ . روانہ فرما ِ۔

اس قافلہ میں اہل مکہ کی .ڑی دو ِ تھی ا ِ ہزاراو ٹ جن پ کم از کم پچاس ہزار (دوسو .سٹھ کلو سونے) کی مالیت کا ساز وسامان تھا۔

تو آپ ﷺ نے اعلان فرما ِ تھا کہ اس کے لیے نکلو ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ اس قافلہ کا سامان بطور غنیمت تمہارے حوالے کر دے۔

حضرت انس بن مالک ا فرماتے ہیں:

. . اللہ کے نبی ﷺ کو ابوسفیان کے قافلہ کی خبر ملی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام n سے مشورہ لیا، ابوبکر وعمر o نے . ت کی تو آپ ﷺ نے اعراض کیا، حضرت سعد بن عبادہ ا نے کھڑے ہو کر عرض کی:

''ا َ آپ ہم (ا ر) سے مشورے کے طا . ہیں تو قسم ہے مجھے اس ذات کی، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔آپ ا َ ہمیں یہ حکم دیں کہ ہم دشمن سے لڑنے کے لیے سمندر میں کود جا تو ہم کود جا گے اور ا َ آپ ہمیں . ک الغماد ت بھی چلنے کا حکم دیں گے تو ہم آپ کے حکم کی پیروی کریں گے۔''

پھر نبی کریم ﷺ لوگوں کو جمع کر کے . ر کی طرف نکل گئے۔

صحیح بخاری میں ہے حضرت مقدد بن اسود ا نے کہا:

''اے اللہ کے رسول! ہم آپ سے اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح بنو اسرا
نے موسیٰ k سے کہا تھا کہ تو اور تیرا رب دونوں جاؤ اور . ` کرو، ہم تو یہاں بیٹھے
ہوئے ہیں، بلکہ آپ چلیں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔''

دونوں لشکروں کی جنگی تیاری

اسلامی لشکر کی تعداد تین سو تیرہ سے تین سوا - بیان کی گئی ہے۔جن میں بیاسی ۔ چھیاسی شخص مہا . تھے . قی تمام ا رمدینہ تھے۔

پھرا رصحابہ میں اکسٹھ (٦١) قبیلہ اوس کے اور ا۔ سوستر قبیلہ ` نرج سے تھے۔اس لشکر میں دو گھوڑے ا۔ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کا اور دوسرا حضرت مقداد بن اسود کندی رضی اللہ عنہ کا اور ستر اونٹ تھے۔

تم مجھ سے زیادہ قوی نہیں ہو

حضرت عبداللہ بن مسعود ا بتاتے ہیں:

. رکے دن ہم لوگ سواریوں کی قلت کی وجہ سے ا۔ اونٹ پ تین تین سوار ہوتے تھے۔ ابولبابہ ا اور جناب علی بن ابی طا . ا جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔اونٹ پ . ری . ری سواری ہوتی تھی۔ . . اللہ کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدل چلنے کی . ری آئی تو ابولبابہ اور

جناب علی نے عرض کی۔آپ تشریف رکھیں،ہم آپ کی طرف سے . ری . ری پیدل چلتے رہیں گے۔اس پ رسول کریم ﷺ نے جواب د ۔:

''تم دونوں مجھ سے ز ۔ دہ . ہمت نہیں اور نہ یہ ہوسکتا ہے کہ تم دونوں تو ا . لے جاؤ اور میں محروم رہ جاؤں''

چنانچہ مکہ مہ میں خطرے کا اعلان کرد ۔ ۔اور . ۔ کے لیے اہل مکہ کی تیار ں شروع ہو گئیں۔کفار کے لشکر کی تعداد تقر یباً ا ہزار تھی۔جن کے پ س ا ا سو گوڑھے چھ سو ز رہیں اور او ٹ کثرت تعداد میں تھے۔اور لشکر کا سپہ سالار ابوجہل بن ہشام تھا۔ا دن نو ا دن دس او ٹ ذبح کرتے تھے۔

آپ ﷺ نے لشکر مکہ کے . رہ میں اہم معلومات حاصل کرنے کے لیے مہا . ین کے تین قا ٔ علی بن ابی طا . ،زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کے ہمراہ ا جاسوسی دستہ روانہ فرما ۔معرکہ کی رات . رش . سی گندگی (. ۔ دلی) دور ہوگئی مسلمانوں کی طرف زمین خشک اور ہموار ہوگئی اور کفار کی طرف پھسلان۔اسلامی لشکر کی طرف سے اہم فوجی مرا ۔ کی طرف سبقت فرمالی گئی اور مر ۔ قیادت بھی بناد ۔ ۔

چنانچہ آپ ﷺ نے اسلامی لشکر کی ۔ ۔ . فرمائی پ سکون رات ۔ اری نبی کریم ﷺ نے اللہ کے حضور فتح و ت کی دعا فرما ۔اور صبح . ۔ کا میدان سجا تو اللہ نے مسلمانوں فتح سے ہمکنار فرما ۔ . ۔ میں تین سردار ابوجہل،امیہ بن خلف،عاص بن ہشام بن مغیرہ سمیت ستر افراد قتل ہوئے۔

. رمیں ابوجہل کو کاٹ دیـ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ فرماتے ہیں .ـَ . رمیں . . مجاہدین کی صف بندی ہوئی تو دوکم عمر لڑکے میرے دا . موجود تھے میں دل میں سوچ رہا تھا کہ کفار کے ساتھ یہ پہلا معرکہ ہے اَ میرے دا . مضبوط نوجوان ہوتے تو بوقت ضرورت ا دوسرے کی معاو ہوتی۔ یہ میرے ساتھی میرا کیا تعاون کرسکیں گے؟ ابھی یہ تصور میرے ذہن میں تھا کہ ا لڑکے نے سوال کیا کہ اے چچا جان! ابوجہل کہاں ہے؟ آپ اسکو پہچا ہیں؟ میں نے کہاں ہاں جا ہوں، تجھے ابوجہل سے کیا واسطہ ہے؟

لڑکے نے غیرت ایمانی سے لبریـ الفاظ میں جواب دیـ کہ مجھے خبر ملی ہے کہ وہ میرے ہادی ومرشد حضرت محمد ﷺ کو گالی بکتا ہے۔ ا کی قسم! میں اسکو کبھی نہیں چھوڑوں گا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ فرماتے ہیں کہ لڑکے کے . آت مندانہ کلمات نے مجھے حیرت میں ڈال دیـ کہ منہ چھوٹ اور ٹ ی ت۔ ابھی میں اس لڑکے کا جواب دے ہی رہا تھا کہ دوسرے لڑکے نے مجھے یہی ت دھرائی۔

ابھی بچوں کی ت ختم نہیں ہوئی تھی کہ ابوجہل کفار کی صفوں میں گھومتا ہوا آ تو میں نے ان لڑکوں کو بتا کہ وہ سامنے تمہارا مطلوب شخص آ رہا ہے۔ میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ ننھے شاہین ابوجہل پ شیر کی طرح لپکے اور اپنی تلواروں سے ایسی کاری ضربیں لگا کہ کفار کے سپہ سالار اور سرغنہ کو وہیں ڈھیر کردیـ اور اپنی تلواریں فضا میں لہراتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی ٠ مت میں حاضر ہوئے اور اپنی کاروائی کا ذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا تم میں سے کس نے ابوجہل کو قتل کیا ہے ؟ دونوں نے دعوی کیا ا کہتا میں نے مارا، دوسرا کہتا تھا میں نے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر لی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ ﷺ نے خود ا تلواروں کا معائنہ کیا تو وہ خون آلود تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم

دونوں نے یہ کام سرا م دیا ہے۔

دوسری روا ۔ میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ابوجہل کی حا ۔ دریافت کرنے کیلئے بھیجا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے معرکہ میں جا کر دیکھا کہ لڑکوں نے اس کو اس قدر کاری ضربیں لگائی تھیں کہ وہ قر . المرگ تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسکی داڑھی پکڑ کر پوچھا کیا تو ہی ابوجہل ہے۔ تو اس نے جواب دیا کیا تم نے مجھ سے کوئی بڑا آدمی بھی مارا ہے؟ یہ اسکے تکبرانہ کلمات تھے۔ پھر انہوں نے اس کی گ دن کاٹ ڈالی۔

. رمیں فرشتوں کا ول

غزوہ . ر کے موقع پ . . اہل ایمان کمزور اور ہر اعتبار سے دشمن سے پیچھے تھے نبی کریم ﷺ رب کے حضور دعا گو ہوگے، ادھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ سے التجا کرنے لگے تو آسمان والے نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی کمزوری کو فرشتوں کی ت کے ساتھ قوت میں . ل دیا اور فرمایا: اے میرے نبی کے چاہنے والوں حوصلے پشت مت کر. آسمان سے رب تمہارے ساتھ فرشتوں کو بھیجے گا جو تمہارے ساتھ مل کر دشمن کو ز کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے پھرا دو نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں فرشتوں کو بھیج کر اپنے پیغمبر کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی مدد کی۔ اللہ تعالیٰ نے وہ نقشہ ان آیت میں کھینچا۔ ارشاد . ری تعالیٰ ہے۔

﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ انِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ﴾

''. تم اپنے رب سے مدد ما رہے تھے تو اس نے تمہاری فریاد ت ہوئے کہا کہ میں ا ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا جو سلسلہ وار چلے آ گے۔''

﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللهُ بِبَدْرٍ وَانتُمْ اذِلَّةٌ فَاتَّقُواْ اللّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ○إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ الَن يَكْفِيَكُمْ ان يُمِدَّكُمْ رَبُّكُم بِثَلاَثَةِ آلاَفٍ منَ الْمَلآئِكَةِ مُنزَلِيْنَ○ بَلَى إِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ وَيَأْتُوكُم من فَوْرِهِمْ هَـذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلافٍ منَ الْمَلآئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ○ وَمَا جَعَلَهُ اللّهُ إلا بُشْرَى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُم بِهِ وَمَا النصْرُ إلا مِنْ عِندِ اللّهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ﴾

''اوراللہ نے جنگِ . رمیں بھی تمہاری مدد کی تھی اوراُس وقت بھی تم بے سروسامان تھے پس اللہ سے ڈرو(اوراُن احسانوں کو یِ دکرو) ۔ کہ شکر کرو۔ . تم مومنوں سے یہ کہہ(کراُن کا دل .ٹھا) رہے تھے کہ کیا یہ کافی نہیں کہ اللہ تین ہزارفرشتے ·زل کر کے تمہیں مدد دے؟ ۔ہاں اَ تم دل کومضبوط رکھواور(اللہ سے) ڈرتے رہواور کافرتم پ جوش کیساتھ دفعۃً حملہ کردیں تواللہ پ نچ ہزارفرشتے جن پ ن ہوں گےتمہاری مدد کو بھیجے گا۔اوراس مدد کوتو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے (ذریعۂ) ث رت بنا یِ یعنی اس لئے کہ تمہارے دلوں کواس سے تسلی حاصل ہوورنہ مدد تو اللہ ہی کی ہے جوغا . (اور) حکمت والا ہے۔''

تیسرے مقام پ اہل . رکوتسلی اور مالک کائنات کی خوداہل . رکے ساتھ معیت کے . رے میں ارشادر . نی ہے:

﴿إِذْ يُوحِيْ رَبُّكَ إِلَى الْمَلآئِكَةِ انِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُواْ الذِيْنَ آمَنُواْ سَأُلْقِيْ فِيْ قُلُوبِ الذِيْنَ كَفَرُواْ الرعْبَ فَاضْرِبُواْ فَوْقَ الاعْنَاقِ وَاضْرِبُواْ مِنْهُمْ كُل بَنَان﴾

''(اس وقت کو یِ دکرو) . آپ کارب فرشتوں کوحکم دیتا تھا کہ میں تمہارا ساتھی ہوں،سوتم ایمان والوں کی ہمت .ٹھاؤ، میں ابھی کفار کے دلوں میں ر . ڈالے

دیتا ہوں۔سوتم ان کی َ دنوں پ ماروا وران کے پور پور پ مارو۔''

اس موقع پ رسول اللہ ﷺ نے بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حوصلہ دی اور فرمای: اے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم!

''جبریل علیہ السلام نے اپنے گھوڑے کو پیٹ نی سے پکڑ رکھا ہے اور ان کے پ س آلات حرب بھی ہیں۔''

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے .َ . رکے موقع پ دیکھا کہ ابھی ہم کسی مشرک کو قتل کرنے کیلئے تلوار اٹھاتے ہی تھے کہ اس کی َ دن تلوار لگنے سے پہلے ہی جا َ تی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ . رکے روز ای (ا ری) مسلمان آدمی کسی کافر کے پیچھے دوڑ رہا تھا کہ ایسے میں اوپ سے ای کوڑے کی آواز آئی اور سوار کی بھی آواز آئی جو کہہ رہا تھا حیزوم! (یہ اس کے گھوڑے کا .م تھا) آگے .ڑھ۔اتنے میں اس مسلمان نے دیکھا کہ وہ کافر اس کے سامنے پ ت پڑا ہے۔(یعنی مرا پڑا ہے) اس کی .ک پ کوڑے کا ن تھا اور اس کا چہرہ چھٹ چکا تھا گوی کسی نے اسے کوڑے سے مارا ہے پھر اس کا سارا جسم ہی سبز ہوَی۔وہ ا ری مسلمان اللہ کے رسول ﷺ کے پ س آی اور یہ واقعہ آپ ﷺ کے سامنے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمای کہ تم سچ کہتے ہو۔یہ فرشتے آسمان سے مدد کیلئے آئے تھے۔

حضرت علی ابتاتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حاطب بن ابی بلتعہ ا کے متعلق فرمای تھا:

''(اے عمر رضی اللہ عنہ!) کیا یہ . روالوں میں سے نہیں ہے؟ اور آپ ﷺ نے فرمای: اللہ تعالیٰ نے اہل . رکی طرف متوجہ ہو کر فرمای کہ تم جو چاہو کرو، تمہیں . .. ضرور ملے گی

(۔ فرما ۔) میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔''

. رمیں اللہ کی ت ا ۔ تے دیکھی

آسمان سے . رش ۔ زل کر کے اور او بھیج کر اللہ تعالیٰ نے خاص ماحول پیدا کر دی ۔ . دونوں لشکر آمنے سامنے آئے مبارزت ہوئی . کفار کی طرف سے عتبہ، شیبہ اور ولید بن عتبہ میدان میں آئے تو انہوں نے مدمقابل صحابہ جو کہ ا رتھے واپس بھیج دیے۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت حمزہ، حضرت علی اور عبیدہ رضی اللہ عنہم کو بھیجا۔ مقابلہ ہوا اور اللہ نے اہل اسلام کو فتح فرمائی۔ چودہ مسلمان شہید ہوئے اور ستر کافر قتل ہوئے اور ستر ہی قیدی بنا لیے گئے۔

. رکے قیدیوں کے . رے میں فیصلہ

رسول کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مشورہ فرما ۔ کہ ان قیدیوں کے . رے میں کیا کر ۔ ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رائے پیش فرمائی کہ فدیہ لے کر چھوڑ دیئے جا ہوسکتا ہے ان کی نسلوں سے اللہ تعالیٰ مسلمان موحد مومن پیدا کر دے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی مشورہ فرما ۔ ۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مشورہ د ۔ ان . لوگوں کو قتل کر د ۔ جائے اور فدیہ ۔ کی کوئی ضرورت نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت فاروق کے مشورہ پ عمل نہ کرتے ہوئے صدیق اکبر کے مشورہ کو ت ۔ جیح دی . رکے قیدیوں میں حضرت عباس، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بھائی عقیل اور نبی کریم ﷺ کا داماد ابوالعاص بھی شامل تھے۔

حضرت عمر فاروق فرماتے ہیں آپ نے ابوبکر کی رائے پ عمل کرانے کا فرمان جاری کر د ۔ تھا۔ . صبح ہوئی میں مسجد میں آ ۔، دیکھا دونوں . رگ نبی پ ک ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ رو رہے ہیں۔ میں نے پوچھا آپ کیوں رو رہے ہیں۔؟ بتا ۔ ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پ ک ۔ زل فرما د ۔ ہے۔

''پیغمبر کو شایں شان نہیں کہ اس کے قبضے میں قیدی رہیں . . (کافروں کو قتل کر کے) زمین میں کثرت سے خون (نہ) بہادے تم لوگ د کے مال کے طا . ہو اور اللہ آ ت (کی بھلائی) چاہتا ہے اور اللہ غا . حکمت والا ہے، اَ اللہ کا حکم پہلے نہ ہو چکا ہو تو جو (فدیہ) تم نے لیا ہے اس کے . لے تم پ . ڑا عذاب ، زل ہو تا۔''

حضرت زن . رضی اللہ عنہا کا ہار اور رسول اللہ ﷺ

حضرت زن . رضی اللہ عنہا نے اپنی ماں کی آ ی نی ہار بھیجا، اپنے خاو ابوالعاص کو رہا کروانے کیلئے . . آپ ﷺ نے ہار دیکھا تو پ یشانی سے آ . ہ ہو گئے۔ پوچھنے پ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ زن . کے پ س ماں کی آ ی نی تھی۔ حضرت عائشہ m بتاتی ہیں کہ:

. . مکہ کے لوگوں نے اپنے قیدی چھڑوانے کے لیے مال بھیجنا شروع کیا تو اللہ کے رسول ﷺ کی بیٹی حضرت زن . m نے اپنے خاو ابوالعاص بن ربیع کو چھڑوانے کے لیے بھی مال بھیجا۔ اس مال میں ان کا ا ہار بھی تھا۔ یہ ہار وہ تھا کہ . حضرت یجہ m نے بیٹی کو ابوالعاص کی دلہن بنا کر رخصت کیا تھا تو یہ ہار اس کے گلے میں ڈالا تھا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے . . یہ ہار دیکھا تو آپ موم ہو گئے۔ آ چھلک پ ے اور آپ ﷺ صحابہ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے:

''تمہارا خیال ہے کہ اَ تم زن . کا قیدی رہا کر دو اور زن . کا ہار اسے واپس لوٹ دو۔''

صحابہ نے کہا: ''ٹھیک ہے، اے اللہ کے رسول!'' اور پھر صحابہ n نے ہار واپس لوٹ دی۔ ابوداؤد میں یہ بھی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ابوالعاص کو رہا کرتے ہوئے یہ وعدہ لے لیا کہ وہ جاتے ہی زن. m کو روانہ کردے گا۔ چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ نے زی بن حارثہ اور ا ر کے ای آدمی کو بھیجا اور حکم دی:

''تم دونوں ''ی جج'' مقام کے دامن میں ٹھہر جا. اور . . زن. m تمہارے قری. سے ٹھ رے تو تم ساتھ چل پ. اور یہاں مدینہ لے آ. ۔''

ابوالعاص قیدی بن کر آئے تھے، رسول کریم ﷺ کے داماد تھے۔ . . آپ ﷺ نے بیٹی زن. m کا بھیجا ہوا ہار دیکھا تو حضرت . یجہ m ی دآ گئیں، وہی . یجہ m جو عرب کی مالدار ترین . خاتون تھیں، وہ کہ جنہوں نے اپنا سارا مال اسلام کے لیے رسول کریم ﷺ کی . مت میں پیش کر دی تھا۔ جی ہاں! آج اسی . یجہ m کی ی دآ گئی۔ بیٹی کی رخصتی کا منظر ی دآ ی۔ . پ جو مدینے کا حکمران، سپریم کمانڈ راور فاتح . رہے۔ آپ ﷺ کی آنکھیں چھلک پڑیں، سوچا ہوگا کہ بیٹی نے ماں کی نی گلے سے ا ر کر . پ کی . مت میں بھیج دی ہے۔ قر. ن جاؤں، ایسے حکمران پ! د نے آج نہ دیکھا ہوگا کہ وہ حکمران . قی مال تو رکھ تے ہے کہ عدل کا یہی تقاضا ہے، صرف ای ہار واپس بیٹی کو بھیجنے کا کہہ رہا ہے خود کوئی فیصلہ نہیں سنا رہا معاملہ صحابہ کے سپرد کر دی ہے کہ اگر تم مسلمان اجازت دو تو اپنی بیٹی کے . رے میں ہار کی واپسی کا فیصلہ کرلوں۔ لوگو! یہ د جمہوری م کے لیے پھرتی ہے..... عوامی راج کی . تیں قر. ن جاؤں، ایسے حکمران پ! د نے آج نہ دیکھا ہوگا کہ وہ حکمران . قی مال تو رکھ تے ہے کہ عدل کا یہی تقاضا ہے، صرف ای ہار واپس بیٹی کو بھیجنے کا کہہ رہا ہے خود کوئی فیصلہ نہیں سنا رہا معاملہ صحابہ کے سپرد کر دی ہے کہ اگر تم مسلمان اجازت دو تو اپنی بیٹی کے . رے میں ہار کی

واپسی کا فیصلہ کرلوں۔لوگو! یہ د جمہوری م کے لیے پھرتی ہے.....عوامی راج کی . تیں ہیں، اللہ کی قسم! عوامی راج کا جونمونہ مدینہ کے حکمران نے پیش کیا ہے، کوئی ایسا حکمران ہے جو اس کی مثال پیش کرسکا ہو.....؟ آج - کوئی ا ہی مثال ایسی ہو؟

جس دن اللہ کے رسول ﷺ فاتح . رہوکر مدینہ میں داخل ہوئے اسی دن آپ ﷺ کی بیٹی حضرت رقیہ m کو ان کے خاو· حضرت عثمان ا دفن کر کے فارغ ہوئے تھے۔

اور پھر حضرت نہ· . m کا ہار سامنے آ ے، یوں . پ کا غم کئی · . ٹھ ے۔خوشیوں کے ساتھ غمیاں، غمیوں کے ساتھ خوشیاں، یہ اللہ کا م ہے اور اللہ کے محبوب بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ادھر ابو العاص نے وعدہ پورا کر دیا۔حضرت نہ· . m مدینہ میں آ گئیں، بعد میں ابو العاص مسلمان ہو گئے تو اللہ کے رسول ﷺ نے پہلے ہی نکاح پ بیٹی کو ابو العاص ا کے گھر بھیج دیا۔

ا درہم بھی مت چھوڑو

حضرت انس بن مالک t کہتے ہیں کہ ا ر کے کچھ لوگوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے عرض کی کہ اَ وہ اجازت دے دیں تو ہم اپنے بھانجے عباس ا کا فدیہ چھوڑ دیتے ہیں (جو . ر میں قیدی ہوکر آئے تھے) آپ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ کی قسم! عباس کو ا درہم بھی مت چھوڑ· .''

حضرت عباس ا آپ ﷺ کے سگے چچا تھے۔ا ر نے انہیں اپنا بھا اس لحاظ سے کہ ان کی دادی یعنی عبدالمطلب کی والدہ بنو ر کے قبیلے سے تعلق ر تھیں۔اس رشتہ کی بنا پ ا ر نے

ان کا فدیہ معاف کر· چاہا اللہ کے رسول ﷺ نے اس بنا پ ایسا نہ کرنے دی کہ حضرت عباس ا مالدار شخص تھے، لہٰذا آپ ﷺ نے سوچا کہ ا ری مسلمانوں کو حق ملنا چاہیے۔ یہ ہیں رسول کریم ﷺ جو عدل وا ف کا ۔ از وتھامے ہوئے ہیں۔ اللہ کی قسم! اس ا· از سے مجال ہے جو معمولی سا بھی جھکنے پ ئے اَ چہ سگا چچا ہی کیوں نہ ہو، ا نی ۔ ریخ میں ایسا کوئی چیف جسٹس د پیش کر کے دکھلائے تو سہی۔

۳.....سریہ میفعہ ۷ھ

رمضان المبارک ۷ھ میں حضرت غا . بن عبداللہ لیثی رضی اللہ عنہ کی قیادت میں بنوعوال اور بنوعبد بن ثعلبہ کی ۔ دی . کے لیے اورا ی قول کے مطابق قبیلہ جہینہ کی شاخ حرقات کی ۔ دی . کے لیے روانہ کیا َ ی۔ مسلمانوں کی تعداد ا ی سو تیس تھی۔ دشمن کے اکثر افراد مارے گئے اور مال مویشی حاصل کر لیے گئے اس ہی سریہ میں حضرت اسامہ بن ز ی رضی اللہ عنہ نے مرداس بن منہک کو لا الٰہ الا اللہ کہنے کے . وجود قتل کر دی۔ تو آپ ﷺ نے حضرت اسامہ بن ز ی سے فرما ی تھا کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا کہ وہ سچا تھا ی جھوٹ ۔؟

۴.....فتح مکہ:

کفار مکہ نے مسلمانوں کے حلیف بنو· اعہ پ بنو بکر کے حملے میں بنو بکر کا ساتھ دے کر صلح حدیبیہ توڑ ی تو رسول ﷺ ۱۰ ہزار جا روں کے ہمراہ ۱۰ رمضان ۸ھ کو مکہ روانہ ہوئے۔ مرالظہر ان کے مقام پ اسلامی کیمپ لگا۔

تجدی صلح کی کوشش

قوم قریش کو بھی اپنی . عہدی کا بہت جلد احساس ہو َ ی۔ ا ی مجلس میں مشاورت طے کی گئی اور . لآ· سردار ابوسفیان کو تجدی صلح کے لیے مدینہ روانہ کیا َ ی۔ راستے میں ابوسفیان کی بُدَیل بن

ورقاء سے قات ہوئی تو ابوسفیان سمجھ ۔ کہ یہ مدینہ منورہ سے واپس آ رہا ہے اور ہماری ساری اصل صورت حال عہد و پیان کے توڑنے کا علم رسول اکرم ﷺ کو ہو چکا ہے۔

. . ابوسفیان مدینہ میں اپنی بیٹی ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچا تو رسول اللہ ﷺ کے بستر پ بیٹھنا چاہا۔ تو بستر کو ہٹاد ۔ اور فرما تو مشرک شخص ہے اس لیے تو اس لائق نہیں ہے کہ بستر رسول پ بیٹھ سکے۔

مکہ کے سفر کی تیاریں

معاہدات توڑنے کی وجہ سے آپ ﷺ نے انہیں . ۔ کی اطلاع دیئے بغیر . ۔ کی تیاری کی اور مکہ کا سفر شروع کرد ۔ . چلے تو تمام لوگوں نے روزے رکھے ہوئے تھے . سفر کرتے ہوئے کد ۔ مقام پ پہنچے تو (آپ نے اور آپ کے صحابہ نے آپ کے حکم سے روزہ افطار کرد ۔)

مکہ کی طرف خفیہ خط کی روانگی

حضرت علی ا بتاتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے طلب فرما، حضرت زبیر ا اور جناب مقداد ا کو بھی بلا اور ہمیں حکم د: ''تم مکہ کے راستے پ نکلو، . تم روضہ خاخ'' کے مقام پ پہنچو گے تو وہاں تم لوگوں کو ا عورت ملے گی جو اونٹ کے ہودج میں سوار ہو گی اس کے پ س ا خط ہو گا وہ خط اس سے لے آؤ۔''

حضرت علی ا کہتے ہیں:

''ہم نکل کھڑے ہوئے ہمارے گھوڑے سرپٹ دوڑے جا رہے تھے۔ . ہم ''روضہ خاخ'' پ پہنچے تو واقعی وہاں ا عورت تھی، جو ہودج میں سوار چلی جا رہی تھی۔ ہم نے اس کی سواری کو

روکا اور عورت سے کہا: ''تیرے پ س جو خط ہے، اسے ہمارے حوالے کر دے۔'' وہ کہنے لگی: ''میرے پ س تو کوئی خط نہیں ہے۔'' اب ہم نے اس کے اون ٹ کو بٹھای۔ خط تلاش کیا کوئی خط نہ ۔ ہم نے آپس میں کہا جو رسول کریم ﷺ نے فرمای وہ غلط نہیں ہوسکتا اور پھر ہم نے اسے دھمکی دی کہ یہ خط تجھے ہمارے حوالے کر ہوگا، نہیں تو ہم تیرے کپڑے ات ر کر تلاشی لیں گے تو اس نے اپنے سر کے ل وں کی چوٹی سے وہ خط نکالا اور ہمارے حوالے کر دی۔

اب ہم یہ خط لے کر واپس اللہ کے رسول ﷺ کی مت میں حاضر ہوئے۔ . یہ خط کھولا ی تو پتا کہ کہ خط حاطب بن ابی بلتعہ ا کی طرف سے مکہ کے چند مشرکوں کے م لکھا ی ہے۔ حضرت حاطب ا مکہ کے مشرکوں کو ج کے ان چند امور کے . رے میں خبر دے رہے تھے جنہیں اللہ کے رسول ﷺ نے راز میں رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے . یہ خط حظہ کیا تو پوچھا: اے حاطب! یہ تو نے کیا کر دی؟''

اس دوران حضرت عمر ا کہنے لگے: اے اللہ کے رسول اس نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیا - کا ارتکاب کیا ہے، مسلمانوں کے ساتھ بھی خیا - کی ہے، یہ منافق ہے، مجھے اجازت دو میں اس کی دن اڑا دوں۔ حضرت حاطب ا عرض کرنے لگے: اے اللہ کے رسول میرے . رے میں ابھی فوراً فیصلہ نہ فرما ، پہلے میری ر ارش سن لیں۔ اللہ کی قسم! ایسا ہر نہیں ہے کہ اللہ کے اس کے رسول ﷺ پ میرا ایمان . قی نہیں رہا۔ حضور! مجھ سے یہ حر - اس لیے سرزد ہوئی کہ میں نے سوچا میں ا ایسا شخص ہو جو قریش سے چمٹا ہوا تو ہے ان کا حلیف بھی ہے قریش کے خا ان سے نہیں، یہ مہا . ین آپ کے ساتھ ہیں۔ ان . کے وہاں رشتہ دار موجود ہیں جو ان کے گھر والوں اور مالوں کا خیال ر تے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مشرکوں کے ذریعے مال و دو - اور ان کے گھر والوں کا دفاع کر رہا ہے۔ میں نے سوچا کہ میرا تو وہاں کوئی بھی نہیں، تو کیوں نہ میں یہ خط لکھ کر ان پ احسان پ ڑھا دوں - کہ احسان کے . لے وہ میرے

رشتہ داروں کو نقصان نہ پہنچا اور ان کا کچھ خیال کریں، یہ ہے وہ وجہ جس کی بنا پ مجھ سے غلطی ہوئی۔ میں نے اپنے دین کو چھوڑ کر ایسا . لکل نہیں کیا اور نہ یہ . ت ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد میں دو . رہ کفر کو پسند کرنے لگ َ ہوں۔''

یہ وضا . . سن کر اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: حقیقت یہ ہے کہ اس نے تمہارے سامنے سچ سچ بیان کر دیا ہے، لہٰذا اس کے . رے میں سوائے خیر کے کوئی کلمہ نہ کہو۔ حضرت عمرا نے پھر کہا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور مسلمانوں سے دغا کیا ہے۔ آپ مجھے اجازت دیں میں اس کی َ دن ماردوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''کیا یہ . روالوں میں سے نہیں ہے؟ اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل . رکی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم جو چاہو کرو، تمہیں . . ضرور ملے گی (یہ فرمایا) میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔''

یہ سن کر حضرت عمرا کی آنکھوں میں آ آ گئے اور عرض کرنے لگے: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی زیادہ جا ہیں۔

اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قرآن . زل فرما کر یہ نصیحت بھی فرمائی:

﴿یَا اَیھَا الذِیْنَ مَنُوْا لَا تَتخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوکُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَةِ وَقَدْ کَفَرُوْا بِمَا جَآءَ کُمْ مِّنَ الْحَقِّ یُخْرِجُوْنَ الرسُوْلَ وَاِیاکُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللہِ رَبِّکُمْ اِنْ کُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِھَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ تُسِرُوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَةِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَا اَخْفَیْتُمْ وَمَا اَعْلَنتُمْ وَمَنْ یفْعَلْهُ مِنْکُمْ فَقَدْ ضَل سَوَآءَ السبِیْلِ○﴾

''مومنو! اَ تم میری راہ میں لڑنے اور میری خوشنودی طلب کرنے کے لئے (مکہ سے) نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دو . . مت بناؤ تم تو ان کو دوستی کے پیغام

بھیجتے ہو اور وہ (دینِ) حق سے جو تمہارے پ س آ ی ہے ' ہیں اور اس . ش سے کہ تم اپنے پ وردگار اللہ تعالیٰ پ ایمان لائے ہو پیغمبر کو اور تم کو جلاوطن کرتے ہیں تم ان کی طرف پوشیدہ پوشیدہ دوستی کے پیغام بھیجتے ہو جو کچھ تم مخفی طور پ اور جو علی الاعلان کرتے ہو وہ مجھے معلوم ہے اور جو کوئی تم میں سے ایسا کرے گا وہ سیدھے رستے سے بھٹک ی ۔''

مدینہ سے مکے کی طرف قافلہ

آ ' کار آپ ﷺ نے دس ۱۰ رمضان المبارک ۸ھ کو مدینہ چھوڑ کر مکے کا رخ فرما ی ۔ . کہ آپ ﷺ کے ساتھ دس ہزار صحابہ کرام تھے۔ اور مدینہ منورہ پ ابورہم غفاری رضی اللہ عنہ کو مقرر فرما ی ۔

منگل ۱۷ رمضان ۸ھ کی صبح رسول اللہ ﷺ مر الظہر ان سے مکہ روانہ ہوئے اور حضرت عباس کو حکم د ی کہ ابوسفیان کو پہاڑ کی وادی کے ' کے پ روک لیا جائے۔ ا ی وقت ابوسفیان بولے اے ابوالفضل عباس صا . تیرے بھتیجے کی . دشاہت تو ب ڑی ہوگئی ہے۔ حضرت عباس نے جواب د ی ہ ت ہے . دشاہت نہیں۔ ادھر سعد بن عبادہ بولے . . ابوسفیان کے پ س سے ' رے۔

((اَلْیَوْمُ یَوْمُ الْمَلْحَمَةِ اَلْیَوْمُ تُسْتَحَلُّ الْحُرْمَةُ))

''آج خو ' ی اور مار دھاڑ کا دن ہے اور آج حرمت حلال کر دی جائے گی ۔''

تو رسول اللہ ﷺ نے فرما ی نہیں بلکہ آج کا دن وہ دن ہے جس میں کعبہ کی تعظیم کی جائے گی اور قریش کو اللہ عزت بخشے گا۔

ﷺ

صفوان اور عکرمہ مکہ چھوڑ کر بھاگ گئے حضرت خالد بن ولید مکہ مہ کی گلیوں سے کوہ صفا پ رسول اللہ ﷺ سے جا ملے۔

ادھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر جون میں مسجد فتح کے قر۔ رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا گاڑا اور آپ ﷺ کے لیے ا قبہ نصب فرما۔ حتی کہ رسول کریم ﷺ تشریف لے آئے۔

اسی کمان سے آپ ﷺ بتوں کو ٹھوکر مارتے جا رہے تھے اور فرما رہے تھے۔

جَاءَ الْحَق وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِن الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾

''حق آ ۔ اور بطل ۔ ، بطل تو جانے والی شے ہے۔''

جَاءَ الْحَق وَ مَا يُبْدِى الْبَاطِلُ وَ مَا يُعِيْدُ﴾

''حق آ ۔ ہے اور بطل کی چلت پھرت ختم ہو گئی۔''

اور آپ کی ٹھوکر سے - چہروں کے بل ۔ تے جا رہے تھے۔ . آپ ﷺ خانہ کعبہ کے ا ر داخل ہوئے تو آپ ﷺ کو تصو یں آ ۔ ان میں حضرت ا. اہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کی تصو یں بھی تھیں۔

ﷺ

آپ ﷺ نے حضرت عثمان بن طلحہ کو بلا کر . - اللہ کی چابی لی۔ آپ کے ساتھ حضرت اسامہ بن زی اور حضرت بلال بن ر ح رضی اللہ عنہما ساتھ تھے۔ . دیوار صرف تین ہاتھ کے فاصلہ پ رہ گئی تو آپ ﷺ نے دو ستون . جا . اور ا دا جا . اور تین ستون پیچھے کیے۔ اور آپ ﷺ نے زادا کی اور . - اللہ کے ا ر چکر لگائے اور اللہ کی تکبیر و توحید کے کلمات فرمائے۔ . ہر تشریف لائے تو قریش مسجد حرام میں صفیں بنا کر کھڑے ہیں اور اس انتظار میں

ہیں کہ آپ ﷺ کیا فرمان جاری کرتے ہیں . . اللہ سے . . کے بعد آپ ﷺ نے چابی دو . رہ عثمان بن طلحہ کو بلوا کران کے حوالے کردی اور فرما یا اسے ہمیشہ ہمیش کیلئے رکھ لو تم سے وہی چابی پ . . گا جو ظالم ہوگا۔ تو اس کے بعد آپ ﷺ نے فرما یا:

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا وہ تنہا ہے اس کا کوئی شر یک نہیں اسی کے لئے . دشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہی ہر چیز پ قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا وہ تنہا ہے اس کا کوئی شر یک نہیں، اس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھا یا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اکیلے ہی تمام جماعتوں کو شکست دی۔''

آپ ﷺ نے فرما یا قتل خطا پ شبہ عمد میں جو کوڑے ڈ ٹ وں سے کیا جائے د . . ہے۔ سو او ٹ جن میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گیں۔ اے قریش کے لوگو آج اللہ نے تم سے جاہلیت کی نخوت اور . پ دادا پ فخر کا خاتمہ کر د یا ہے اور تمام لوگ حضرت آدم سے ہیں اور آدم مٹی سے۔ پھر آپ نے اس آ . . کی تلاوت فرمائی۔

''اے لوگو۔! ہم نے تمہیں ا یک مرد اور ا یک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا . کہ تم ا یک دوسرے کو پہنچا سکو تم میں اللہ کے . . د یک . سے

. عزت وہی ہے جو . سے زیادہ متقی ہے بے شک اللہ جاننے والا اور خبر ر ° والا ہے۔''

عام معافی کا اعلان

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے قریش کے لوگو تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے والا ہوں؟ جواب آپ کریم بھائی ہیں اور کریم بھائی کے صا ادے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا میں آپ لوگوں سے وہ کچھ ہی کہوں گا جو میرے بھائی یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا۔ بھائیوں نے کہا تھا

''اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہم پ فضیلت بخشی ہے اور یقیناً ہم ہی خطا کار تھے۔''

تو یوسف علیہ السلام نے بھائیوں سے فرمایا:

''آج تم پ کوئی سرزنش نہیں۔''

چار مرد اور دو عورتیں تھیں جن کے لیے معافی نہیں تھی۔ مرد عکرمہ بن ابی جھل، عبداللہ بن خطل، مقیس بن صبابہ، عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔ ابن خطل نے کعبہ کے غلاف کو پکڑ رکھا تھا وہ اسی حال میں قتل کردیا، مقیس کو . زار میں واصل جھنم کردیا، عکرمہ اور عبداللہ بن سعد روپوش ہو گئے کسی طر رسول اللہ ﷺ سے امن کا پ وانہ حاصل کرلیا اور مسلمان ہوکر سامنے آ گئے آپ نے انہیں معاف کردیا۔ اور دو عورتیں سارہ اور فرتنی تھیں۔

ہمارے معمولی معمولی اختلافات سال ہا سال چلتے رہتے ہیں جن کی کوئی حیثیت بھی نہیں ہوتی ہم اپنے بھائیوں کو معاف کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔

سید· ابو ہر یۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

''سوموار اور جمعرات کو . ۔ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور مشرک کے علاوہ . کو معاف کر دیا جا ۔ ہے جس دو مسلمانوں کے درمیان بغض اور · راضگی ہوتی ہے ان کے معاملہ کو معلق چھوڑ دیا جا ۔ ہے حتی کہ وہ صلح کر لیں''

چابی. دار

ادھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن طلحہ کو بلا کر فرما یا یہ . ۔ اللہ کی چابی ہے تم اسے لے لو چو آج کا دن نیکی اور وفاداری کا دن ہے . . ز کا وقت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرما یا کہ کعبے کے چھت پ پ ڑھ کر اذان کہیں . کہ ابوسفیان بن حرب حارث بن ہشام اور عتاب بن اسید کعبۃ اللہ کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے۔

ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر ز

اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ ادھر ہی غسل فرما یا اور ان کے گھر میں آٹھ رکعات ز پڑھی چو چا ۔ ت کا وقت تھا کسی نے فتح کی ز قرار دیا اور کسی نے چا ۔ ت سمجھا۔

اسلام کے نو مجرم

فتح مکہ کے دن آپ ﷺ نے اکا. ین مجرمین میں نو کا خون رائیگاں قرار دی، حکم کر دیا کہ یہ لوگ کعبۃ اللہ کے پ دے کے نیچے بھی پ ئے جا تو انہیں قتل کر دی جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابن ابی سرح کی جان بخشی کی سفارش کر دی۔ جو قبول فرمائی گئی اور ان کا اسلام بھی قبول فرما ی ا چہ آپ ﷺ نے کچھ وقت دی کہ شا ی کوئی مسلمان اسے مار ڈالے کیوں کہ وہ اس سے قبل بھی ا ی . رمر ہو چکا تھا۔ اس کے بعد کا کردار ان کے حسن اسلام کا آئینہ دار ہے۔

عکرمہ بن ابی جہل بھاگ کر یمن چلے گئے۔ اس کی بیوی نے در . ر ت سے اس کے لیے امان طلب کی۔ آپ ﷺ نے عکرمہ کو امان دے دی، ان نو لوگوں میں سے ا ی سارہ . می لو ٹ ی بھی تھی جو اولاد عبدالمطلب میں سے کسی کی لو ٹ ی تھی۔ اور یہ حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا خط لے کر مکے گئی تھی۔

صفوان بن امیہ قریش کا لیڈر تھا آپ ﷺ نے اس کا خون رائیگاں نہیں کیا اس کو سخت جان کا خطرہ تھا . ہ سے یمن جانے کی تیاریوں میں تھا کہ عمیر بن وہب جمحی رضی اللہ عنہ نے رسول پ ک ﷺ کی . مت میں حاضر ہو کر اس کی امان طلب کر لی۔ اور آپ ﷺ نے امان دیتے ہوئے وہ پگڑی بھی دے دی جو آپ ﷺ نے مکہ مہ میں داخل ہوتے وقت سر پ . ھی ہوئی تھی۔ فضالہ بن عمیر وہ . ی ا ن تھا جو آپ کو قتل کرنے کی سے اسی وقت آ ی تھا. . آپ ﷺ . ی اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ . . قر ی . آ ی تو آپ نے بتا دی کہ اس کے دل میں کیا ہے اس پ وہ مسلمان ہو ی ۔

خطبہ فتح مکہ

فتح مکہ کے دوسرے دن آپ ﷺ نے ا اور بلیغ خطبہ ارشاد فرما یا اللہ کی حمد وثنا اور تمجید وتکبیر کے بعد فرما یا۔

''اے لوگو اللہ نے جس دن آسمان کو پیدا کیا تھا اسی دن سے مکہ کو حرام حرمت والا شہر قرار دی تھا۔ اسی لیے وہ اللہ کی حرمت کی وجہ سے قیامت - کے لیے حرام ہے۔ کوئی شخص بھی جو اللہ اور یوم آ ٔ ت پ ایمان ر - ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ اس میں خون بہائے یا اس کا در ٔ - کاٹے۔ اَ کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے قتال کی وجہ سے اجازت ی رخصت اختیار کرے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو اجازت دی تھی لیکن تمہیں اجازت نہیں دی اور میرے لیے بھی اسے صرف دن کی ا ساعت - میں حلال کیا َ ی تھا۔ اور پھر آج اس کی حرمت اسی طرح پلٹ آئی ہے جس طرح کل اس کی حرمت تھی اور اب ضروری ہے کہ جو حاضر ہے غائ . کو یہ تمام . تیں پہنچا دے۔''

دوسری روا ی - میں تفصیل اس طرح ہے کہ اس کا کا نہ کاٹ جائے، شکار بھگا ی نہ جائے اور اس میں َ ی پڑی چیز نہ اٹھائی جائے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی درخوا - پ اذ ٔ (معروف گھاس ہے) کاٹنے کی اجازت سے دے دی گئی۔ بنو ٔ اعہ نے اس روز بنولیث کا ا آدمی قتل کر دی تھا۔ جس کی آپ نے دی - دینے کا وعدہ فرما یا اور آئندہ قتل وغارت سے - کید اً روک دی َ ی۔

فتح مکہ کے موقع پ آپ ﷺ نے ا رمدینہ سے فرما یا:

''اللہ کی پناہ اب زٔ گی اور موت تمہارے ساتھ ہے۔''

جؤ یشہ فتح مکہ کی تکمیل پ پیدا ہو سکتا تھا۔ اس کا دروازہ بھی بند کر دی َ ی۔

لوگوں سے بیعت

رسول پ ک ﷺ مردوں سے بیعت لے رہے تھے اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی طرف سے عورتوں سے بیعت لے رہے تھے۔

''کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کریں گی چوری اور ز· نہیں کریں گی اپنی اولاد کو رزق کے ڈر سے قتل نہیں کریں گی اور کسی قسم کا بہتان نہیں . ھیں گی اور اے رسول آپ کی کسی طرح کی · فرمانی نہیں کریں گی۔تو پھر ان سے بیعت بھی کرلو اور ان کے لیے اللہ سے بخشش ومغفرت کی درخوا - بھی کرو۔''

مکہ مہ میں آپ ﷺ کا قیام

مکہ مہ میں رسول کریم ﷺ نے ا دن قیام فرما۔ آپ ﷺ نے شعا٬ اسلام کی تجد۔ فرمائی۔منادی کرادی گئی کہ اللہ اور آ ٬ ت پ ایمان ر · والا کوئی شخص اپنے گھر میں . - نہ رکھے۔

عزیٰ،سواع اور منات کا قلع قمع

قریش اور بنو کنانہ عزی کے پجاری تھے جو نخلہ میں تھا اس کا نگہبان اور متولی قبیلہ بنو شیبان تھا جو قبیلہ سلیم کی شاخ تھا اور بنو ہاشم کے ساتھ ان کا بھائی چارہ تھا۔اس . - کے توڑنے کے لیے رسول اللہ a نے فتح مکہ کے بعد حضرت خالد بن ولید h کو بھیجا تھا جنہوں نے اسے ٹکڑے ٹکڑے کرد۔ اور کہتے جاتے تھے:

''اے عزیٰ میں تیرا ' ہوں تیری پ کی بیان کرنے والا نہیں ہوں' میرا ایمان ہے کہ تیری عزت کو اللہ نے خاک میں د ی۔''

یہ ببول کے تین درختوں پ تھا جو در ' ۔ کاٹ ڈالے اور قبہ ڈھا د ی اور واپس آ کر حضور a کو اطلاع دی۔ آپ a نے فرما یا تم نے کچھ نہیں کیا لوٹ کر پھر دو . رہ جاؤ۔ حضرت خالد h کے دو . رہ تشریف لے جانے پ وہاں کے محافظ اور ' ام نے . ٹ ے . ٹ ے وفر ی . کیے اور خوب غل مچا مچا کر کے ے لگائے۔ حضرت خالد h نے جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ ا ی ننگی عورت ہے جس کے . ل بکھرے ہوئے ہیں اور اپنے سر پ مٹی ڈال رہی ہے۔ آپ نے تلوار کے ا ی ہی وار میں اس کا کام تمام کیا اور واپس آ کر حضور a کو خبر دی۔ آپ a نے فرما یا عزی یہی تھا۔

اس کے بعد حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو اسی مہینہ میں سواع ' می . ۔ توڑنے کے لیے بھیجا ی جو مکہ مہ سے تین میل کے فاصلہ پ مقام ر . ط میں بنو ہذیل کا . ۔ تھا۔ اور اسی مہینہ میں حضرت سعد بن ز ی اشہلی رضی اللہ عنہ کو بیس سوار دے کر مناۃ . ۔ کی طرف بھیجا ی یہ قُدَید کے پ س مشلل میں اوس ' رج اور غسان وغیرہ کا . ۔ تھا۔

عام لوگوں کا قبول اسلام:

''پس وہ لوگ کہنے لگے کہ اپنے تعصب اور اپنی قوم پ ستی کو چھوڑ دو، تم جو نبی غلبہ پ چکا ہے وہ سچا ہے پس لوگوں نے فتح مکہ کے موقعہ پ اسلام لانے میں جلدی کر· شروع کر دی''

اور قرآن میں ہے.

۵.....فتح ا·لس

۹۱ھ ماہ رمضان میں ہسپا سے ا عیسائی اپنی لڑکی کی عفت وعصمت کی حفاظت کے لیے پکارتی ہے تو طارق بن ز د. رہ ہزار مجاہدین پ مشتمل لشکر لے کر اس کی دادرسی کے لیے جبرالٹر پہنچ جا ہے۔ جاتے ہی آ گ لگا پ اپنی تمام کشتیوں کو جلا دیتا ہے۔ ساتھیوں نے سمجھانے کی کوشش کی۔ تو طارق نے کہا:

ہر ملک ملک ما - کہ ملک · ائے ما -

''ساری زمین ہماری ہے اس لیے کہ ساری زمین اور ملک ہمارے اللہ کے ہیں''

یہ کہہ کر واپسی کے امکان کو مسترد کر د ۔

مسلمانوں کے لشکر. ار کی اطلاع پ کر شاہ ا·لس راڈرک ا لاکھ بہادروں کا لشکر لے کر مقابلے میں ا ا۔ طارق بن ز د e کو پتہ ۔ تو اپنے مجاہدوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

''اما بعد! لوگو میدان . سے اب کوئی مفر نہیں۔ آ گے دشمن ہے پیچھے سمندر۔ اللہ کی قسم صرف پ مردی اور استقلال ہی میں ت ہے اَ یہ دونوں . تیں موجود ہیں۔ تو قلت تعداد تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ خبردار ذ - پ راضی نہ ہو· اور اپنے آپ دشمن کے حوالے نہ کر· ۔ جہاد کی. - سے د میں تمہارے لیے جو عزت وشرف اور آ ت میں شہادت کا جو ثواب لکھا ہے اس کی طرف .ٹھو۔ اَ تم ذ - پ راضی ہو گئے

تو . ڑے گھاٹے میں رہو گے۔ دوسرے مسلمان تمہیں قیامت . . ے الفاظ سے ی د کریں گے۔''

پھر دونوں فوجوں میں گھمسان کا معرکہ ہوا۔ طارق بن زیدہ کے مجاہدوں نے ہسپانوی عیسائیوں کے چھکے چھڑا دیئے۔ ا ی عیسائی بیٹی کی ٠ موس کی حفاظت کرتے ہوئے انہوں نے ا٠لس اور فرانس کو فتح کر لیا اور روم کے . سے . ڑے . ٠ یہ سسلی پ بھی اسلام کے جھنڈے لہرا دیئے۔ طارق بن زی دe . ھر کا رخ کرتے فتح و کامرانی ان کے قدم چومتی رہی۔

٦.....٠ زلاقہ (ا٠لس)

یہ فیصلہ کن ٠ سپین میں ١٣ رمضان ٤٧٩ھ / ٢٣ اکتو . ١٠٨٦ء کو میدانِ زلاقہ (Sacralias) میں لڑی گئی ۔ شمالی سپین کی عیسائی ری ۔ قشتلہ (Castella) کا عیسائی حکمران الفا ششم ا٠لس کی اموی خلافت کے خاتمے (١٠٣٦ء) پ وجود میں آنے والی مسلم ری ستوں پ یکے بعد دے حملے کر رہا تھا۔ چنانچہ اشبیلیہ کے حکمران معتمد بن عباد نے مراکش کے امیر مرابطین یوسف بن۔ شفین کو مدد کے لیے بلا یا تھا۔ یوسف بن۔ شفین اپنا لشکر لے کر ا٠لس پہنچ ی ۔ اس نے الفا سو کو خط لکھا: ''اسلام قبول کر لو . ٠ یہ دو ورنہ ٠ کے لیے تیار ہو جاؤ۔

الفا نے مغرورانہ جواب دی ۔ اس کے ہمراہ ٦٠ ہزار جنگجو تھے جبکہ یوسف کے لشکر کی کل ی ٢٠ ہزار تھی۔ یوسف بن۔ شفین نے بھی محمد بن قاسم کی طرح الفا کے خط پ اپنے ہاتھوں سے لکھا ''جو کچھ پیش آنے والا ہے وہ تم خود دیکھ لو گے۔'' لڑائی سے ا ی روز پہلے الفا نے کہلا بھیجا: ''جمعہ تمہارا مبارک دن ہے اور اتوار ہمارا، لہذا لڑائی پیر کو ہو گی۔''

امیر یوسف نے یہ مان لیا۔ادھر مکار الفا نے جمعے ہی کو حملہ کر دیا۔اسلامی لشکر میں . سے آگے ا لسی اُمراء کی فوجیں تھیں اور پہاڑیوں پ مرابطین کی۔ بیشتر ا لسی میدان چھوڑ گئے ۔ ہم اشبیلیہ کے دستے ڈٹے رہے۔ بہادر امیر معتمد اپنے زخم پونچھے۔تین گھوڑے اس کی رانوں تلے مر چکے تھے۔زرہ بکتر کے ٹکڑے اڑ گئے تھے۔عیسائیوں کی لاشوں کا ڈھیر اس کی تلوار سے جہنم رسید ہوا سامنے پڑا ہوا تھا۔دشمن نے بھا ٓ شروع کیا۔ یوسف بن تشقین نے الفا کے کیمپ پ حملہ کر کے اس کا حفاظتی دستہ گا . مولی کی طرح کاٹ پھینکا۔ یہ دیکھ کر مفرور ا لسی پلٹ آئے۔ یوسف نے حبشیوں کا محفوظ دستہ آگے بڑھایا۔اب فرانسیسی ٹ اور ہسپانوی امراء اور پ دری . موت کے منہ میں تھے۔

۲۰ ہزار عیسائی ختم ہو چکے تھے۔رات کے ا ٓھیرے میں بھی لڑائی جاری تھی۔ ا ی حبشی نے بڑھ کر الفا کی ران میں نیزہ گاڑ دیا۔وہ جان ہو کر پانچ سو سواروں کے ساتھ نکل بھاگا۔اس فتح عظیم کے دوسرے دن اطلاع ملی کہ مراکش شہر میں یوسف کا بیمار بیٹ فوت ہو ی ہے، چنانچہ وہ تین ہزار فوج اشبیلیہ کی حفاظت کے لیے چھوڑ کر افر آ ی۔

۶.....فتح اسکندریہ (مصر)

دریائے نیل کے کنارے واقع قلعہ . بلیون کی فتح کے بعد شاہِ مصر موقس نے سید . عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو صلح کی پیش ش کی تھی اور پھر ان شرائط پ صلح ہو گئی تھی: ''یہ رہ ماہ کے ا ر رومیوں (یو . نیوں) کو اسکندریہ سے جلا وطن کر دیا جائے گا، رومیوں کو . یہ ادا کر . ہو گا (بچوں اور بوڑھوں پ کوئی . یہ نہ ہو گا) جبکہ مصری . شندوں (قبطیوں) کو امان حاصل ہو گی۔

اس معاہدے کا مقوقس نے اپنے دارالحکومت اسکندریہ میں اعلان نہیں کیا تھا۔سید . عمرو رضی اللہ عنہ نے ۱۹ رمضان ۲۱ھ / ۱۸ اگست ۶۴۲ء کو اسکندریہ کا آن محاصرہ کیا تو رومی منجنیقوں نے

مسلمانوں پ ری شروع کر دی ۔ چنانچہ اسلامی فوج ان کی زد سے پیچھے ہٹ آئی ۔ سید· عمر وؓ نے اسکندر یہ کے . لمقابل ا ۔ فوجی دستہ تعینات کیا اور . ق فوج کے ساتھ کر یون اور د؟منہور پ دھاوا بھول د ۔ پھر ذی قعدہ ۲۱۰ھ / اکتو . ۶۴۲ئمیں ا ۔ روز اچا · رومیوں نے دیکھا کہ مسلمان اسکندر یہ میں داخل ہور ہے ہیں ۔ یہ مقوقس کے صلح · مہ کے مطابق تھا ۔ اس نے اپنی قوم کو سمجھا ۔ یہ کہ . ؔ جاری رکھنا ان کے مفاد میں نہیں ۔ یوں اسکندر یہ فتح ہو ؔ ۔

۷..... . ؔ راوڑ (سندھ)

یہ . ؔ ۱۰ رمضان ۹۳ھ / ۷۱۲ء کو محمد بن قاسم ثقفی کی قیادت میں راوڑ کے مقام پ لڑی گئی ۔ محمد بن قاسم گور· عراق حجاج بن یوسف کے چچا زاد قاسم بن محمد بن حکم بن ابی عقیل کے ٹ تھے ۔ حجاج نے دیبل (سندھ) کے بحری ڈاکوؤں کے ہاتھوں ٹ · والے مسلمانوں کی دادرسی کے لیے محمد بن قاسم کو چھ سات ہزار مجاہدین کے ہمراہ سندھ بھیجا تھا ۔ دیبل کی فتح کے بعد انہوں نے مہران (دریئے سندھ) پ ر کر کے راوڑ کے مقام پ ظالم ہندو راجہ داہر کے کثیر لشکر کا مقابلہ کیا ۔

راجہ داہر نے محمد بن قاسم کو خط لکھا کہ ''تمہاری موت تمہیں گھیر کر یہاں لائی ہے'' محمد بن قاسم نے اسی خط کی پشت پ لکھ بھیجا ''جو ہونے والا ہے وہ تو اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا ۔''

دریئے سندھ کے . کنارے خو ؔ . ؔ ہوئی ۔ داہر اپنے ہاتھی پ سوار تھا ۔ گھمسان کا رن پ ڑا تو وہ ہاتھی سے ا ؔ کر پیدل کمان کرنے لگا ۔ اس اثناء میں ا ۔ مجاہد نے اسے قتل کر د ۔ تو داہری فوج نے شکست کھائی اور تتر بتر ہو گئی ۔ محمد بن قاسم نے پیش قدمی کر کے بہرور ، ہمن آ . د اور سندھ کا پ یہ تخت الرور (اروڑ ، موجودہ روہڑی کے ·د ۔) فتح کر لیے ۔ پھر پنجاب میں داخل ہو کر اُچ اور ملتان پ فتح حاصل کی ۔ ملتان والوں نے شد ۔ مزاحمت کی اور خو ؔ . ؔ کے بعد ہتھیار ڈال دیے ۔ ملتان ۷۱۳ء میں فتح ہوا ۔

۸.....قیام پ کستان

۲۷ رمضان ۱۳۶۶ھ بق ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو بے شمار قربانیوں کے بعد پاکستان معرض وجود میں آیا۔

رمضان اور قرآن

ارشادر . نی ہے:

''(روزوں کا مہینہ) رمضان کا مہینہ (ہے) جس میں قرآن (اوّل اوّل) ۔ زل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور (جس میں) ہدا ۔ ۔ کی کھلی ں ہیں اور (جو حق و . طل کو) الگ الگ کرنے والا ہے۔''

تمہیدی کلمات:

رمضان اور قرآن کا رشتہ اس اعتبار سے . ٹ امضبوط ہے کہ اس میں قرآن مجید کا ۔ ول ہوا اور صرف قرآن ہی نہیں بلکہ تمام آسمانی کتب بھی اسی ماہ رمضان میں ۔ زل ہو ۔ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔:

''صحف ا . اہیم ماہ رمضان کی پہلی رات میں ۔ زل کیے گئے، تورات اس وقت ۔ زل کی گئی . . رمضان کے چھا ۔ م ۔ رچکے تھے، انجیل ت . ۔ زل کی گئی . . رمضان کے تیرہ ا ۔ م ۔ رچکے تھے زبور اس وقت ۔ زل کی گئی . . رمضان کے اٹھارہ ا ۔ م ۔ رچکے تھے اور قرآن اس وقت ۔ زل کیا ۔ ۔ . . رمضان کے چوبیس ا ۔ م ۔ رچکے تھے۔''

۔ قدر اور قرآن

اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان میں مسلمانوں کوا ایسی رات بھی تحفے میں کی ہے جسے لیلۃ القدر کہا جا ہے۔ مکمل قرآن اسی رات لوح محفوظ کے ا ر. زل ہوا تھا اور پھر ضرورت کے مطابق جناب محمد ﷺ پ جبرا امین لے کر آتے رہے۔

ارشاد . ری تعالیٰ ہے کہ:

''ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں . زل کیا' اور تمہیں کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے؟' شبِ قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے' اس میں رُوح الامین اور فرشتے ہر کام کے (انتظام کے) لئے اپنے پ وردگار کے حکم سے ا تے ہیں' یہ (رات) ع صبح - (امان اور) سلامتی ہے۔''

آپ ﷺ کا رمضان میں قرآن کا دور

آپ ﷺ قرآن کی تلاوت فرماتے

آپ ﷺ تہجد فرض تھی آپ ﷺ بسا اوقات ساری ساری رات ز پڑھتے اور اس میں قرآن کی تلاوت کرتے اور بسا اوقات ا ایک رکعت میں لمبی لمبی تین تین سورتیں پڑھ جاتے جیسا کہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''ا ایک مرتبہ میں رات کے وقت اپنی خالہ (حضرت) میمونہ رضی اللہ عنہا کے پ س سو رہا تھا' آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور چار رکعت ز پڑھ کر استرا - فرما ہوئے' پھر کچھ رات . قی تھی کہ بیدار ہوئے اور مشکیزہ کے پ نی سے وضو کر

کے ز پڑھنے لگے میں بھی اُٹھ کر . طرف کھڑا ہو َ ۔ آپ ﷺ نے میرا سر پکڑ کر مجھے داہنی طرف کر لیا' اور آپ ﷺ نے پہلی رکعت میں سورت بقرہ پھر سورت ءاور پھر سور آل عمران پڑھی ابن مسعود کہتے ہیں میرا دل چاہا میں ز چھوڑ دوں پھر میں آپ کے ساتھ پڑھتا رہا حتی کہ آپ ﷺ نے ز مکمل کی ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ آ ۔ ۔ تلاوت فرمائی جس میں حضرت ا . اہیم علیہ السلام کا یہ قول ہے ۔

''اے میرے پ وردگار! ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا پس جو شخص میرے پیچھے وہ میرا (فرمانبردار) ہے اور جس نے میری ٠ فرمانی کی (اس کیلئے) تو بخشنے والا مہر .ن ہے ۔

اور پھر وہ آ ۔ ۔ تلاوت فرمائی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہے ۔

''ا َ تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور ا َ تو انہیں معاف فرما دے تو بے شک تو غا . حکمت والا ہے''

آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ (اللہ تعالیٰ کی . رگاہ میں) پھیلا دیئے اور عرض کیا:

''میری امت میری امت تو (زار و قطار) رونے لگے''

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرما یا:

''اے جبریل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پ س جاؤ اور پوچھو کہ آپ کیوں رور ہے ہیں اور اے جبرا علیہ السلام تیرا رب تو جا ہے (کہ محمد کیوں رور ہے ہیں)''

چنانچہ جبرا علیہ السلام حاضر ہوئے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے در یفت کیا (آپ کیوں روتے ہیں؟) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے کی وجہ بتائی اور جبرا علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو جا کر بتا یا، حالا اللہ تو خوب جاننے والا ہے۔- . اللہ تعالی نے ارشاد فرما یا:

''اے جبرا علیہ السلام! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پ س جا ؤ اور بتا کہ ہم تمہاری امت کے معاملے میں تمہیں خوش کر دیں گے اور ناراض نہیں کریں گے''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن دوسروں سے ·· پسند بھی کرتے تھے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

مجھے قرآن پ ڑھ کر سناؤ، میں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ کو قرآن پ ڑھ کر سناؤں، جبکہ قرآن آپ پ ا ا ہے۔؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا: ''میں اپنے علاوہ دوسروں سے ·· پسند کرتا ہوں'' چنانچہ میں نے آپ کے سامنے سورۃ النساء پ ڑھی یہاں تک کہ . . میں اس آ یت پ پہنچا۔

''بھلا اُس دن کیا حال ہوگا . . ہم ہر اُمت میں سے احوال بتانے والے کو بلا

گے اور تمہیں اُن لوگوں کا (حال بتانے کو) گواہ طلب کریں گے۔''

تو آپ ﷺ نے فرما یا:

''رک جاؤ.....رک جاؤ''

میں آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ آپ ﷺ کی آنکھیں آ بہا رہی ہیں اور آپ ﷺ زاروقطار رو رہے ہیں۔

تلاوت قرآن مجید اس قدر خوبصورت آواز میں پڑھتے تھے کہ آواز دِل میں ا جاتی تھی۔ کیو آپ رضی اللہ عنہ لحن داوٗدی دیئے گئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے آپ کا قرآن سنا تو فرما یا:

''ابوموسیٰ کو آلِ داوٗد کا سوز و آواز ء کیے گئے ہیں''۔

یعنی داوٗد علیہ السلام جیسی خوبصورت اور سر آواز ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو دی گئی ہے جس کے ساتھ پہاڑ اور پ ے بھی تسبیح کیا کرتے تھے۔

۔ ثیر قرآن

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

''اللہ تعالی نے نہا۔ - اچھی . تیں · زل فرمائی ہیں (یعنی) کتاب (جس کی آیتیں) . ہم ملتی جلتی (ہیں) اور . ر . ر پڑھی جاتی (ہیں) جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے . ن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، پھر ان کے . ن اور دل · م (ہو کر) اللہ تعالی کے ذکر کی طرف (متوجہ) ہو جاتے ہیں ،یہی اللہ تعالی کی ہدا۔ - ہے' اس کے ذریعے جسے چاہتا ہے ہدا۔ - دیتا ہے اور جسے اللہ تعالی گمراہ کر دے اسے کوئی ہدا۔ - دینے والا نہیں۔''

نبی کریم ﷺ نے عمر بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کوا۔ خط دے کر شی (. دشاہ حبشہ) کے پ س بھیجا اور شی نے خط پ ڑھ کر جعفر بن ابی طا . رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ موجود مہا. ین کو بلا بھیجا اور اپنے علماء اور زاہدوں کو بلا لیا۔ جعفر رضی اللہ عنہ نے سورۃ مریم کی تلاوت کی تو شی اور اس کے تمام ساتھی قرآن پ ایمان لے آئے۔ اور ان کی آنکھوں سے آ جاری ہو گئے انہی لوگوں کی حا - اور ایمانی کیفیت بیان کرنے کیلئے آپ کی مدنی ز · گی میں یہ آ یت · زل ہو -

''اور . وہ لوگ رسول اللہ (ﷺ) پ · زل شدہ قرآن ·ت ہیں تو آپ دیکھتے ہیں کہ حق کے عرفان کی وجہ سے ان کی آنکھوں سے آ جاری ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے حق . ت پہچان لی اور وہ (اللہ کی جناب میں) عرض کرتے ہیں کہ اے رب! ہم ایمان لے آئے تو ہمیں ماننے والوں میں لکھ لے، اور ہمیں کیا ہوا ہے کہ اللہ

پ اورحق . ت پ جو ہمارے پ س آئی ہے ایمان نہ لا اور ہم اُمیدر ت ہیں کہ اللہ ہمیں نیک بندوں کیساتھ (. ' . . میں) داخل کرے گا''

/

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کے وظیفہ میں . کسی آ . . کی تلاوت کرتے تھے تو روتے تھے حتی کہ روتے روتے جاتے تھے اور گھر میں مریض ہو جاتے حتی کہ لوگ آپ کی عیادت کو جاتے۔

- /

ا دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ا شخص کو رات میں تہجد کے وقت سورۃ طور کی تلاوت کرتے سنا، . . وہ شخص ان آیت پ پہنچا:

''بے شک کہ تمہارے پ ودگار کا عذاب واقع ہو کر رہے گا، (اور) اس کو کوئی روک نہیں سکے گا، جس دن آسمان لرزنے لگے پ پ کر، اور پہاڑ اڑنے لگیں اُون ہو کر، اس دن جھٹلانے والوں کے لئے ابی ہے، جو خوضِ (. طل) میں پ ے کھیل رہے ہیں، جس دن ان کو آتشِ جہنم کی طرف دھکیل دھکیل کر لے جا گے، یہی وہ جہنم ہے جس کو تم جھوٹ سمجھتے تھے، تو کیا یہ جادو ہے تم کو ہی نہیں آ ؟، اس میں داخل ہو جاؤ اور صبر کرو نہ کرو تمہارے لئے یکساں ہے جو کام تم کیا کرتے تھے (یہ) انہی کا تم

کو. لامل رہا ہے''

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرما یا: رب کعبہ کی قسم! واقعی سچ ہے آپ اپنے گھر لوٹ آئے اور ا یہ مہینہ ۔ بیمار ہوئے اور لوگ آپ کی عیادت کرتے رہے لیکن یہ کسی کو علم نہ تھا کہ آپ کو کیا مرض لاحق ہے۔

حضرت قیس بن ابی حازم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن روا رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کی گود میں سر رکھے ہوئے تھے کہ اچا ٠ رونے لگے، ان کے ساتھ ا بیوی بھی رونے لگی، حضرت عبداللہ بن روا رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کیوں روتی ہو..؟ بیوی نے عرض کی آپ کو روتے دیکھا تو میں بھی رونے لگی۔

حضرت عبداللہ بن روا رضی اللہ عنہ نے فرما یا: مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان وعدہ یدآ ۔

''اور تم میں سے ہر کسی نے جہنم کے او پ سے ٠ ر ہے یہ تیرے رب کا حتمی فیصلہ ہے ، پھر ہم پ ہیز گاروں کو ت دیں گے اور ظالموں کو اس میں ٹ ں کے بل پ ا ہوا چھوڑ دیں گے''

اور مجھے معلوم نہیں کہ (پل صراط سے ٠ رتے ہوئے) ہم بچیں گے یا نہیں...؟

/ /

/

حضرت ٠ فع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ . بھی سورۃ البقرۃ کی ان آیت کی تلاوت کرتے:

''اور تمہارے دل میں جو کچھ ہے اسے ظاہر کرو۔ چھپاؤ، اللہ اس پ تمہارا محاسبہ کرے گا۔ پھر جسے چاہے گا معاف کر دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ ہر چیز پ قادر ہے۔''

تو رو دیتے اور فرماتے کہ یہ آیت تلاوت محاسبہ پ دلا - کرتی ہیں۔

/

حضرت سمیر ر حی رحمہ اللہ اپنے . پ سے کرتے ہیں کہ:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ٹھنڈا پ پیا۔ تو رونے لگے اور بہت روئے، ان سے در یفت کیا َ - آپ کیوں اتنا روئے ہیں؟ تو آپ نے فرما یا: مجھے قرآن مجید کی یہ آ - - یاد آ گئی۔

''اور ان کے درمیان اور ان کی خواہش کے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دی جائے گی''

اور مجھے معلوم ہے کہ اس وقت جہنمی کچھ نہیں چاہیں گے، بس انہیں ا یہ چیز کی چاہت ہو گئی کہ پ نی مل جائے، کیو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

''اور اہل جہنم اہل . - - کو پکاریں گے کہ ہمیں کچھ پ نی دے دو۔ یہ تمہیں اللہ نے جو روزی دی اس میں سے کچھ دے دو''

تو جواب د یا جائے گا۔

''وہ کہیں بے شک اللہ تعالیٰ نے . شکروں (کافروں) پ ان کو حرام کر دیا ہے''

/

/ /

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

. . سورۃ . زل ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
تشریف فرما تھے، . . یہ سورۃ سنی تو رو پڑے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
تمہیں کس چیز نے رلایا..؟ انہوں نے عرض کیا: ''کہ مجھے اس سورۃ نے رلایا''

/ /

حضرت عبد بن شداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ز کے دوران قرآن پڑھتے وقت عمر رضی اللہ عنہ کی آہوں کی آواز میں نے ز کی آ ی صف میں کھڑے سنی (سورۃ یوسف کی یہ آ. . ر. رتلاوت کرتے اور رو رہے تھے)

''انہوں (یعقوب علیہ السلام) نے کہا میں تو اپنی پریشانیوں اور رنج کی فریاد اللہ ہی سے کر رہا ہوں۔ مجھے اللہ کی طرف سے وہ. تیں معلوم ہیں جن سے تم سراسر بے خبر''

/

/

تعارف قرآن

قرآن مجید کے . م

قرآن مجید کے کئی ا. . م ہیں جن میں سے چند ا. یہ ہیں۔

قرآن:

''بہت . ی شان والے قرآن کی قسم ہے''

فرقان:

''بہت . . ۔ ہے وہ اللہ تعالیٰ جس نے اپنے بندے پ فرقان ا۔ را''

[الفرقان ۲۵ /۱]

قرآن کریم:

''بلاشبہ یہ قرآن کریم (بہت .ڑی عزت والا) ہے''

[الواقعہ ۵٦/۷۷]

نور:

''اور ہم نے تمہاری جا۔ . واضح اور صاف نورا۔ ردی ہے ''

[النساء ٤/١٧٤]

شفاء:

''یہ قرآن جو ہم۔ زل کر رہے ہیں (مومنوں کے لیے) تو سراسر شفا ہے''

[اسراء ۱۷/ ۸۲]

حکیم:

'' یہ کتاب حکیم کی آیت ہیں''

[یو نس ۱۰/۱]

ذکرِ مبارک:

''اور یہ ذکر مبارک ہم نے۔ زل فرمایی ہے ''

[انبیاء ۲۱/ ۵۰]

. ھان:

''(اے لوگو) تمہارے پ س تمہارے ربّ کی طرف سے . ھان آ پہنچی''

[النسآء ٤/ ١٧٤]

علامہ سیوطی نے قرآن مجید کے ۵۵ صفاتی اور دو ذاتی ۰م ذکر کئے ہیں۔

قرآن مجید منزل من اللہ ہے

''تمھارے پ س اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور (قرآن) آچکا ہے ''

[المائدہ ۵/ ۱۵]

اسے جبریل لے کر آئے ہیں

''(اے نبی ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ جو جبریل کا دشمن ہو جس نے آپ کے دل پ پیغام .ری تعالیٰ ا- را ہے (یعنی قرآن) جو پیغام ان کے پ س کتاب کی تصدیق کرنے والا اور مومنوں کو ہدا.- اور خو ی دینے والا ہے''

[البقرة ۲/۹۷]

قرآن محمد پ ۰ زل ہوا ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو محمدِ کریم ﷺ کے قلب اطہر پ ۰ زل فرما ہے۔

''(جو) محمد (ﷺ) پ ۰ زل فرما ے'' [محمد ۲/٤٧]

قرآن کی ز .ن عربی ہے

''صاف عربی ز .ن میں ہے '' [الشعراء ۲٦/ ۱۹۵]

''یہ قرآن تو صاف عربی ز . ن میں ہے''

[النحل ١٠٣/١٦]

عربی ز . ن میں . ز ل ہونے کا . .

''یقیناً ہم نے اس قرآن کو عربی ز . ن میں . ز ل فرما یہ ہے . کہ تم سمجھ سکو''

[یوسف ٢/١٢]

''اور اَ ہم اسے عجمی ز . ن کا قرآن بناتے تو (کافر) کہتے کہ اس کی آیتیں صاف صاف بیان کیوں نہیں کی گئیں؟ یہ کیا کہ عجمی کتاب اور آپ ﷺ) عربی رسول؟ ''

[حم سجدہ٤١/٤٤]

. سے پہلی اور آ ٓ ی . ز ل ہونے والی آ یـ .

. سے پہلے قرآن کا وہ حصہ جیسے رسول اکرم ﷺ کے قلب اطہر پ . ز ل کیا َ ـ

''پ ڑھ اپنے رب کے . م سے جس نے پیدا کیا، جس نے ا ن کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا، تو پ ڑھتا رہ تیرا رب . ڑے کرم والا ہے، جس نے قلم کے ذریعے (علم) سکھا یـ، جس نے ا ن کو وہ سکھا یـ جسے وہ نہیں جا تھا ''

[العلق ١/٩٦ـ٥]

. سے آ ٔ میں۔

''آج میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا ا م پورا کر دیا اور تمہارے لیے اسلام دین ہونے پر رضامند ہو َ یا '' [المآئدہ ۵/۳]

نوٹ: بعض نے اس کے آ ٔ ی ہونے میں اختلاف بھی کیا ہے۔

قرآن اللہ کی کتاب ہے

قرآن کو اللہ نے ٔ زل کیا ہے اور اللہ کے مقابلے میں کوئی نہیں ہے جو اس جیسی کتاب بنا لائے

''اور یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ اللہ (کی وحی) کے بغیر (اپنے ہی سے) گھڑ لیا َ یا ہو''

[یو نس ۱۰/۳۷]

شک سے پ ک کتاب قرآن

''الم، یہ کتاب (قرآن مجید) اس میں کچھ شک نہیں ہے (کہ یہ کلامِ ری تعالیٰ ہے۔ اللہ سے) ڈرنے والوں کی رہنما ہے'' [البقرۃ ۲/۱-۲]

قرآن جیسی کوئی کتاب تو بنا کر دیکھاؤ

ا َ پوری کائنات بھی چاہے کہ قرآن جیسی کتاب بنا لے تو نہیں بنا سکتی، جن وانس ا َ آپس میں مل بھی جا اور اپنی ساری صلا ۃ صرف کر دیں ۔ بھی ایسی کتاب پیش کرنے سے قاصر رہیں گے

''اَ تمام جنات اورا ان جمع ہوکراور ہرا یہ دوسرے کی مدد کے ساتھ یہ چاہیں کہ اس جیسا قرآن بنا تو بھی ان کے امکان میں نہیں۔''

بلکہ اللہ نے چیلنج دے رکھا ہے کہ اس کے مقابلے میں کوئی ہم مثل ایک سورت ہی لکھ لائے۔

''ہم نے جو کچھ اپنے بندے پ ا- را ہے اس میں اَ تمہیں شک ہو اور تم شک میں ہو تو اس جیسی ایک سورت تو بنالاؤ، تمہیں اختیار ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے مددگاروں کو بھی بلالو'' [البقرة ٢٣/٢]

اَ یہ ایک سورت بھی نہیں لا - تو چلو پھر اس جیسی ایک .ت ہی بنالا -

''اچھا اَ یہ سچے ہیں تو بھلا اس جیسی ایک (ہی) .ت یہ (بھی) تو آ -''

[الطور ٣٤/٥٢]

نہیں یہ ایسا نہیں کر - بلکہ ایسا نہ تو کوئی اب تلک کرسکا ہے اور نہ ہی قیامت- کرسکے گا۔

''پس اَ تم نہیں کیا (اب) اور تم ہر َ بنہیں کرسکے (قیامت-) تو (اسیسچا مان کر) اس آگ سے بچو جسکا ایندھن ا ان اور پتھر ہیں جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے''

[البقرة ٢٤/٢]

قرآن آسان کتاب ہے

''اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے''

[القمر ٥٤/٢٢]

قرآن میں کوئی تبد نہیں ہوسکتی

''اللہ کی . توں میں کچھ تبد ہوا نہیں کرتی''

[یونس ١٠/٦٤]

محمد ﷺ کو بھی اجازت نہیں کہ اس میں ردو . ل کر سکیں۔

''آپ کہہ دیجئے کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اس میں ردو . ل کر دوں''

[یو نس ١٠/١٥]

قرآن حکیم بھی ہے

قرآن ہر روحانی اور جسمانی بیماری کا علاج ہے جس سے وہ لوگوں کو شفا دیتا ہے اسکے لیے عقل وشعور کی ضرورت ہے۔

''یہ قرآن جو ہم . زل کر رہے ہیں مومنوں کے لیے تو سراسر شفا اور رحمت ہے''

[بنی اسرآئیل ١٧/٨٢]

لیکن خصوصا قرآن دل کی بیماریوں کا علاج کرتا ہے کیو دل ہی سے ہر بیماری کی ابتداء ہوتی ہے ۔

''اور دلوں کی [بیماریوں] کے لیے شفا ہے ''

[یو نس ۱۰/۵۷]

اللہ کا شکوہ

''پس تم کہاں جا رہے ہو؟ یہ تو تمام جہان والوں کے لیے نصیحت · مہ ہے (. لخصوص) اس کے لیے جو تم میں سے سیدھی راہ پ چلنا چاہے''

[التکویر ۸۱/۲۶۔۲۸]

ا ن نے اللہ رب العالمین کے مقام اور اسکی ذات کو نہ سمجھا۔

''(لوگو!) تمہیں کیا ہو َ ہے کہ تمہاری وں میں اللہ کا کوئی وقار ہی نہیں ''

[نو ح ۷۱/ ۱۳]

''لوگوں نے اللہ کی قدر ہی نہ کی جیسے اسکی قدر کرنے کا حق ہے''

[الحج ۲۲/ ۷٤]

قرآن کا محافظ خود · ا

قرآن میں کبھی بھی ردو . ل نہیں ہوسکتا کیوں کہ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ نے لے رکھا ہے۔

''ہم نے اس قرآن کو. زل کیا ہے اور ہم ہی اسکے محافظ ہیں ''

[الحجر ۹/۱۵]

قرآن کی تعلیم پہ نہ چلنے والے کا حکم

جوا ن اپنی ز. گی میں روزمرہ پیش آنے والے مسائل کے فیصلے اس مطابق نہیں کرتے۔بس وہ ظالم، فاسق اور کافر ہے۔

''جولوگ اللہ کی ا. ری ہوئی وحی (قرآن) کے ساتھ فیصلہ نہ کریں وہ (پورے اور پختہ) کافر ہیں''

[المآئدہ ۵/ ٤٤]

''اور جولوگ اللہ کے. زل کئے ہوئے (قرآن) کے مطابق حکم نہ کریں، وہی لوگ ظالم ہیں'' [المآئدہ ۵/ ٤٥]

''جولوگ اللہ کی ا. ری ہوئی (کتاب قرآن) کے ساتھ فیصلہ نہ کریں وہ (. کار) فاسق ہیں'' [المآئدہ ۵/٤٧]

قرآن کو پس پشت ڈالنے والے کا ا م

ایسے ا ن کی دنیوی ز. گی اور معیشت تنگ کر دی جاتی ہے اور آ. ت میں یہ ا. ھا کر کے اٹھایا جائے گا پھر چیخے چلاّئے گا۔

''اور (ہاں) جو میرے ذکر (قرآن) سے رو َ دانی کرے گا اسکی ز ٔ گی تنگی میں رہے گی۔اور ہم اسے روز قیامت ا ٔ ھا کر کے اٹھا گے، وہ کہے گا کہ الٰہی! مجھے تو نے ا ٔ ھا بنا کر کیوں اٹھا ی؟ حالا میں تو (د) میں د یکھتا تھا۔(جواب ملے گا کہ) اسی طرح ہو ٔ چاہیے تھا تو میری آئی ہوئی آیتوں کو بھول َ ی تو آج تو بھی بھلا د یا ٔ ہے'' [طه ٢٠/ ١٢٤-١٢٦]

محاسبہ

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو یقیناً اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح . خبر ہے جو تم کر رہے ہو، اور ان کی طرح نہ ہو جاؤ جو اللہ کو بھول گئے تو اس نے انہیں ان کی جا بھلوا دیں، یہی لوگ · فرمان ہیں۔''

تمہیدی کلمات:

اچھی طرح جان لو کہ آدمی کا . سے .ڑا دشمن اس کا ہے جو اس کے ا· رگھسا بیٹھا ہے۔ یہی اسے . ائی اور َ · ہ کی طرف لے جا ہے۔ اسی کے ·کیہ اور اسے راہ را ۔ پ ر · کا کام آدمی کے سپرد ہوا ہے۔ ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

''فلاح پ َ ۔ جس نے اِس ( ) کو پ ک کر لیا اور · مراد ہوا جس نے اسے آلودہ کیا۔''

اپنا محاسبہ کر لو، پس ا َ تم اپنے کی خبر نہ لو گے تو وہ سرکش اور قابو سے . ہر ہو جائے گا اور پھر ہاتھ نہ آئے گا۔ لیکن ا َ تم اسے مت کرتے رہو گے تو وہ بن

جائے گا۔ بلکہ کیا عجب کہ رفتہ رفتہ بن جائے اوران بندگان الٰہی میں شامل ہو جائے جواللہ سے راضی ہوں اور اللہ اُن سے راضی ہو۔

اپنا محاسبہ کرلو:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرما۔:

اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو اس سے قبل کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے اور . ی پیشی کے لئے تیار ہو جاؤ قیامت کے دن اس آدمی کا حساب آسان ہوگا جس نے د ہی میں اپنا حساب کرلیا میمون بن مہران سے منقول ہے کہ انہوں نے فرما۔ بندہ اس وقت ۔ پہیز گار شمار نہیں ہوتا . ۔ اپنے کا محاسبہ نہ کرے جس طرح اپنے شر۔ سے کرتا ہے کہ اس نے کہاں سے کھا۔ اور کہاں سے پہنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:

۔ بعی کہتے ہیں ہم سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دو حدیثیں بیان کیں:

ا یہ تو آنحضرت ﷺ سے اور دوسرے خود سے کرتے ہیں بیان کیا کہ مومن اپنے ٠ ہوں کو اس طرح دیکھتا ہے، گویا وہ ا یہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہے اور ڈر رہا ہے کہ کہیں ٠ نہ جائے، اور . کار اپنے ٠ ہوں کو مکھی کے . ا . سمجھتا ہے جو اس کی ٠ ک پ سے ٠ رتی ہے، اور وہ ایسے اڑا دیتا ہے،''

محاسبہ اور عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ:

ابن ماجشون نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی سیرت میں ان کے شاٰ دحسن بن عرفہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ابن مبارک رحمہ اللہ ٠ اسان سے بغداد تشریف لائے انہوں نے ٠ اسان سے کسی شخص سے قلم مستعار لیا لیکن واپس کر٠ بھول گئے . . بغداد پہنچے تو قلم دیکھا کہنے لگے سبحان اللہ!

''ہم قلم واپس کریں گے پھر اپنے خچر پہ سوار ہوئے اور کئی دن کا سفر کر کے ٠ اسان پہنچے اور قلم واپس کیا۔''

رمضان محاسبے کے ساتھ:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

''جو شخص رمضان میں ایمان اور ثواب کا کام سمجھ کر روزے رکھے اس کے اگلے ٠ ہ معاف کر دیئے جا گے۔''

ابو ہر یہ ہ رضی اللہ عنہ سے روا ۔ ۔ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔ :

جو شخص رمضان میں ایمان اور ثواب کا کام سمجھ کر قیام کرے تو اس کے اگلے ۔ ہ معاف کر دیئے جا گے۔

قبل اس کے کہ اللہ محاسبہ کرے:

''اور کتنی ہی بستیاں ہیں جنہوں نے اپنے رب اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرکشی کی تو ہم نے ان کا محاسبہ کیا، بہت سخت محاسبہ اور انہیں سزادی، ایسی سزا جو دیکھنے ·· میں نہ آئی تھی۔ تو انہوں نے اپنے کام کا و ۔ ل چکھا اور ان کے کام کا ا م خسارہ تھا۔ ان کے لیے اللہ نے بہت سخت عذاب تیار کیا ہے سو اللہ سے ڈرو! اے عقلوں والو، جو ایمان لائے ہو، یقیناً اللہ نے تمہاری طرف نصیحت · زل کی ہے۔''

محاسبے کا دن آنے والا ہے:

’’پھر وہ اللہ کی طرف لوٹ ئے جا گے، جوان کا سچا مالک ہے، سن لو اسی کا حکم ہے اور وہی . حساب ۔ والوں سے ز ۔ دہ جلد (حساب ۔ والا) ہے۔‘‘

’’جس دن سور میں پھونکا جائے گا اور تم فوج در فوج چلے آ ؤ گے، اور آسمان کھولا جائے اور وہ دروازے دروازے ہو جائے گا، اور پہاڑ ئے جا گے تو وہ سراب بن جا گے، یقیناً جہنم ہمیشہ سے ا ۔ گھات کی جگہ ہے، سرکشوں کے لیے ٹھکانہ ہے وہ مدتوں اسی میں رہنے والے ہیں، نہ اس میں کوئی ٹھنڈ چکھیں گے اور نہ کوئی پی ۔ چیز َ م پی اور بہتی پی ۔ پ، پورا پورا . لہ دینے کے لیے، بلاشبہ وہ کسی حساب کی امید نہیں ر ۔ تے اور انہوں نے ہماری آ ۔ ت کو جھٹلا ۔ ، ی طرح جھٹلا ۔ اور ہر چیز لکھ کر ہم نے اسے محفوظ کر رکھا ہے، پس چکھو کہ ہم تمہیں عذاب کے سوا ہر َ کسی چیز میں ز ۔ دہ نہیں کریں گے‘‘

محاسبے کا ا ۔ از:

’’آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے وہ رحمان کے پ س غلام بن کر آنے والا ہے۔ بلا شبہ یقیناً اس نے ان کا احاطہ کر رکھا ہے اور خوب اچھی طرح انہیں گن گن کر شمار کر رکھا ہے۔ اور ان میں سے ہر ا قیامت کے دن اس کے پ س اکیلا آنے والا ہے۔‘‘

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما :

تم میں سے کوئی شخص اللہ کے سامنے اس طرح کھڑا ہوگا کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہ ہوگا اور نہ کوئی ت جمان ہوگا جو ت جمہ کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ میں نے تجھے مال د ا تھا وہ کہے گا ہاں، تو پھر فرمائے گا کہ کیا میں نے تمہارے پ س رسول نہیں بھیجا تھا؟ وہ کہے گا ضرور۔ پھر اپنے دا طرف دیکھے گا تو ادھر بھی اسے آگ ہی آئے گی اس لئے تم میں سے ہر شخص آگ سے بچے، اَ چہ ا کھجور کے ذریعے سے ہی، اَ ا کھجور بھی میسر نہ ہو تو ت یں اچھی کہے۔

''اوراس دن جہنم کولا یا جائے گا،اس دن ا ن نصیحت حاصل کرے گااور(اس وقت)اس کے لیے نصیحت کہاں۔''

جہنم کوچارارب نوے کروڑفرشتے لے کرآ گے

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روا ی ۔ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرما ی:

جہنم کولا یا جائے گا اس دن جہنم کی ستر ہزار لگا میں ہوں گی اور ہرا ی لگام کوستر ہزارفرشتے پکڑے ہوئے کھینچ رہے ہوں گے۔

ہم . سے پہلے حساب کے لیے پیش ہوں گے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرما ی:

(اَ چہ)ہم آ ٓ ی امت ہیں لیکن . سے پہلے ہمارا حساب ہوگا۔ ٓ ا آئے گی امی امت کہاں ہےاوراس امت کے نبی کہاں ہیں؟ تو ہم . سے آ ٓ ہیں(د میں) اور . میں اول ہوں گے(. ٓ ۔ میں)۔

پہلا سوال:

حضرت ابو ہر یہ ہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یـ :

بلا شبہ . سے پہلے اللہ تعالیٰ بندے سے اپنی نعمتوں کے . رے جو سوال کرے گا وہ یہ ہوگا کہ کیا میں نے تجھے صحت نہیں ءکی تھی؟ کیا میں نے تجھے پـ ٔ کے لیے ٹھنڈا پـ نی نہیں دـ تھا

ءَ ؓ

حضرت ابو ہر یہ ہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یـ :

قیامت کے دن بندہ (. رگاہ الٰہی) میں حاضر کیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تجھے ٔ اور دیکھنے کی قوت نہ دی کیا میں نے تجھے مال اولاد نہ دیئے کیا میں نے تیرے لئے جانور اور کھیتیاں مسخر نہ کئے کیا میں نے تجھے اس حا ۔ میں نہ چھوڑا کہ تو سردار بنا یـ َ اور تو لوگوں سے چوتھائی مال یـ ٔ لگا کیا تیرا خیال تھا کہ آج کے دن تو مجھ سے قات کرے گا اور کہے گا نہیں اے رب اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو پھر میں بھی تجھے آج اسی طرح بھول جا ۔

ہوں جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا تھا

''اور جس نے میری نصیحت سے منہ پھیرا تو بے شک اس کے لیے تنگ
َ ران ہے اور ہم قیامت کے دن اسے ا ٹھا کر کے اٹھا گے ۔ کہے
گا اے میرے رب! تو نے مجھے ا ٹھا کر کے کیوں اٹھا یا؟ حالا میں
تو دیکھنے والا ہے۔ وہ فرمائے گا اسی طرح تیرے پ س ہماری آ یت آ
تو تو انہیں بھول َ ا اور اسی طرح آج تجھے بھلا دیا جائے گا۔''

''اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اللہ کو بھول گئے تو اس نے انہیں ان کی
جا بھلا دیں، یہی لوگ ٗ فرمان ہیں۔''

سید ٗ ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ نے فرما یا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آ پ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا کہ:

قیامت کے دن بندے سے . سے پہلے جس عمل کا حساب ہوگا وہ ز ہے
اَ یہ صحیح ہوئی تو کامیاب ہوَ ۔ اور ت پ لی اوراَ یہ صحیح نہ ہوئی تو یہ بھی
نقصان اور گھاٹ میں رہا اَ فرائض میں کچھ ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا
کہ اس کے نوافل کو دیکھو اَ ہوں تو ان سے اس کمی کو پورا کر دو پھر اس کا ہر عمل
اسی طرح ہوگا

محاسبے دن اعمال سامنے کر دیے جا گے:

''اور ہرا ن کو، ہم نے اسے اس کا نصیب اس کی َ دن میں لازم
کر دیہے اور قیامت کے دن ہم اس کے لیے ایک کتاب نکالیں گے، جسے
وہ کھولی ہوئی پ ئے گا۔ اپنی کتاب پ ھ، آج تو خود اپنے آپ پ بطور محا .
کافی ہے۔''

''اور کتاب رکھی جائے گی اور تو مجرموں کو دیکھے گا کہ اس سے ڈرنے والے

ہوں گے جواس میں ہوگا،اورکہیں گے ہائے ہماری . . دی!اس کتاب کوکیا ہے، نہ کوئی چھوٹی . ت چھوڑتی ہے اورنہ .ڑی اس نے اسے ضبط کررکھا ہے،اورانہوں نے جوکچھ کیا اسے موجود پ گے اورتیرارب کسی ظلم نہیں کرتا۔''

محاسبے کے دن ا ءکی گواہی:

اللہ نعمتیں یاد کروانے کے بعد پوچھے گا کیااس دن کی قات کا تجھے یقین تھا تو وہ کہے گا:

اے پروردگار میں تجھ پر اور تیری کتابوں پر اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا اور میں نے نماز پڑھی اور میں نے روزہ رکھا اور میں نے صدقہ وخیرات کیا اس سے جس قدر ہو سکے گی وہ اپنی نیکی کی تعریف کرے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھے ابھی تیری نیکیوں کا پتہ چل جائے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسے کہا جائے گا کہ ہم ابھی تیرے خلاف گواہ بھیجتے ہیں وہ اپنے دل میں غور وفکر کرے گا کہ کون ہے جو میرے خلاف گواہی دے پھر اس کے منہ پر مہر لگا

دی جائے گی اوراس کی ران گوشت ۔ ہڈیوں سے کہا جائے گا بولو پھر اس کی رگ اوراس کا گوشت ۔ اوراس کی ہڈیاں اس کے اعمال کی گواہی دیتے ہوئے بولیں گے اور یہ . اس وجہ سے ہوگا کہ کسی کی طرف سے کوئی عذر قائم نہ ہو سکے گا اور یہ منافق آدمی ہوگا اوراس پ اللہ تعالیٰ اپنی ٠ راضگی کا اظہار فرمائے گا۔

ؒ ؒ

''آج ہم ان کے مونہوں پ مہر لگادیں گے اوران کے ہاتھ ہم سے . تیں کریں گے اوران کے پ ؤں اس کی گواہی دیں گے جو کیا کرتے تھے۔''

''یہاں ۔ کہ جونہی اس کے پ س پہنچیں گے ان کے کان اوران کی آنکھیں اوران کے چمڑے ان کے خلاف اس کی شہادت دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔اوروہ اپنے چمڑوں سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف شہادت

کیوں دی؟ وہ کہیں گے ہمیں اس اللہ نے بلوا دیہ ہے جس نے ہر چیز کو بلوا یہ ہے اور اسی نے تمہیں پہلی . رپیدا کیا اور اسی کی طرف تم واپس لائے جا رہے ہو۔ اور تم اس سے چھپ نہیں ۔ تھے کہ تمہارے خلاف تمہارے کان ،تمہاری آنکھیں ،تمہاری چمڑے تمہارے خلاف گواہی دیں گے لیکن سمجھتے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے اعمال سے بے خبر ہے۔ یہ تمہارا گمان تھا جو تم نے اپنے رب کے . رے میں کیا اس نے تمہیں تباہ کر دیا اور تم خسارہ پ نے والے ہو گئے۔''

آسان حساب:

ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ عائشہ رضی اللہ عنہا . کسی ایسی . ت کو سنتیں جس کو نہ سمجھتیں تو پھر دو . رہ اس میں تفتیش کرتیں، ۔ کہ اس کو سمجھ لیں۔ چنانچہ (ا مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما:

(قیامت میں) جس کا حساب لیا ۔ اس پ (ضرور) عذاب کیا جائے گا، عائشہ کہتی ہیں (یہ سن کر) میں نے کہا کہ اللہ پ ک تو یہ فرما ۔ ہے کہ پس عنقر . اس سے آسان حساب لیا جائے گا، (معلوم ہوا کہ حساب کے بعد عذاب کچھ ضروری نہیں) آپ نے فرما یہ حساب جس کا ذکر اس آ ۔ ۔ میں ہے درحقیقت حساب نہیں بلکہ صرف پیش کر دینا ہے لیکن جس شخص سے حساب میں جانچ کی گئی وہ یقیناً ہلاک ہوگا۔

علیہا رحمۃ اللہ علیہا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا: تم قیامت کے دن جمع ہو گے پو چھا جائے گا:

اس امت کے فقراء اور مسا کین کہاں ہیں؟ تو وہ کھڑے ہوں گے ، ان سے کہا جائے گا تم نے کیا عمل کیے تو وہ جواب میں کہیں گے ۔اے ہمارے رب تو نے ہمیں آزما یا ہم نے صبر کیا اور تو نے مال اور حکومت ہمارے غیر کو دی تھی ،اللہ عزوجل کہے گا تم نے سچ کہا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا: وہ لوگوں سے پہلے . ۔ میں داخل ہو جا گے ۔اور حساب کی شدت صا . مال اور صا . اقتدار لوگوں پ رہ جائے گی ۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پو چھا: مومن اس دن کہاں ہوں گے ؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا: ان کے لیے نور کی کرسیاں ہوں گی اور ان پ . دل سا یہ کریں گے مومنوں کے لیے وہ دن ، دن کی ا یک گھڑی سے بھی چھوٹ ہو گا۔‘‘

مشکل حساب والا ئے گا:

''اور جسے اس کا ٰمہ اعمال اس کے . ہاتھ میں دی َ تو وہ کہے گا اے کاش! مجھے میرا ٰمہ اعمال نہ ملتا۔اور میں نہ جا کہ میرا حساب کیا ہے۔اے کاش وہ (موت) کام تمام کر دینے والی ہوتی۔میرا مال میرے کسی کام نہیں آ ۔میری حکومت مجھ سے . دہوگئی۔اسے پکڑو پھر اسے طوق پہنا دو۔پھر اسے .ھکتی ہوئی آگ میں جھو دو۔پھر ا زنجیر میں،جس کی پیائش ستر ہاتھ ہے،پس اسے داخل کر دو۔بلاشبہ وہ بہت عظمت والے اللہ پ ایمان نہیں ر تھا۔اور نہ مسکین کو کھا ٰکھلانے کی ترغیب دیتا تھا۔''

ا دانش مند کا اپنے سے .تیں کر ٰ

ا عربی مقالہ کا خلاصہ یہاں ذکر کیا جا رہا ہے جس میں ا آدمی نے اپنے کو مخاطب کر کے چند نصیحتیں کی ہیں۔

اے !

ذرا ف کر!.....تو سمجھتا ہے کہ میں .ڑا عقل مند ہوں تیرے . ا. بے وقوف کوئی نہ ہوگا۔ کیا تو نہیں جا کہ . ۔ اور دوزخ تیرے سامنے ہیں اور تو بہت جلد کسی ا میں جانے والا ہے۔پھر تجھے کیا ہوا ہے کہ ہر وقت ہنستا،کھیلتا اور د میں مگن رہتا ہے؟!!

کیا تو نہیں جا کہ تیرے او پر موت کا کٹھن وقت آنے والا ہے،آج ہو کل؟.....جس موت

کوتو دور سمجھتا ہے، اللہ کے ·د ی وہ بہت قر ی . ہے..... نہ کوئی خبر کرنے والا آ ۔ ہے، نہ کوئی پیغام..... یہ نہیں کہ دن کو آئے رات کو نہ آئے ی رات کو آئے اور دن کو نہ آئے..... ی بچپن میں آئے جوانی میں نہ آئے..... جوانی میں آئے بچپن میں نہ آئے..... موت تو کسی بھی سانس آجائے گی!!

پس تجھے کیا ہوا ہے کہ موت اتنی ·د ی ہے، تو اُس کی تیاری نہیں کر ۔ ؟ حالا ارشادِ ری تعالیٰ ہے:

''قر ی . آ ۔ ہے لوگوں کے حساب کا وقت اور وہ ہیں کہ غفلت میں منہ موڑے ہوئے ہیں ان کے پ س جو ۔ زہ نصیحت بھی ان کے رب کی طرف سے آتی ہے اس کو بہ تکلف ۔ ۔ ہیں کہ کھیل کود میں پڑے رہتے ہیں، دل ان کے (دوسری ہی فکروں میں) منہمک ہیں۔'' (الانبیاء:۱-۳)

اے ذرا سوچ!

تجھے اللہ تعالیٰ کی · فرمانی کی . اُت کیوں کر ہوتی ہے؟ اَ تیرا عقیدہ یہ ہے کہ وہ تجھے نہیں دیکھتا ،تو پھر تو یقیناً کافر ہے۔ اَ یہ جا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے اور پھر اس کی · فرمانی کر ۔ ہے تو پھر سخت بے حیا ہے۔ اَ تیرا بھائی ی نوکر کوئی ایسی . ت کرے جو تجھے . ی لگے تو تو کتنا غصہ کر ۔ ہے پھر تجھے یہ . اُت کیوں کر ہوتی ہے کہ اپنے رب کا غصہ مول لے اور اس کے عذاب سے نہ ڈرے۔ کیا تو سمجھتا ہے کہ اللہ کے عذاب کو . دا ۔ ۔ کر سکے گا؟ ہر · نہیں، یہ . ت دل سے نکال دے۔ ذرا ا ی گھڑی تیز دھوپ میں کھڑا رہ ی اپنی انگلی آگ کے قر ی . کر، تجھے کچھ اپنی طاقت اور حوصلہ معلوم ہو جائے گا۔

کیا تو اس مغالطہ میں پ ۔ ہے کہ اللہ تعالیٰ . ڑا کریم اور غفور رحیم ہے، اسے کسی کی اطا ۔ ۔ کی حا . ۔ نہیں، وہ مجھے بخش دے گا۔ لیکن اپنے د کے کاموں کے لیے کیوں کوشش کر ۔ ہے اور

اس کے کرم پ نہیں چھوڑ دیتا؟!..... . کوئی دشمن تیرے درپے ہو۔ ہے تو کیوں اس سے بچنے کی ۔ بیر کر۔ ہے؟ ۔ . کیوں نہیں کہتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے مجھے بچالے گا؟

. . کوئی د وی کام روپے پیسے کے بغیر نہیں ہو۔ ،تو اس وقت تیرا دم کیوں ' ۔ ہے، اور کیوں اسے حاصل کرنے کے لیے ہزار بھاگ دوڑ کر۔ ہے؟.....اس وقت کرمِ الٰہی پ تیرا اعتماد کہاں جا۔ ہے؟..... کیوں نہیں کہتا کہ اللہ تعالیٰ کوئی ' انہ دے دے گا یکسی بندہ کو بھیج دے گا کہ تیرا کام ہاتھ پ وں ہلائے بغیر ہو جائے؟ ۔ کیا اللہ تعالیٰ صرف آ ' ت میں کریم ہے، د میں نہیں؟

اے !

تیرا ق اور جھوٹے دعوے .ڑے عجیب ہیں!..... ذرا دیکھ تیرا آ قا د کے . رے میں فرما۔ ہے:

''زمین میں چلنے والا کوئی جا ' ار ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمہ نہ ہو۔''

اور آ ' ت کے . رے میں فرما۔ ہے:

''اور یہ کہ ا ن کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے کوشش کی۔''

گو۔ تیرے د کے رزق کی ذمہ داری تو اُس نے اپنے او پ لی ہے، اس کا مدار تیری کوشش پ نہیں۔ ہاں! آ ' ت کو تیری کمائی پ منحصر ہے۔ تو اپنے فعل سے اللہ کو جھوٹ کر۔ ہے۔ جس چیز کی ذمہ داری اُس نے لے لی ہے، اس پ تو تو گلوں کی طرح ۔ ہے، اور جس آ ' ت کو اس نے تیری کوشش پ منحصر کیا ہے، تو اس کی . لکل پ واہ نہیں کر۔ اور اُس کے لیے کوشش کو حقیر سمجھتا ہے۔ یہ تو نی ایمان نہیں!.....ا ز نی ایمان معتبر ہو۔ تو منافق دوزخ کے . سے نچلے درجے میں کیوں ہو۔ ؟!

کیا تو روز حساب پ ایمان نہیں ر ۔ ؟ کیا تو سمجھتا ہے کہ مرنے کے بعد تجھے بلاحساب لیے ایسے ہی چھوڑ د ۔ جائے گا؟ ۔ تو بچ کر کہیں بھاگ سکے گا؟ ہر نہیں! اَ تو ایسا ہی سمجھتا ہے تو تیرے . ا. کوئی جاہل نہیں اور تو تو پکا کافر ہے۔ پھر کیا تو اس . ت کو جھوٹ سمجھتا ہے کہ اللہ مرنے کے بعد تجھے اٹھا کر کھڑا کرے گا۔ اَ نہیں، تو پھر اس کی · فرمانی سے کیوں نہیں بچتا؟

اے !ذرا ف کر!

اَ ا۔ بے دین ڈاکٹر تجھ سے کہہ دیتا ہے کہ فلاں کھا· تیرے لیے مضر ہے تو تو جی ٹ اکر کے اسے چھوڑ دیتا ہے اور صبر کر ۔ ہے، اَ چہ وہ ب ٹ الذ ۔ کھا· ہو، کیا ا ۔ ء کا کہنا، جن کو معجزات کی ۔ حاصل ہوتی ہے اور کتاب الٰہی میں اللہ کا فرمان تیرے لیے اتنا بھی وزن نہیں ر ۔ جتنا ا۔ بے دین ڈاکٹر کا قول۔ عقل اور علم کی کمی کے . وجود اس کی . ت کا اث تو ہو ۔ ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کہنے کا نہیں ہو ۔

اس سے عجیب ۔ . ت یہ ہے کہ ا۔ بچہ کہتا ہے کہ تیرے کپڑوں میں بچھو ہے تو تو بغیر دلیل طلب کیے اور بغیر سوچے سمجھے اپنے کپڑے ا ۔ ر پھینکتا ہے کیا ا ۔ ء کی متفقہ . ت تیرے · د ۔ اس · دان بچہ کی . ت سے بھی کم وقعت ر ۔ ہے؟ ۔ جہنم کی آگ، اس کی بیڑیاں، اس کے ز، اس کا عذاب، اس کا زقوم اور اس کے آنکڑے، اس کے سا· پ، بچھو اور زہر چیزیں تیرے لیے ا۔ بچھو سے بھی کم تکلیف دہ ہیں؟ حالا اس کی تکلیف ز ۔ دہ سے ز ۔ دہ ا۔ دن ۔ اس سے کم رہتی ہ ۔ یہ عقلمندوں کا شیوہ نہیں۔ اَ کہیں جانوروں کو تیری حا ۔ کا علم ہو جائے تو وہ تجھ پ ہنسیں اور تیری دا· ئی کا مذاق اڑا ۔

پس اے !

اَ تجھ کو یہ . چیزیں معلوم ہیں اور ان پ تیرا ایمان ہے تو کیا . ت ہے کہ تو عمل میں سستی اور ٹ ل مٹول سے کام ۔ ت ہے حالا موت کمین گاہ میں منتظر ہے کہ وہ بغیر مہلت کے تجھے اچک

لے جائے؟ تو کس وجہ سے ڈ رہے کہ وہ جلد نہ آئے گی؟ اَ تجھے سو. س کی مہلت مل بھی گئی ہے، تو کیا تیرا خیال ہے کہ وہ مسافر جس کوا گھاٹی طے کرنی ہے اور وہ اس گھاٹی کے نشیب میں اطمینان سے اپنے جانور کو کھلا رہا ہے وہ کبھی بھی اس گھاٹی کو طے کر سکے گا؟ تو نہیں جا کہ راستہ سفر کیے بغیر طے نہیں ہو- اور کام کیے بغیرا م نہیں پ -۔ ایسے شخص کے . رے میں تیری کیا رائے ہے جو علم حاصل کرنے کی غرض سے پ دیس کا سفر کرے اور وہاں کئی سال بیکار اور نکما بیٹھا رہے اور سے وعدے کر- رہے کہ جس سال وطن واپس ہوگا . علم حاصل کر لے گا؟ تو اس کی عقل پ ہنسے گا کہ یہ بھی عجیب شخص ہے! سمجھتا ہے کہ ا سال میں سارا علم حاصل ہو جائے گا، یغیر علم حاصل کیے توکل کی. - سے وہ بہترین عالم بن جائے گا۔

پھر اَ یہ مان بھی لیا جائے کہ آ ٔ عمر کی کوشش مفید ہو سکتی ہے اور بلند درجات- لے جا سکتی ہے تو یہ کیسے معلوم کہ ابھی ز ٔ گی . قی ہے، ہو سکتا ہے کہ یہی آج کا دن تیری عمر کا آ ٔ ی دن ہو۔ تو آج کے دن سے اپنے کام میں کیوں مشغول نہیں ہو- اور آج کل، آج کل کرنے کی کیا وجہ ہے؟

کیا یہ وجہ ہے کہ تجھے اپنے خواہشات کی مخالفت مشکل معلوم ہوتی ہے کیو اس میں محنت ومشقت ہے؟ کیا تو اس دن کا منتظر ہے. . خواہشات کی مخالفت تیرے لیے آسان ہو جائے گی؟ ایسا دن تو اللہ تعالیٰ نے پیدا ہی نہیں کیا اور نہ پیدا کرے گا۔ ٔ- . . ملے گی، ہمیشہ ٔ گوار کام کرنے ہی سے ملے گی اور ٔ گوار کام کبھی کے لیے آسان نہیں ہو -۔

پس اے !

سوچ تو سہی، . سے تو روز وعدہ کر- ہے کہ کل سے یہ کام کروں گا اور کل، کل کرتے ہر کل آج ہوتی گئی۔ . آج ہی نہیں کیا تو کل کیسے کرے گا؟ تجھے معلوم نہیں کہ جو کل آ چکی ہے وہ ٔ شہ دن کے حکم میں ہے۔ جو کام تو آج نہیں کر سکا، کل اس کا کر- تیرے لیے اور بھی مشکل ہے،

تو اَ آج عا . ہے تو کل بھی عا . ہوگا۔

اس لیے کہ خواہش کی مثال ا ِ تناور در . ۔ کی سی ہے، جس کو اکھاڑے بغیر چارہ نہیں، اَ سستی کے . ۃ اسے آج نہ اُکھاڑ اور کل پ رکھا تو اس کی مثال اس جوان کی سی ہے جس سے ا ِ در . ۔ نہیں اکھاڑا َ ۔ تو اس نے اس کام کو دوسرے سال کے لیے ملتوی کر دِ ۔ حالا جتنا زمانہ َ رے گا، در . ۔ کی جڑیں مضبوط ہوتی جا گی اور اکھاڑنے والے کی کمزوری اور ضعف میں اضافہ ہوگا۔ جس کو جوان ہو کر نہیں اکھاڑ سکا، اس کو . ڑھاپے میں کیا اکھاڑے گا؟ سرسبز شاخ جھکائی جاسکتی ہے، . سوکھ جائے تو اس کو موڑ . . ممکن ہو جائے گا۔

پس اے !

اَ تو ان صاف صاف . توں کو نہیں سمجھتا اور سستی کر تا ہے، تو تجھے کیا ہوَ ۔ ہے کہ اپنے آپ کو عقلمند سمجھتا ہے۔ اس سے . ڑی حماقت اور کیا ہو سکتی ہے۔

غالباً تو یہ کہے گا کہ میں استقامت سے عمل اس لیے نہیں کر سکتا کہ لذت اور خواہشات کا حریص ہوں اور تکلیف و مشقت . داشۃ نہیں کر سکتا۔ اَ یہی . ت ہے تو تو پ لے درجے کا احمق ہے اور تیرا عذر فضول ہے، اَ لذت کا حریص ہے تو ایسی لذت کیوں نہیں تلاش کر تا جو تمام آلائشوں سے پ ک ہو اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہو۔ یہ نعمت تو . ۔ ہی میں حاصل ہو سکتی ہے اَ تجھے لذت اور خواہش ہی عز . ہیں تو ان کی خاطر بھی تجھے کی وقتی خواہشات کی مخالفت کرنی چاہیے، اس لیے کہ بسا اوقات ا ِ لقمہ کئی لقموں سے محروم کر دیتا ہے۔

تیرا کیا خیال ہے کہ اس مریض کے . رے میں جسے طبیب کہے کہ صرف تین دن ٹھنڈا پ نی مت پ ۔ تندر ۔ ہو جاؤ اور پھر ز . گی بھر ٹھنڈے پ نی کا لطف اٹھاؤ۔ اَ تم نے ان تین دنوں میں پیا تو ز . گی بھر اسے ٹھنڈے پ نی سے ہاتھ دھو . پڑے گا۔ اس وقت سچ سچ بتلا، عقل کا تقاضا کیا ہے؟ کیا وہ تین دن صبر کرے ۔ کہ ز . گی آرام سے َ رے ۔ اپنی خواہش پوری کرے

کہ مجھ سے تین دن صبر نہیں ہوسکتا، پھر تین سو دن، ۔ تین ہزار دن، . ا. نعمت سے محروم رہے؟ تین دن کی جو حقیقت پوری عمر کے مقابلہ میں ہے وہ اس سے کوئی نسبت ہی نہیں ر ۔ جو تیری پوری عمر کی ہمیشہ کی ز ۔ گی کے مقابلے میں ہے۔

پس اے !

میں دیکھتا ہوں کہ تو دو وجہ سے اپنے کو ڈھیل دیتا ہے: ا ۔ 'کفر خفی اور ا ۔ صریح حماقت۔ کفر خفی یہ ہے کہ یوم حساب پ تیرا ایمان کمزور ہے اور ثواب وعتاب سے تو ۔ واقف ہے۔ اور صریح حماقت اللہ تعالیٰ کے عفو وکرم پ غلط اعتماد ہے اور اس . ت کی پ اہ نہیں کہ وہ مہلت عذاب دینے کے لیے دیتا ہے حالا تو روٹی کے ا ۔ ٹکڑے کے لیے اللہ تعالیٰ پ بھروسہ کرنے کے لیے تیار نہیں بلکہ جتنی ۔ ابیر اور کوششیں ضروری ہوں وہ . کر ۔ ہے۔

پس اے !

د کی ز ۔ گی میں نہ کھو جا اللہ تعالیٰ سے غلط امیدیں نہ . ۔ ھ! اپنی فکر آپ کر، اپنا وقت ضائع مت کر کہ گنتی کے چند سانس تیرے پ س ہیں۔ ا ۔ سانس جا ۔ ہے، اتنا ہی وقت کا ' انہ کم ہو جا ۔ ہے۔

جتنی مدت آ ۔ ت میں رہنا ہے اسی قدر د میں اس کی تیاری کر۔ جتنی مدت جاڑے کی ہوتی ہے اسی حساب سے تو د میں کھا ۔، کپڑے اور لکڑیں جمع کر ۔ ہے۔ ان میں سے کسی چیز میں تو اللہ کے کرم پ تکیہ نہیں کر ۔ کہ وہ محض اپنے فضل سے کپڑوں اور آگ کے بغیر، تجھے سردی سے بچالے گا، حالا وہ اس پ قادر ہے پھر کیا تیرا خیال ہے کہ د کی سردی کے مقابلے میں جہنم کی سردی کم ہوگی؟..... ۔ تھوڑے دن رہے گی..... ۔ کچھ کیے بغیر اس سے بچ جائے گا..... نہیں جہنم کی سردی توحید اور اطا ۔ کے بغیر نہیں جانے کی.....اللہ کا یہ کرم کیا تھوڑا ہے کہ تجھ کو جہنم سے بچنے کا طر بتا ۔ اور اس کے لیے سارا سامان مہیا کر د ۔.....جس طرح اُون اور

آگ کو پیدا کیا.....۔ کہ تو خود سردی سے اپنا بچاؤ کر سکے۔

تیری ٰ ابی ہوائے !جس طرح د کے لیے تیاری کر۔ ہے اس سے کہیں. ڑھ کر آ ٰ ت کے لیے تیاری کر!

پس اے !

میں د یکھتا ہوں کہ تجھے د سے محبت ہے اور اس کی . ائی تجھ پ شاق ہے تو اللہ کے عذاب وثواب اور قیامت کے ہول سے غافل ہے حالا تو د میں مسافر ہے، اور یہاں کی چیزیں سفر کرنے والوں کے ساتھ نہیں جاتیں۔ کیا تو َ رے ہوئے لوگوں کا حال نہیں دیکھتا؟.....جن مکانوں میں رہنا ہی نہیں، وہ کیسے عالی شان بنائے پھر چھوڑ کر چلے گئے۔ رہنے کی جگہ زمین کے ا ٰ رقبر ہے، اس کی فکر ہی نہ کی۔ شا۔ لوگوں کے درمیان عزت ومرتبہ کی محبت سے تیری آنکھوں پ پ بی چھا گئی ہے؟ زمین پ سارے لوگ اَ تیری عزت کریں، تیری تعریف کے گن گا اور تیرا کہا ما ، پھر کیا تو نہیں جا کہ چند. س کے بعد نہ تو رہے گا، نہ سارے لوگ۔ پھرا۔ زمانہ آئے گا جس میں نہ تیرا ذکر رہے گا، نہ ان شخصوں کا جو تیرا ذکر کرتے تھے۔

پس اے !

موت ٰ د۔ آ گئی ہے، جو کر ٰ ہے اب کر لے۔ تیرے بعد نہ کوئی تیری طرف سے ز پڑھے گا۔ نہ روزہ رکھے گا، نہ تجھ سے اللہ کو راضی کرے گا۔ ز ٰ گی کے یہ چند روز ہی ہیں، یہی تیرا سرمایہ ہے، اس سے تجارت کر لے، اکثر سرمایہ تو ضائع کر چکا ہے، اَ تمام عمر اس . دی پ روئے ۔ بھی کم ہے۔ مردوں کا لشکر گھر کے . ہر تیرا منتظر ہے۔ انھوں نے پکی قسم کھا رکھی ہے کہ تجھے ساتھ لیے بغیر نہیں ہلیں گے۔ یہ . یہی تمنا کرتے ہیں کہ کاش ہمیں ا۔ روز مل جائے کہ د میں جا کر اپنے ٰ ہوں کا ٓ ارک کر دیں۔ تیرے پ س آج یہ ا۔ روز ہے جو اَ تو بیچے تو یہ مردے تمام د کے عوض بھی ٰ۔ لیں، اَ ان کو قدرت ہو۔

پس اے !

تجھ کو ذرا شرم نہیں ۔ اپنے ظاہر کو تو خلق کے لیے سنوارتا ہے اور . طن میں . ڑے . ڑے َ ہ کر کے اللہ تعالیٰ کو ٗ راض کرتا ہے۔ اے ! کیا یہ عقلمندی ہے کہ تو ہر روز اپنے مال کے ز یدہ ہونے سے تو خوش ہو، عمر کے کم ہونے کا کچھ غم نہ ہو۔ اے ! درکھ کہ دین اور ایمان کا . ل کوئی چیز نہیں اور اس ز ٗ گی کے بعد کوئی دوسری ز ٗ گی نہیں۔

اے !اب میری نصیحت مان کہ جو نصیحت سے منہ پھیرتا ہے وہ آگ پ راضی ہوتا ہے اَ دل کی پستی نصیحت کو قبول کرنے میں مانع ہو۔ تو اس سختی کو تہجَ ٗ اری اور آہ شمی سے دور کر اور اقر . ء سے حسن سلوک اور یتیموں پ مہر . نی وشفقت کر۔ یہ بھی کارَ نہ ہو تو جان لے کہ شا . اللہ نے دل پ مہر لگا دی تو اپنے سے ٗ امید ہو جا۔ لیکن ٗ امیدی کفر ہے، اس لیے تو ٗ امید ہو نہیں سکتا اور امید کی بھی کوئی صورت نہیں۔

تو اب یہ دیکھ کہ جس مصیبت میں مبتلا ہے اس پ تجھ کو غم ہوتا ہے کہ نہیں، کوئی آ آ سےَ تا ہے کہ نہیں۔ اَ َ تا ہے تو آ منبع رحمت ہے اور ابھی امید کی جگہ . قی ہے بس تو ارحم الراحمین کے سامنے فر . د کر اور اکرم الاکرمین کے سامنے شکوہ کر۔ اس لیے کہ تیری مصیبت بہت . ڑھ گئی اب کوئی راستہ اور ٹھکانہ اور بھاگنے کی جگہ اور فر . د کا ٗ والا، اس عالی سرکار کے سوا کہیں نہیں۔ اس کے سامنےَ یہ وزاری کر اور دھاڑیں مار وہَ ٹَ انے والوں اور رونے والوں پ رحم فرماتا ہے اور بے قرار کی دعا قبول فرماتا ہے اب . . . راستے بند ہو گئے تو جس سے طلب کرتا ہے وہ کریم اور سخی ہے اور جس سے فر . د کرتا ہے وہ رؤوف اور رحیم ہے۔ اس کی رحمت وسیع اور اس کا کرم عام اور اس کے عفو میں ہر خطا شامل ہے۔

اسلامی سال کا دسواں مہینہ

شوال المکرم

اسلامی سال کا دسواں مہینہ شوال ہے اس کا معنی بلند ہو ، او پ اٹھنا، اٹھا ، ۔ ا ۔ اہو اور خشک ہو ۔اس ماہ کے کئی ا ۔ م اور بھی ہیں ۔مثلاً وعل، عادل، جیفل اور شوال المکرّم وغیرہ۔

ماہ شوال المکرم کے خطبات

① مسائل عیدین (خطبہ عیدالأضحیٰ)

② غزوہ احد کی داستان

③ خواب اور اسکے اُحکامات

④ آؤ . سے بہتر بنیں

⑤ جن کو دوا . ملیں گے

⑥ رازداری

مسائل عیدین

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

''رمضان کا مہینہ، جس میں قرآن (اوّل اوّل) ·زل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور (جس میں) ہدا۔ ۔ کی کھلی ں ہیں اور (جو حق و . طل کو) الگ الگ کرنے والا ہے۔ تو جو کوئی تم میں سے اس مہینے میں موجود ہو تو چاہئے کہ پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو۔ سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں (روزے رکھ کر) ان کا شمار پورا کرلے اللہ تعالیٰ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا اور (یہ آسانی کا حکم) اس لئے (دی َ ہے) کہ تم روزوں کا شمار پورا کرلو اور اُس احسان کے . لے کہ اللہ نے تمہیں ہدا۔ ۔ بخشی ہے تم اُس کو . رگی سے ۔ دکرو اور اُس کا شکر ادا کیا کرو''

تمہیدی کلمات:

اسلامی سال کا دسواں مہینہ شوال ہے اس کا معنی بلند ہو· ، اوپ اٹھنا، اٹھا· ، . ا . ا ہو· اور خشک ہو· ۔ اس ماہ کے کئی ا ۔ · م اور بھی ہیں۔ مثلاً وعل، عادل، جیفل اور شوال المکرّم وغیرہ، اس ماہ کی پہلی ۔ ریخ میں عیدالفطر ہوتی ہے۔ مسلمان ا ۔ ماہ روزے رکھ کر اس دن اللہ سے ثواب کی امید اور اپنی رمضان کی عبادات کی مقبولیت کی دعا کرتے

ہیں۔

عیدالفطر اور عیدالأضحیٰ مسلمانوں کی خوشی کے دو تہوار ہیں۔عیدالفطر ماہ شوال میں اور عیدالأضحیٰ ماہ ذوالحجہ میں آتی ہے۔سید نا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ سال میں دو تہواروں میں کھیل کود اور ہنسی مذاق کا اہتمام کیا کرتے تھے آپ ﷺ نے دریافت فرمایا:

''یہ دن کیسے ہیں؟''

لوگوں نے عرض کیا ہم قبل از اسلام ان دو تہواروں میں خوشی منایا کرتے تھے اور کھیلتے کودتے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے بدلے دو بہترین دن عطا فرمائے ہیں اور وہ یہ ہیں عید الفطر اور عیدالاضحیٰ''۔

اللہ کی توفیق سے ان سطور میں مختصر مسائل عیدین ذکر کئے جائیں گے۔اور میں ماہ شوال کے روزوں کی فضیلت ذکر کی جائے گی۔

مسائل عیدین

عید کے موقعہ پر کرنے کے چند مسنون عمل جن کو نبی کریم ﷺ کرنے کی تلقین کرتے اور خود بھی کیا کرتے تھے۔ہر مسلمان کو چاہئے کہ:

① غسل کرے۔

② صاف ستھرا پاکیزہ لباس پہنے۔

③ خوشبو لگائے۔

④ زعید ادا کرے۔

⑤ا۔ دوسرے کومبارک ۔ دپیش کرے۔

عید پ عنسل کر۔

حضرت ۔ فع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

رضی اللہ عنہ

''بلاشبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عیدالفطر کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے عنسل کیا کرتے تھے''

امام نودی رحمہ اللہ

نے اس روا۔۔ کو صحیح قرار دیے ہے

عید کا عنسل فرض نہیں ب نلکہ مستحب عمل ہے جیسا کہ امام ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

''عیدالفطر ہو۔ عیدالأضحیٰ کو عنسل کر۔ مستحب عمل ہے''

عید پ عمدہ لباس پہننا

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن سرخ دھاریوں والی چادرز۔ ۔ تن فرماتے تھے''

حضرت ۔ فع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

رضی اللہ عنہ

''بیشک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ عیدین کے موقع پ اپنا ۔ سے عمدہ لباس ز۔ ۔ تن کرتے تھے''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کو صحیح قرار دیا ہے

عید کے موقع پہ خوشبو لگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یقیناً اس (جمعہ کے دن) کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کیلئے عید بنایا ہے۔ پس جو شخص جمعہ کیلئے آئے اس کو چاہیے کہ غسل کرے، اور اگر خوشبو میسر ہو تو اس کا استعمال کرے اور مسواک کو لازم پکڑو''

حدیث میں جمعہ کے دن غسل کرنے، خوشبو استعمال کرنے، اور مسواک کرنے کا ۔۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ جمعہ کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کیلئے عید بنایا ہے تو عید کے دن ان تینوں کاموں کا کرنا اور زیادہ ضروری اور پسندیدہ ہوگا۔

زینت اختیار کرنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ تشریف لے جاتے تھے اور نیزہ کو عید گاہ میں لے جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نصب کیا جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسکی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے۔

پہلے نماز پھر قربانی

جندب بن سفیان بَجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ا یہ مرتبہ عیدالاضحیٰ کی ز پڑھی تو کچھ لوگوں نے ز عید سے قبل ہی قر بانی کر لی تھی،. رسول اللہ ﷺ نے ز عید ادا فرمانے کے بعد ارشاد فرما یا:

''جس نے ز سے قبل قر بانی کی ہے وہ اس کی جگہ دوسری قر بانی کرے اور جس نے قر بانی نہیں کی ز پڑھنے - تو وہ اب اللہ کے ·م کے ساتھ ذبح کرے۔''

ز عیدین کے چند مسائل

۱۔ ز عیدالفطر میں روانگی سے پہلے کچھ تناول کر· ·- ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ عیدالفطر کے دن کھجوریں تناول فرما کر عید پڑھنے کیلئے · - تھے۔''

۲۔ آپ ﷺ عیدالاضحیٰ میں ز عید کے بعد قر بانی کے گوشـ - سے کھا· تناول فرما یا کرتے تھے۔ حضرت. . ہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''آپ ﷺ قر بانی کے دن (ز عید سے) واپس پلٹنے - کچھ تناول نہ فرماتے (لیکن یہ روزہ نہ تھا جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں)''

۳۔ ز عید عیدگاہ میں ادا کر· ·- ہے رسول اللہ ﷺ نے ز عید مداومت کے ساتھ آ . دی سے . ہر نکل کر ادا کی ہے۔ جیسا کہ حضرت اُبوسعید· ری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''نبی کریم ﷺ عیدالفطر اور عیدالأضحیٰ کے دن عیدگاہ کی طرف . ہر· - تھے''

مسجد میں زعید کی ادائیگی کے سلسلے میں نبی کریم ﷺ سے کوئی صحیح سند سے روا۔ - ۔ . - نہیں البتہ ا۔ روا۔ - بضعف سند موجود ہے۔

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''ا۔ عید کے موقع پ لوگوں کو . رش نے آلیا تو نبی کریم ﷺ نے انہیں زعید مسجد میں پ ھادی''

لیکن کسی عذر کی بناء پ مسجد میں زعید پ ھنے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف نے اجازت دی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''کسی عذر کی وجہ سے مسجد میں زعید پ ھی جاسکتی ہے۔''

جیسا کہ امام ابن م تحر یکرتے ہیں کہ ''ہمیں حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما سے روا۔ - کی گی ہے کہ انھوں نے عید کے دن . رش ہونے کی بنا پ لوگوں کو مسجد میں زعید پ ھائی۔''

۴۔خواتین بھی عیدگاہ میں تشریف لا ۔ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرما۔ کہ ہم عورتوں کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں (عیدگاہ) لے جا ، جوان لڑکیوں، حیض والی عورتوں اور پ دہ نشین خواتین کو بھی۔ ہاں حیض والی عورتیں ز سے الگ رہیں (لیکن) وہ خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شر۔ ہوں''

۵۔عیدین میں تکبیرات کہنا بھی مسنون ہیں عید الفطر میں شوال کا چا۔ دیکھنے سے لے کر عید سے فارغ ہونے - تکبیرات کہی جا اور عید الاضحیٰ میں چا۔ دیکھنے سے لے کر مکمل ا۔م تشریق اور خصوصا یوم عرفہ (۹ ذوالحجہ) کی صبح سے منیٰ کے آ۔ ی دن (۱۳ کی ز عصر) -

تکبیرات کہی جا ۔تکبیرات کے الفاظ یہ ہیں:

٦۔ زعیدین کا وقت ع آفتاب کے بعد شروع ہوجا ۔ ہے اور اسے جلد ادا کر ۔ ضروری ہے۔

٧۔ زعیدین سے قبل اذان وا قامت نہیں ہے اور اس ز سے قبل اور بعد کوئی اور نفلی ز نہیں ہے۔

٨۔ زعیدالفطر اور زعیدالاضحیٰ کی دو دو رکعتیں ز ہے۔

٩۔ زعیدالفطر اور زالاضحیٰ کا طر

زعیدین دو رکعتیں ہے پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد دعائے استفتاح، پھر قرأت سے پہلے سات تکبیریں کہی جا اور دوسری رکعت میں کھڑے ہونے کے بعد قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہی جا ۔

اور ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کیا جائے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے تھے اور عمر بن خطاب سے صرا ۔ ہے کہ وہ عیدین کی تکبیرات کے ساتھ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔

عیدین کی دو رکعتوں میں نبی ﷺ کی قرأت کچھ اس طرح تھی آپ ﷺ پہلی رکعت میں
. پڑھتے اور دوسری رکعت میں . پڑھتے تھے۔

۱۰۔ زعید پہلے ادا کی جائے بعد میں خطبہ مسنونہ (یہ جمعہ کیطرح دو خطبے نہیں ہیں) اور پھر دعا کی جائے (جو لوگ پہلے خطبہ اور بعد میں زادا کرتے ہیں وہ ·· عمل نہیں کرتے)

۱۱۔عیدگاہ سے واپسی پ راستہ تبدیل کر کے آ· چاہیے۔رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۱۲۔عیدین کے دونوں دنوں میں روزہ رکھنا ہے کیو وہ کھانے پی· کے دن ہیں۔

۱۳۔اَ عید جمعہ کے دن آجائے تو زجمعہ کا اختیار ہے چاہے آدمی پڑھے ۔نہ پڑھے لیکن وہ زظہر ضرور ادا کرے گا۔البتہ امام پ لازم ہے کہ جمعہ کا خطبہ دے" کہ جو شر۔ ہو· چاہیں وہ ہو جا ۔

عیدین کے موقع پ مبارک . دینا

حضرت جبیر بن نفیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم . عید کے دن قات کرتے تو ا دوسرے کو مبارکباد پیش کرتے اور کہتے۔

''اللہ تعالیٰ ہم سے اور تم سے قبول فرمائے''

عید کے دن کھیل وغیرہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

''کہ عید کے دن سوڈان کے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم ڈھال اور . ں سے کھیل رہے تھے''

اماں جی فرماتی ہیں کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی فرمایا: کہ تم بھی دیکھنا چاہتی ہو۔؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پیچھے کھڑا کرلیا۔ میرا چہرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پ تھا (اسطرح میں پیچھے پ دے سے کھیل کو بخوبی دیکھ سکتی تھی) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے خوب بنوارفدہ!. میں تھک گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بس؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر جاؤ۔

ا۔اس حدی ث سے معلوم ہوا کہ عید کی خوشی میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنگی مشقیں کیا کرتے تھے، ڈھالوں اور . ں سے جنگی کرت . دکھلای کرتے تھے۔

۲۔عید کے دن ایسا کھیل کھیلا جاسکتا ہے جس میں لغو اور اسراف وتبذ ینہ ہو۔

۳۔خواتین بھی پ دے کے ماحول میں کھیل وغیرہ دیکھ سکتی ہیں لیکن اس سے قطعاً نہیں ت کہ سٹیڈیم یا میدانوں میں جاکر خواتین بے پ دگی کے ماحول میں کھیل دیکھیں۔

عید کے روز بچیوں کا گیت گا·

عید کے دن ایسے گیت اور اشعار کہنے میں مضا نہیں جو شرک وکفر اور شہوانی اشیاء سے پ ک ہوں جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میرے پ س ا رکی دولڑکیاں وہ اشعار گارہی تھیں جوا رنے بعاث کی ·ّ کے موقع پ کہے تھے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ گانے والیاں نہیں تھیں۔) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر یہ شیطانی آلات (اور یہ عید کا دن تھا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! ہر قوم کی عید (خوشی کا دن) ہوتی ہے اور آج یہ ہماری عید ہے''

نوٹ: ا۔ . َ بعاث ۔ ریخ عرب میں ا ۔ عظیم لڑائی کے ۔ م سے مشہور ہے جس میں اوس اور ۔ رج دو ۔ ڑے قبائل کی . َ ہوئی تھی جس کا سلسلہ بعد ا ۔ سو بیس سال ۔ جاری رہا یہاں ۔ کہ اسلام کا دور آ ۔ اور یہ قبائل مسلمان ہوئے۔

۲۔ عید کے دن بچیاں گیت گا سکتیں ہیں نہ کہ جوان عورتیں۔

۳۔ گیت و اشعار کے ساتھ دف کی اجازت ہے نہ کہ بینڈ . جوں کی۔

۴۔ کفر و شرک اور لغو . ت اور غلط اشعار شیطانی فعل ہیں ان سے بچنا ہر پ لازم ہے۔

یوم عرفہ بھی عید ہے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ا ۔ یہودی شخص نے ان سے کہا:

''اے امیر المومنین! تمہاری کتاب میں ا ۔ آ ۔ ۔ ہے جس کو تم پ ڑھتے ہو اَ ہم یہودیوں پ ۔ زل ہوتی تو ہم اسکے یوم ۔ ول کو عید بنا ۔ ۔''

انہوں نے در ۔ فت کیا:

کون سی آ ۔ ۔ ...؟ اس نے کہا۔

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر د ۔ اور اپنی نعمت تم پ پوری

کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا‘‘

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

’’جس دن اور جس جگہ نبی کریم ﷺ پ وہ (آ ۔ ۔) ۔ زل ہوئی ہم اس سے آ گاہ ہیں۔ جمعہ کا دن تھا اور آپ ﷺ عرفات میں کھڑے تھے‘‘

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

’’رسول اللہ ﷺ سے یوم عرفہ (نو ذوالحجہ) کے روزے کے متعلق سوال کیا ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’ ۔ شتہ اور آئندہ سال کے ۔ ہ دور کر دیتا ہے‘‘

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عرفہ کے سوا کوئی اور دن ایسا نہیں ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ اس کثرت سے بندوں کو (جہنم کی) آگ سے آزاد کرتا ہو۔ اس روز اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بہت قریب ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے ان (حاجیوں) کی وجہ سے فخر کرتا اور فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟ (یعنی اپنی دنیوی ضروریات کے وجود مجھ سے صرف اپنی بخشش کے لیے یہاں جمع ہوئے ہیں۔‘‘

یوم عرفہ قبولیت دعا کا دن ہے۔ اس کی بہترین دعا جو نبی کریم ﷺ نے مانگی وہ یہ ہے، اسے کثرت سے پڑھیں۔

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود . حق نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شر یہ نہیں ہے اسی کے لیے . دشاہی اور اسی کے لیے . تعر ت ہیں اور وہ ہر چیز پ خوب قدرت ر ۔ والا ہے''

ماہ شوال کے روزوں کی فضیلت

حضرت ابوایوب ا ری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے راوی سے کہ جن کا ۔م عمر بن ث . ۔ ہے یہ حدی ث بیان کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے مہینہ میں چھ روزے بھی رکھے تو وہ ہمیشہ روزہ ر ۔ والے کی ما ہوگا۔''

عیدالفطر کے دن کا روزہ

حضرت ابوسعید ۔ ری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے روزے سے فرما یا ہے''

عید کی رات خصوصی عبادت کی حقیقت

عیدین کی رات خصوصی عبادت کا اہتمام صحیح حدی ث سے ث . ۔ نہیں ہے ویسے ا کوئی پ بندی سے تہجد ۔ ار ہے تو . عادت اس رات نوافل ادا کرے تو کوئی حرج نہیں ۔عید کی رات عبادت کیلئے دو روا یت پیش کی جاتی ہیں۔

ا۔مجمع الزوائ کی روا۔ ۔

جوشخص عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی رات عبادت کر ۔ ہے اسکا دل اس دن بھی مردہ نہیں ہوگا جس دن تمام دل مردہ ہوجا گے۔

یہ روا۔ ۔ موضوع ہے کیو اس میں ا۔ راوی عمر بن ہارون بلخی ہے اسکو ابن معین نے کذاب کہا ہے اور محدثین نے متروک کہا ہے۔

علامہ ذھبی نے کذاب، خبیث کہا ہے۔

علامہ البانی نے اس روا۔ ۔ کو خود ساختہ کہا ہے۔

۲۔ابن ماجہ کی روا۔ ۔ ، کتاب العیدین میں، اس روا۔ ۔ میں بھی بقیۃ بن ولید ۔ می راوی ہے جو سخت ضعیف ہے کیو وہ مدلس راوی ہے اور محدثین نے اسکی ۔ لیس سے اجتناب کرنے کی تلقین کی ہے۔

خطبہ عید الأضحیٰ

''اور قر. نی کے او ں کو بھی ہم نے تمہارے لئے شعا ٔ اللہ مقرر کیا ہے اس میں تمہارے لئے فا ٔ ے ہیں تو (قر. نی کرنے کے وقت) قطار . ھ کر اُن پ اللہ کا م لو . . پہلو کے بل َ پ ڑیں تو اُن میں سے کھاؤ اور قنا ۔ سے بیٹھ رہنے والوں اور سوال کرنے والوں کو بھی کھلاؤ اس طرح ہم نے اُن کو تمہارے ز یفرماں کر دیے ہے ۔ کہ تم شکر کرو ۔ اللہ ۔ نہ اُن کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون بلکہ اُس ۔ تمہاری پ ہیز گاری پہنچتی ہے (تقوی پہنچتا ہے)''

تمہیدی کلمات:

آج عیدالأضحیٰ کا دن ہے یہ دن ذوالحجہ کے مہینے میں آ ۔ ہے اور ذوالحجہ کا مہینہ حرمت والے مہینوں میں سے ا ہے، اس مہینے میں نیکیوں، بخششوں اور مغفرتوں کے بے شمار ذرائع ہیں۔ ہم آج عید کے موقعہ پ چند اہن . تیں ذکر کرتے ہیں:

عیدالأضحیٰ کے اہم اسباق

ا.....اس دن میں دو عظیم کام ''حج اور قر. نی'' ا ہی گھرانے کی ی دلاتے ہیں۔ اور وہ گھرانہ حضرت ا. اہیم علیہ السلام کا ہے۔ قر. نی ہمارے . امجد سید ا. اہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی ادا ہے یہ ادا ہر مسلمان . ڑے جوش و وش سے منا ۔ ہے۔ یقیناً سید ا. اہیم علیہ السلام کی سیرت مقدسہ سے ہمیں حوصلہ، صبر، اطا ۔ و فرمانبرداری اور قر. نی و جان ری کا سبق ملتا ہے۔

ارشاد . تی تعالیٰ ہے:

''اے پ ورد گار! مجھے (اولاد) فرما جو سعاد تمندوں میں سے ہو، تو ہم نے ان کوا ۔ م دل کے لڑکے کی خو ی دی، . وہ ان کے ساتھ دوڑنے کی عمر کو پہنچا تو ا. اہیم نے کہا کہ .ٹے میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تم کو ذبح کرر ہا ہوں تو تم سوچو کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا کہ ا. جان! جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کیجئے اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صا. وں میں پ یئے گا، . . دونوں نے حکم مان لیا اور . پ نے .ٹے کو ماتھے کے بل لٹا دی ،تو ہم نے ان کو پکارا کہ اے ا. اہیم!، تم نے خواب کو سچا کر دکھا ی ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی . لا دی کرتے ہیں، بلاشبہ یہ صریح آ زمائش تھی اور ہم نے ا ی .ڑی قر. نی کو ان کا فدیہ دی اور پیچھے آ نے والوں میں ا. اہیم کا (ذ کرِ خیر. قی) چھوڑ دی، کہ ا. اہیم پ سلام ہو''

۲.....قر. نی صرف اللہ کے لیے کی جائے یعنی قر. نی کی قبولیت کے لیے ضروری ہے کہ یہ خلوص کے ساتھ کی جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرما ی:

''یقیناً ہم نے تجھے (حوض) کوث (اور بہت کچھ) دی ہے، پس تو اپنے رب کے لئے ز پ ھ اور قر. نی کر، یقیناً تیرا دشمن ہی لاوارث اور بے .م و ن ہے''

''کہہ دیجیے میری زمیری قر.نی میرامر.اور میراجینا . اللہ رب العالمین کے لیے ہے''
رسول ﷺ نے فرمایا:
''روزِ قیامت اللہ عزوجل منادی کرادے گا: جس شخص نے اللہ کی رضا مندی حاصل کرنے کی بجائے ،لوگوں کے دکھلاوے کے لیے عمل کیا،تو آج وہ انہی لوگوں کے پ س جا کر اس کا ثواب طلب کرے۔جنہیں دکھانے کے لیے اس نے وہ کام کیا تھا۔''

۳۔قر.نی ان لوگوں کی قبول ہوتی ہے جو نیک اور متقی ہوتے ہیں۔کیو اللہ تعالیٰ صرف ا ن کے دل اور تقوی کو دیکھتے ہیں۔
جیسا کہ فرمایا:

''اللہ- نہ اُن کا گوشـ - پہنچتا ہے اور نہ خون بلکہ اُس- تمہاری پ ہیز گاری پہنچتی ہے(تقوی پہنچتا ہے)
دوسرے مقام پ ارشاد .ری تعالیٰ ہے۔

''اور (اے محمد ﷺ!) ان کو آدم کے دو بیٹوں (ہابیل اور قابیل) کے حالات (جو .لکل) سچے (ہیں) پ ڑھ کر سنا دو کہ. . ان دونوں نے (اللہ کی جناب میں) کچھ زیں پ ڑھا توا ی کی زتو قبول ہوگئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی (- . قابیل

ہابیل سے) کہنے لگا کہ میں تجھے قتل کر دوں گا اُس نے کہا کہ اللہ پ ہیز گاروں ہی کی قر.نی قبول فرما یکرتہے۔''

۴۔اور یہ .ت طے شدہ ہے کہ جن کے دل میں اللہ کا خوف ہوتہے وہی لوگ کامیاب وکامران ہوتے ہیں۔

اللہ فرماتے ہیں۔

یقیناً پ ہیز گارلوگوں کے لئے کامیابی ہے، .غات ہیں اور انگور ہیں، اور نوجوان کنواری ہم عمر عورتیں ہیں، چھلکتے ہوئے جام شراب ہیں.اور وہاں نہ تو وہ بیہودہ .تیں سنیں گے اور نہ ہی جھوٹیں .تیں سنیں گے،(ان کو) تیرے رب کی طرف سے (ان کے نیک اعمال کا) یہ .لہ ملے گا جو کافی ا م ہوگا''

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

''(اے ابوذر رضی اللہ عنہ!) تو جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتہ رہ اور اَ خطا ہو جائے تو فورا نیکی کر وہ اس کو ختم کر دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ مل''۔

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

'' . سے زیادہ . میں جو چیز داخل کرے گی وہ اللہ کا ڈر اور اچھا اخلاق ہے''۔

۵۔یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی قربیاں قبول فرما تا ہے۔جن میں خلوص ہو۔ریا کاری اور دیکھاوا نہ ہو۔جو متقی ہوں۔مشرک نہ ہوں۔قربانی . کے مطابق ہو۔ . عتی نہ ہوں۔آدمی زی ہو۔اَ یہ شرائط نہیں تو اللہ کے ہاں قربانی قابل قبول نہیں۔

۶۔آج عید کا دن ہے مسلمانوں کی خوشی کا دن ہے۔حقیقی خوشی یہ ہے کہ ا ن دیکھے کہ وہ اس . ت پ خوش ہو رہا ہے کیا اس کے َ . ہ معاف ہو چکے ہیں۔

شاعر کیا خوب کہا ہے۔

''عید اس کی نہیں جس نے نئے نئے کپڑے پہن لیئے بلکہ عید تو اس کی ہے جو اللہ کے عذابوں سے ڈر َ ے۔''

۷.....آج عید الأضحیٰ یعنی قربانی ذبح کرنے کا دن ہے چند . تیں اس حوالہ سے نوٹ کریں:

ا.....عیدگاہ سے واپسی پ راستہ تبدیل کر کے آ . چاہیے۔رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

جانور کو قبلہ رخ لٹا اور یہ دعا پڑھ کر ذبح کریں:

۳.....قربانی کا جانور خود ذبح کر . افضل ہے۔اَ خود نہیں کر تو اپنا کوئی . ٔ . مقرر کر لیں

،یہ جو عام ہے کہ چھری کو ہاتھ لگا لو..... یہ . فضول . تیں ہیں.....ہاں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روا ۔ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ا ایسا سینگ والا دنبہ لانے کا حکم فرما کہ جو سیاہی میں چلتا ہو اور سیاہی میں بیٹھا ہو اور سیاہی میں د یکھتا ہو اور ایسا ہی دنبہ آپ ﷺ کی ۔ مت میں لا ۔ ۔ کہ آپ ﷺ اس کی قر ۔ نی کریں آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرما :

''اے عائشہ چھری لاؤ،اور اسے اچھی طرح تیز کرو''

پھر آپ ﷺ نے چھری پکڑی اور دنبے کو پکڑ کر اسے لٹا د ۔ پھر اسے ذبح فرما د ۔ پھر آپ ﷺ نے فرما :

''اے اللہ محمد کی طرف سے اور محمد کی آل کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے یہ قر ۔ نی قبول فرما پھر آپ ﷺ نے اسی طرح قر ۔ نی فرمائی۔''

۴.....قر ۔ نی کے گو ۔ ۔ کے تین حصے کرنے شرط اور ضروری نہیں ا اپنی تقسیم میں آسانی کے لیے کوئی کرتا ہے تو حرج نہیں ۔ پس قر ۔ نی کا گو ۔ ۔ کھاؤ اور کھلاؤ ۔

ارشاد ۔ ری تعالی ہے ۔

''قر ۔ نی کے گو ۔ ۔ سے خود بھی کھاؤ،خود دار محتاج اور سوالی کو بھی کھلاؤ۔''

۵.....قر ۔ نی کی کھالیں قصاب کو ا . ت میں دینا ہیں ان کا مصرف وہی کا جو زکوۃ کا مصرف ہے سورت توبہ 60 نمبر آ ۔ ۔ میں آٹھ مسارف بیان ہوئے ہیں قرآن مجید میں ہے:

’’صدقات (زکوٰۃ، ،فطرانہ،کھالیں) فقیروں کے لیے ہیں اور مسکینوں کے لیے، اور ان کے وصول کرنے والوں کے لیے اور ان کے لیے جن کے دلوں میں الفت ڈالنا مقصود ہو اور دن چھڑانے میں، قرض داروں کے لیے، اور اللہ کی راہ (جہاد فی سبیل اللہ) میں اور مسافروں کے لیے، فرض ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ علم وحکمت والا ہے۔‘‘

یعنی قربانی کی کھالوں کے مستحق غربا ءومساکین ہیں، اسی لیے مدارسِ دینیہ کو دینا بھی جائز ہے، کیوں کہ وہاں زیر تعلیم طلباء کی اکثریت غربا ءومساکین کی ذیل میں آتی ہے۔علاوہ ازیں کھالیں اسلامی محاذوں پر سرپیکار مجاہدین فی سبیل اللہ کو بھی دی جاسکتی ہیں۔

۶.....قربانی سے فارغ ہو کر اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کریں۔کہ جس نے قربانی کرنے کی توفیق فرمائی، تکبر، ریاکاری اور دکھلاوے سے پناہ مانگتے ہوئے قربانی کی قبولیت کی دعا مانگیں۔ اس کے ساتھ یہ عزم، عہد و پیمان کریں کہ یہ تو ایک جانور کی قربانی ہے۔اگر ہمیں اللہ کے راستے میں اپنی جان کی قربانی دینا پڑی تو ہم دریغ نہیں کریں گے۔ان شاءاللہ

غزوہ احد کی داستان

ارشاد ر . نی ہے:

''اَ تمہیں زخمِ (شکست) لگا ہے تو اُن لوگوں کو بھی ایسا زخم لگ چکا ہے اور یہ دن ہیں کہ ہم اُن کو لوگوں میں . لتے رہتے ہیں اور اس سے یہ بھی مقصود تھا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو متمیز کر دے اور تم میں سے گواہ بنائے اور اللہ تعالیٰ بے ا فوں کو پسند نہیں کرتا ۔ اور یہ بھی مقصود تھا کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو خالص (مومن) بنادے اور کافروں کو . بود کر دے۔''

تمہیدی کلمات:

۱۵ شوال ۳ ہجری ہفتے کے دن غزوہ احد پیش آ ۔ طبقات الکبری ۲/۳۶ ۔ اسی منا . ۔ سے ہم آج ماہ شوال میں داستان غزوہ احد ذکر کریں گے۔

غزوہ کے اسباب:

قریش . َ . ر میں اپنے مقتولوں کا انتقام ۔ چاہتے تھے اور اپنا وہ مقام و مرتبہ بحال کر . چاہتے تھے جو . ر کی شکست کے بعد عربوں کے . د ڈانواں ڈول ہو َ ۔ تھا۔

قریش مکہ کی جنگی تیاری:

ابوسفیان کو غزوہ . ر کے وقت قافلہ سے بچ کر نکلا تھا اس نے اس سارے قافلے پ لادے سامان کو دارالندوہ میں لیا اور . ر کے معرکے کے بعد مقتولین کے ورث ءاور جن کا سامان تھا ان کے پ س جا کر اس . ت پ آمادہ کیا کہ اپنے مقتولین کا . لہ ی کے لیے اس . مال کو صرف کر د ی جائے اور ا فوج تیار کی جائے۔ چنانچہ انھوں نے اس قافلے کا سامان نبی کریم ﷺ سے . ک کے لیے مختص کر د ی۔ کہا جا ت ہے کہ اس مال میں سے کم از کم نفع پچاس ہزار د ینار تھا جن کا انھوں نے سو ن ی ا اور پھر . ک کی تیاری میں سارا سامان لگا د ی۔

اللہ تعالیٰ نے انہی کا ت کرہ کرتے ہوئے فرما یہ ہے:

''جو لوگ کافر ہیں اپنا مال خ چ کرتے ہیں کہ (لوگوں) کو اللہ کے رستے سے روکیں سو ابھی اور خ چ کریں گے آ خ وہ (خ چ کر خ) اُن کیلئے (مو . ِ) افسوس ہوگا اور وہ مغلوب ہو جا گے اور کافر لوگ دوزخ کی طرف ہا جا گے۔''

وحشی کو آزادی کی پیش کش

جبر بن مطعم کے غلام حبشی جسے وحشی کہا جا ت تھا۔ یہ نیزے کا ماہر تھا۔ جبیر نے کہا: تم بھی لوگوں کے ساتھ نکلو، میرے چچا طعیمہ کو حمزہ نے . ر کے روز قتل کیا تھا ا اس کے

. لے میں تم حمزہ کو موت کے گھاٹ ا۔ ردو تو تم آزاد ہو۔

خواتین قریش اور ہند .۔ عتبہ کی شمولیت:

قریش مکہ کی چودہ ۔ پندرہ خواہش اس میں شر۔ ہوئی جو اہل لشکر کی مسلمانوں کے خلاف . انگیختہ کرنے کے لیے ساتھ ساتھ تھیں۔

وحشی کی کنیت ابودسمہ تھی دوران سفر . وہ ہند کے پ س سے ۔ ر۔ تو یہ اسے کہتی: اے ابودسمہ! میری روح کو۔ سکون ہوگا ا تو حمزہ کو قتل کرے گا۔ اس طرح میں آتش غضب سے اور تو غلامی کی زنجیروں سے رہائی پ ئے گا۔

کہا جا۔ ہے کہ . قریش مکہ کا لشکر مدینہ کی طرف ۔ ھ ر ہا تھا تو ان کا ۔ ر ابواء ۔ می بستی سے ہوا۔ یہاں نبی کریم ﷺ کی والدہ ما . ہ آمنہ ۔ ۔ وہب کی قبر تھی۔ ہند ۔ ۔ عتبہ کے ذہن میں شر و فساد کی بجلیاں کو۔ نے لگیں۔ اس نے ابوسفیان سے کہا یہاں محمد ﷺ کی والدہ کی قبر ہے تلاش کرو اور ان کے جسد خا کی کو اپنے قبضے میں کر لو۔ ا مسلمان ۔ ۔ میں ہمارے آدمیوں کو قیدی بنالیں تو ان کا فدیہ درہم و دینار کی صورت میں ادا کرنے کی بجائے ہم آمنہ کا جسد خا کی دے کر ادا کریں گے اور اپنے قیدی چھڑا لیں گے۔

ابوسفیان نے یہ . ت د لوگوں کو بتائی تو قافلے میں دانش مند لوگوں نے اس سے کر د۔ اور کہا کہ ا تم نے یہ حر ۔ ۔ کی تو یہ رسم . چل نکلے گی اور کل کو ہمارے تمھارے آ . وَوا . ادکی قبروں کی بے حرمتی کرے گا۔ بہتر یہی ہے کہ اس فتنے کی داغ بیل نہ ڈالو۔ اس طرح نبی کریم ﷺ کی والدہ ما . ہ کی حرمت قائم رہی۔

مدینہ میں خبر:

. . لشکر قریش مکہ سے نکلا تو عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کو خط لکھ کر اطلاع کر دی کہ قریش کا لشکر نکل پڑا ہے اور اس کے ساتھ تین ہزار جنگجو ہیں وہ اپنے ساتھ ۲۰۰ گھوڑے اور سات سو زرہ پوش لیے ہوئے ہیں تین ہزار اونٹ بھی ساتھ ہیں اور ہر جوان اسلحہ سے لیس ہے۔

نبی ﷺ کی مدینہ میں تیاری:

خبر پہنچتے ہی آپ ﷺ نے اپنے جاسوسوں کو مدینہ . ہر روانہ کر دیا جس میں فضالہ بن عدی بن . م کے . . انس اور مؤنس بھی شامل تھے۔ اسی طرح ہر وقت چوک و چوبند دستہ لیے سعد بن معاذ، اسید بن حضیر اور سعد بن عبادہ گشت کرنے لگے۔ قریش نے وادی احد کے قریب عینین . می جگہ پڑاؤ ڈال لیا۔ قریش احد کے قریب . . ھ کو پہنچے وہ وہاں . ھ، جمعرات اور جمعہ کا قیام کیا۔ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے روز ۶ ے شوا ۳ ہجری کو مدینہ سے نکلے اور ہفتہ کے روز . ہوئی۔

رسول اللہ ﷺ کا خواب

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روا . . کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی، تو وہ . . سے ٹوٹ گئی، یہ وہ مصیبت تھی جو مسلمانوں کو احد کے دن پہنچی تھی پھر میں نے اسکو دوسری . رہلا . تو وہ پہلے سے زیادہ اچھی ہوگئی، یہ وہ چیز تھی جو اللہ نے فتح اور مومنوں کے اجتماع کی شکل میں ظاہر فرمائی۔''

آپ ﷺ میدان احد میں

آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو اپنا خواب سنا یا اور مشورہ طلب کیا کہ مدینہ میں رہ کر دفاع کیا جائے . . ہر نکل کر ۔ الغرض فیصلہ . ہر نکل کر لڑنے پ ہوا آپ ﷺ ا یہ خفیہ راستے سے ہفتہ کے روز میدان احد میں ا گئے ۔ آپ ﷺ احد کے متعلق فرما یا کرتے تھے:

''(لوگو!) یہ احد کے پتھر ہم سے محبت کرتے ہیں اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں''

ا یہ دفعہ پیارے نبی ﷺ اپنے تین رفقاء حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے ساتھ احد پہاڑ کی جا . گئے . . احد پ آپ قدم ر ہوئے تو اچا · پہاڑ نے حر ۔ شروع کر دی ۔ نبی کریم ﷺ نے پہاڑ کی جنبش اور کا ·: دیکھ کر اپنا قدم مبارک احد پہاڑ پ مارا اور فرما یا:

''اے اُحد! ٹھہر جا، تجھ پ ا یہ نبی، ا یہ ابوبکر صدیق اور دو شہید (عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم) ہیں''

میدان میں صف بندی:

آپ ﷺ نے میدان میں صف بندی کروائی اور حکم د یہ ۔

''ہمارے حکم کے بغیر کوئی . ` نہ چھیڑے ۔''

اور ا یہ دستہ عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں پچاس افراد پ مشتمل عینین · می

پہاڑی کے درے پ بٹھا یا جو ماہر تیرا ا ز تھے اور ان کو ہدا یا - دی:

''ا تم دیکھو کہ ہمیں ا چک کر لیے جا رہے ہیں - . بھی تم اپنی جگہ سے نہ ہٹا یہاں - کہ میں تمھیں بلا بھیجوں اور ا تم دیکھو کہ ہم نے دشمن کو شکست دے دی ہے اور انھیں کچل ڈالا ہے - . بھی میرا پیغام آنے - اسی جگہ ڈٹے رہنا ہے۔''

تلوار کا حق کون ادا کرے گا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن (میدان احد میں مجاہدین کے سامنے) تلوار لہرائی اور فرما یا:

''کون ہے جو مجھ سے یہ تلوار لے کر اس کا حق ادا کرے گا؟''

یہاں موجود تمام صحابہ میں سے ہرا یا نے اپنا ہاتھ پھیلا یا اور کہنے لگا: میں..... میں (اس کا حق ادا کروں گا) مجاہدین کا جمگھٹا لگ َ یا تو حضرت سماک ابو دجانہ ا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگے: میں اس کا حق ادا کروں گا۔ چنانچہ ابو دجانہ ا نے تلوار لے لی اور مشرکوں کی کھوپڑیوں کے پ نچے اڑا دیے۔

؛ َ چھڑ گئی

. سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ٹ ے اور طلحہ بن ابی طلحہ کو اپنا شکار بنا یا اور اسی

طرح پھر .ٔ چھڑ گئی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اللہ سے مدد مانگنے لگے' دعا کرنے لگے'

حضرت سعد بن ابی وقاص ا کہتے ہیں کہ: مجھ سے حضرت عبداللہ بن جحش ا نے .ٔ احد میں کہا: اے سعد! تم اللہ پ ک سے دعا کیوں نہیں مانگتے ؟ اس کے بعد یہ دونوں ا۔ گوشہ میں گئے۔ حضرت سعد نے اس طرح دعا مانگی:

اے میرے رب!. . دشمنوں سے مڈبھیڑ ہو تو میرے سامنے ا۔ ایسے آدمی کو لا جو سخت حملہ آور ہو اور بہت ہی قتال ہو۔ میں اس سے لڑوں اور وہ مجھ سے لڑے۔ پھر مجھے اس پ کامیابی کی توفیق فرما کہ میں اسے قتل کر دوں اور اس کا سارا مال لے لوں۔

ان کی دعا پ کامیابی کی توفیق فرما کہ میں اسے قتل کر دوں اور اس کا سارا مال لے لوں۔ ان کی دعا پ حضرت عبداللہ بن جحش ا نے آمین کہی۔ پھر حضرت عبداللہ بن جحش ا نے دعا مانگی۔

: :

: . :

اے میرے اللہ! مجھے ا۔ ایسے آدمی سے مقابلہ کی توفیق دے جو سخت حملہ آور ہو اور سخت جنگجو بھی۔ میں تیرے لیے اس سے لڑوں اور وہ مجھ سے لڑے پھر وہ مجھے پکڑے

میری ·ک بھی کاٹ دے میرے کان بھی کاٹ دے، . . میں کل روز قیامت تجھ سے ملوں تو پوچھے کہ کس لیے تیری ·ک اور کان کاٹے گئے تھے؟ میں عرض کروں کہ تیرے اور تیرے رسول کے لیے میرے ·ک اور کان کاٹے گئے۔ تو کہے کہ ہاں! تو سچ کہتا ہے۔ حضرت سعد نے آمین کہی۔

حضرت سعد اپنے .. ٹے سے کہتے تھے کہ عبداللہ جحش کی دعا میری دعا سے بہتر رہی۔ میں نے اسی دن کے آ ٔ میں ان کو دیکھا کہ ان کی ·ک اور کان کٹے ہوئے ا ِ دھاگے میں لٹکے ہوئے حضرت سعد اپنے .. ٹے سے کہتے تھے کہ عبداللہ جحش کی دعا میری دعا سے بہتر رہی۔ میں نے اسی دن کے آ ٔ میں ان کو دیکھا کہ ان کی ·ک اور کان کٹے ہوئے ا ِ دھاگے میں لٹکے ہوئے تھے۔

شہداء کا سردار

حضرت جعفر بن عمر ضمری ا بتاتے ہیں کہ: میں عبیداللہ بن عدی ا کے ساتھ سفر پ روانہ ہوا۔ . ہم شام کے شہر ''حمص'' میں پہنچے تو عبیداللہ مجھے کہنے لگا: آپ کا کیا خیال ہے ا َ ہم وحشی بن حرب کے پ س جا جو یہیں حمص میں رہتا ہے اور اس سے حضرت حمزہ ا کی شہادت کے . رے میں پوچھیں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں ضرور چلتے ہیں۔ اب ہم نے اس کا پتا معلوم کر· شروع کیا تو ہمیں بتا ِ ے کہ وہ جو آ رہا ہے اپنے گھر کے سائے میں بیٹھا ہوا ہے، وہی ہے۔ وہ ایسے آ ِ جیسے .ٹا سا کپا ہو۔ بہرحال ہم اس کے پ س جا پہنچے اور جا کر لمحہ بھر کھڑے ہوئے اور اسے سلام کہا۔ جناب وحشی نے سلام کا جواب د ِ ۔ میرا ہم سفر ساتھی عبیداللہ تھا۔ اس نے اپنی .ڑی سی پگڑی کو اپنے جسم پ اس رح لپیٹ لیا کہ حضرت وحشی صرف آنکھیں اور پ ؤں ہی دیکھ سکے۔ اب عبیداللہ نے وحشی سے پ وچھا: تم نے مجھے پہچا· کہ میں کون ہوں؟

وحشی نے عبیداللہ کی طرف دوڑائی اور کہنے لگا: نہیں، اللہ کی قسم! ہاں البتہ ا جا ہوں کہ عدی بن خیار نے ا یہ عورت سے نکاح کیا تھا۔ وہ عورت ابوالعیص کی بیٹی تھی اس عورت کو ام قتال کہا جا تھا۔ مکہ میں اس عورت کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ میں اس بچے کی پ ورش کے لیے کسی دودھ پلانے والی کی تلاش کے لیے َ تھا، وہ مل گئی تو میں نے اس بچے کو اٹھا لیا۔ اس کی ماں ام قتال بھی ساتھ تھی ہم اس بچے کو دودھ پلانے والی کے پ س لے گئے، اس دوران میں نے اس پ وؤں دیکھے اور اب مجھے لگ رہا ہے کہ آپ کے پ وؤں ہی ہیں۔''

عبیداللہ بن عدی نے اب اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا لیا (کیوں کہ وحشی نے انہیں پہچان لیا تھا) وہ وحشی سے کہنے لگے: ''کیا تم ہمیں حضرت حمزہ ا کی شہادت کا واقعہ بتاؤ گے کہ وہ کس طرح شہید ہوئے؟'' وحشی کہنے لگا: کیوں نہیں'' اور پھر اس نے واقعہ سنا شروع کیا:

(ہوا اس طرح تھا کہ) ''حضرت حمزہ ا نے . ر کے میدان میں طعیمہ کو قتل کر د تھا۔ اب میں جس کا غلام تھا میرے اس آ قا جبیر بن مطعم نے کہا: ''ا َ میرے چچا طعیمہ کے . لے تم حمزہ ا کو قتل کر دو تو تم آ زاد ہو۔'' پھر وہ وقت آ یہ کہ مکہ کے لوگ عینین کی . َ کے لیے نکلے، عینین اس پہاڑی کا م ہے جو احد کے پہاڑ کے سامنے واقع ہے اور ان دونوں کے درمیان وادی حائل ہے۔ بہر حال! میں بھی لڑائی کے ارادے سے مکہ کے لوگوں کے ہمراہ ہو لیا۔ . احد میں پہنچے اور لڑائی شروع ہوئی تو میں ا یہ چٹان کے نیچے حضرت حمزہ ا کی ت ک میں بیٹھ َ ۔ . َ کے دوران آ کا را یہ موقع ایسا آ یہ کہ وہ مجھ سے قر . ہو گئے۔ میں نے اپنا نیزہ ان کی طرف پھینکا، نیزہ ان کی ف کے نیچے لگا اور پ رہو َ ۔ اس سے وہ شہید ہو گئے اور میرا عہد پورا ہو َ ۔''

صحیح ابن حبان میں وحشی کا مز بیان یوں ہے:

''چو میں حبشی تھا لہٰذا حبشیوں کی طرح نیزہ پھینکنے میں ماہر تھا۔ نہ کم ہی خطا جا تھا۔ . حضرت حمزہ ا شہید ہو گئے تو میں نے جا کر اپنا نیزہ نکال لیا اور واپس لشکر میں جا کر بیٹھ ۔ میرا مسئلہ حل ہو چکا تھا، کسی اور کو قتل کرنے کی ضرورت نہ تھی، میں نے یہ قتل محض اس لیے کیا تھا کہ آزاد ہو جاؤں چنانچہ میں مکہ میں آ ۔ اور مجھے آزادی مل گئی۔''

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی کٹی پھٹی لاش پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رو دیے

حضرت کعب بن مالک ا کہتے ہیں کہ: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن فرما : کوئی ہے جس نے حمزہ کی جائے شہادت کو دیکھا ہو؟ ا آدمی جو ذرا ہٹ کے کھڑا تھا کہنے لگا: میں نے دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما : ہمیں وہاں لے چلو۔ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم چل پڑے یہاں کہ چلتے ہوئے حضرت حمزہ ا کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ حضرت حمزہ ا کا پیٹ چیرا ہوا ہے اور ان کی ک اور کان وغیرہ کاٹ کر بے حرمتی کی گئی ہے۔ جو مجاہد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر یہاں آ ۔ تھا، عرض کرنے لگا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم حمزہ کی لاش کا مثلہ کیا ۔ ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کی طرف دو . رہ دیکھنے کی ہمت نہ کی اور دوسرے شہیدوں کے درمیان جا کھڑے ہوئے، فرمانے لگے:

''میں (قیامت کے دن) ان شہداء پر گواہ بنوں گا (کہ ان دلاوروں نے اللہ کے لیے اپنی جا نچھاور کیں) ان (شہیدوں) کو جو اپنے خون میں ت پ ہیں۔ میرے صحابیو! اسی طرح غسل دیے بغیر کفن پہنا دو۔ ہر وہ زخم جو اللہ کے راستے میں آ ہے، قیامت کے دن اس سے خون بہنا شروع ہو جائے گا۔ اس کا ر تو خون جیسا ہی سرخ ہوگا اس سے جو خوشبو آئے گی وہ کستوری کی ہوگی۔''

بہنا بھیا کے لاشے ۔

حضرت زبیر بن عوام ا کہتے ہیں:

احد کے دن ا ۔ خاتون انتہائی تیزی کے ساتھ چلتی ہوئی آ رہی تھی حتی کہ وہ اس قدر قر ۔ ۔ آ گئی کہ شہیدوں کے پ س پہنچ کر ان پ ڈالنے ہی والی تھی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے گوارا نہ کیا' کہ یہ خاتون ان شہداء کو دیکھے (جن کی لاشوں کا مثلہ کیا ۔ تھا) چنانچہ آپ ﷺ نے آواز دی: ''عورت، عورت (اسے روکو۔)''

حضرت زبیر بن عوام ا کہتے ہیں کہ میں اس خاتون کو پہچان چکا تھا کہ یہ تو حضرت صفیہ m (زبیر ا کی والدہ، رسول کریم ﷺ کی پھوپھی اور حضرت حمزہ ا کی بہن) ہیں۔ چنانچہ میں ان کی طرف تیزی کے ساتھ ۔ ٹھا اور قبل اس کے کہ وہ شہیدوں کے پ س جا پہنچیں میں ان کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ حضرت صفیہ m ۔ ڑی مضبوط ا ب والی اور ۔ ہمت خاتون تھیں، انہوں نے میرے ۔ ۔ پ زور سے ہاتھ مار کر دھکا د ۔ اور کہا دور ہٹ جا میرے راستے سے، پ ے ہو جا۔ میں نے عرض کیا: ''(امی جان!) اللہ کے رسول ﷺ نے ایسا کرنے کا کہا ہے، وَ نہ میری کیا مجال کہ میں آپ کو روکوں۔'' یہ سن کر حضرت صفیہ m کھڑی ہو گئیں۔ اب کے انہوں نے دو کپڑے نکالے جو وہ اپنے ساتھ لائی تھیں اور مجھے کہنے لگیں:

''یہ دو کپڑے ہیں، میں ان کپڑوں کو اپنے بھائی حمزہ کے لیے لائی تھی، کیوں کہ مجھے خبر ملی تھی وہ شہید ہو گئے ہیں۔ ان دونوں کپڑوں میں حمزہ کو کفن دے دو۔''

ہم نے ان کپڑوں کو لے لیا ۔ کہ (ماموں جان) جناب حمزہ کو ان میں کفن دے دیں۔ کفن پہنانے لگے تو کیا دیکھتے ہیں کہ جناب حمزہ کے ا ۔ جا ۔ ا ا ری کی لاش پ ی ہے۔ ان کی لاش کو بھی اسی طرح چیرا پھاڑا ۔ ۔ تھا جس طرح جناب حمزہ کی لاش کو چیرا پھاڑا ۔ ۔ ہے، اب

ا حضرت حمزہ ا کو دو کپڑوں میں کفن دیتے ہیں تو ا ری کے لیے ا ۔ کپڑا بھی نہیں بچتا۔ چنانچہ ہم نے ا ۔ کپڑے میں حضرت حمزہ ا کو اور دوسرے میں ا ری کو کفن دے دی ۔ ان چاروں میں سے ا ۔ چادر چھوٹی تھی اور دوسری . ڑی ۔ اب ہم نے حضرت حمزہ اور ا ری o کے درمیان قرعہ ڈالا اور پھر جس کی قسمت میں جو چادر تھی اس میں اسے کفن دے دی ۔

تیرا ازوں کی ہولناک خطا

اللہ نے جلد ہی میدان احد مسلمانوں کے حق میں کر دی ، کافر بھاگنے لگے درے پ مقرر عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے دستے کے بعض ساتھیوں نے امیر کی اطا ۔ چھوڑی اور فتح کی خوشی میں نیچے ا ۔ آئے ۔ دس کے علاوہ . نے خطا کر لی ۔ فتح شکست میں . لنے لگی ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی . فرمانی کی سزا سبھی کو بھگتنی پ ڑی ۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شد ی زخمی ہو گئے ۔ ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

''اور اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دی (یعنی) اُس وقت . کہ تم کافروں کو اُس کے حکم سے قتل کر رہے تھے یہاں ۔ کہ جو تم چاہتے تھے اللہ نے تم کو دکھا دی اُس کے بعد تم نے ہمت ہار دی اور حکمِ (پیغمبر) میں جھگڑا کرنے لگے اور اُس کی . فرمانی کی ، بعض تو تم میں سے د کے طلبگار تھے اور بعض آ ت کے طا . ۔ اُس وقت اللہ نے تم کو اُن (کے مقابلے) سے پھیر (کر بھگا) دی

۔ کہ تمہاری آ زمائش کرے اور اُس نے تمہارا قصور معاف کر دی اور اللہ تعالیٰ مومنوں پ . ڑ افضل کرنے والا ہے۔''

آپ پ احد سے . ڑھ کر کوئی آ زمائش نہیں آئی

کیا اُحد کے دِن سے . ڑھ کر بھی کوئی سخت دِن آپ ﷺ پ آ ی ہے .؟

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا: ''کیا اُحد کے دِن سے . ڑھ کر بھی کوئی سخت دِن آپ ﷺ پ آ ی ہے؟''

آپ ﷺ نے جواب دی:

عائشہ! تمہاری قوم قریش نے مجھ پ مصیبتوں کے کتنے ہی پہاڑ ائے ہیں۔لیکن . سے . ڑی مصیبت کی جو چٹان مجھ پ ی وہ ان لوگوں کی جا . سے طائف کی گھاٹی میں اس وقت ی . میں نے (وہاں کے سردار کنانہ) بن عبد لیل بن عبد کلال کے ہاں اپنے آپ کو پیش کیا تھا۔لیکن میں نے جس ارادے کا اظہار کیا اس کا اس نے کوئی جواب نہ دی۔ چنانچہ میں وہاں سے رنجیدہ ہو کر . ھر کو میرا رُخ تھا ادھر ہی کو چل دی۔ پھر . مجھے کچھ قرار آ ی تو میں ''قرن الثعا . '' کے مقام پ تھا۔ وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ ا . دل مجھ پ سایہ کیے ہوئے ہے۔ میں نے سر اٹھاتے ہوئے دوڑائی تو اس میں سے جناب جبریل علیہ السلام نمودار ہوئے۔ انہوں نے مجھے آواز دے کر کہا:

''آپ ﷺ کی قوم نے جناب کو جو جو کہا اور آپ ﷺ سے جو سلوک کیا، اللہ نے وہ . کچھ سن لیا ہے۔اب آپ ﷺ کی جا . پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے، ۔ کہ آپ ﷺ ان ۔ ین کے ساتھ جو سلوک کر . چاہیں، اس کا حکم پہاڑوں کے فرشتے کو

کر دیں''۔

اب پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی اور سلام کہا۔ اور کہا:

''اے محمدؐ! آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں۔ اَ آپ ﷺ پسند فرما تو میں مکہ کے دو پہاڑ (ابو اور قیقعان) کے درمیان اہل طائف کو (چکی کے دو پاٹوں کے درمیان آٹے کی طرح) پیس کر رکھ دوں''۔

اس پ اللہ کے نبی ﷺ نے پہاڑوں کے فرشتے کو جواب دی:

''نہیں، بلکہ میں تو اُمید لگائے بیٹھا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں سے ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جو صرف ای اکیلے اللہ کی عبادت کریں گے اور وہ کسی کو اللہ کا شری نہیں بنا گے''۔

نبی ﷺ کو زخمی کرنے والا کا م

قبیلہ بنو ہذیل کی ای فرد ابن قمہ نے قسم کھائی تھی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو قتل کرے گا۔ اس نے میدان احد میں آپ ﷺ پ وار کیا تو آپ کو شدی زخمی کر دی۔ اور کہنے لگا:

''یہ لو اور میں ابن قمئہ ہوں۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمای:

''اللہ تعالیٰ تجھے توڑ ڈالے۔''

. َ احد کے بعد پھر یہ ا ِ دن گھر سے نکلا اور اپنی بکریں دیکھنے َ ۔ بکریں ا ِ پہاڑ پ تھیں وہاں اس پ ا ِ جنگلی مینڈے نے حملہ کر د ِ اور تیز سینگ مار مار کر اسے پہاڑ سے نیچے لڑھکا د ِ اور پھر اسے ہلاک کر د ِ ۔

مجھے تو دامن احد سے . - - کی خوشبو آ رہی ہے

حضرت انس بن مالک ا بتاتے ہیں کہ: ان کے چچا حضرت انس بن نضر ا . ر کی . َ میں شامل نہ ہو سکے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے . ْ . ت کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ ہو کر پہلی . َ لڑنے سے غیر حاضر رہا، اب اَ اللہ نے مجھے موقع د ِ کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ ہو کر . َ کروں تو اللہ دیکھے گا کہ میں کس بے جگری سے . َ کرتا ہوں۔

اور . غزوہ احد کے دن مسلمانوں کو عارضی شکست سے دوچار ہو ٹ ا تو وہ فرمانے لگے: ''اے اللہ! ان مسلمانوں نے آج (اجتہادی غلطی کی وجہ سے اپنے نبی ﷺ کی حکم عدولی کر کے) جو کچھ کیا اس سے میں تیرے حضور معذرت پیش کرتا ہوں، مشرکوں نے (تیرے نبی ﷺ مسلمانوں اور شہداء کی لاشوں کے ساتھ) جو کچھ کیا، میں تیری جناب میں اس سے شد ِ کرب کا اظہار کرتا ہوں۔'' پھر آگے ٹ ھے تو ان کی قات حضرت سعد بن معاذ ا سے ہو گئی۔ حضرت انس بن نضر ا ان سے کہنے لگے: سعد! کہاں جا رہے ہو؟ مجھے تو دامن احد سے . - - کی خوشبو آ رہی ہے۔'' یہ کہتے ہوئے وہ آگے ٹ ھے اور لڑنے لگے حتیٰ کہ شہید کر دیے گئے۔

حضرت انس ا کی لاش پہچانی نہ جا رہی تھی حتیٰ کہ ان کی بہن ربیع . - - نضر m نے ان کی انگلیوں کی پور سے ان کی لاش پہچانی۔ حضرت انس بن نضر ا کو اسی (۸۰) سے زا ٔ زخم لگے

تھے۔ یہ زخم اور پ کے، نیزے، تلوار اور تیروں کے تھے۔

صحیح مسلم کے الفاظ ہیں کہ صحابہ خیال کیا کرتے تھے کہ یہ آ - انس بن نضر ا اور ان کی جیسے د صحابہ کے . رے میں · زل ہوئی تھی:

''ایمان والوں میں سے کچھ مرد ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے جس . ت پ عہد کیا سچا کیا پھر ان میں سے کوئی تو وہ ہے جو اپنی ·· ر پوری کر چکا اور کوئی وہ ہے جو انتظار کر رہا ہے اور انہوں نے اپنے عزم و عہد میں تبد کے . رے میں سوچا - نہیں۔''

طلحہ کا ہاتھ ٹ ے

حضرت جا. بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ .ے احد کے روز . مسلمان اِدھر اُدھر بھاگ گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان کی ا طرف تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ . رہ ا ری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے، ان میں طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ مشرکوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرما :

''کون ہے جو ان سے مقابلہ کرے گا؟''

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

''میں اے اللہ کے رسول!''

رسول اللہ ﷺ نے فرما یا:

''تم اپنی جگہ رہو۔''

ا رمیں سے ا یشخص نے عرض کی:

''میں اے اللہ کے رسول!''

آپ نے فرما یا:''تم (ٹھیک ہے،تم مشرکوں کا مقابلہ کرو)۔''

اس نے مشرکوں سے لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو ۔آپ ﷺ نے دیکھا کہ مشرک اس جگہ ڈٹے ہوئے ہیں تو آپ ﷺ نے فرما یا:

''قوم کا مقابلہ کون کرے گا؟''

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

''میں۔''رسول اللہ ﷺ نے فرما یا:''تم اپنی جگہ رہو۔''

ا ا ری صحابی نے عرض کی:''میں اے اللہ کے رسول!''

آپ نے فرما یا:''ہاں ٹھیک ہے(تم مشرکوں کا مقابلہ کرو)۔''

وہ شخص مشرکوں سے لڑ ہوا شہید ہو اور آپ ﷺ اسی طرح فرماتے رہے اور ہر مرتبہ ا ا ری سامنے آ رہا اور اپنے پیش رو کی طرح مشرکوں سے لڑتے ہوئے شہید ہو رہا، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ. قی رہ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا:

''مشرکوں کی قوم کا مقابلہ کون کرے گا؟''

تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے:''میں۔''

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ر ہ ا ریوں کے بقدر لڑائی کی،دوران لڑائی ان کے ہاتھ

پ وار ہوا اور ان کی ا ٔ ی ں ٹ گئیں، انھوں نے ''حس'' کہا (یعنی سی) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ا َ تو ''بسم اللہ'' کہتا تو فرشتے . لوگوں کے سامنے تجھے اٹھا ی ت ۔'' اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو واپس لوٹ د ی (یعنی ان کا زور ٹوٹ َ ی)۔''

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو صحیح قرار د ی ہے۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ ہاتھ کتنا خوش نصیب ہاتھ تھا، جو امام الانبیاء کی حفاظت کرتے ہوئے شل ہوا۔ حضرت قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ دیکھا، جو نبی کریم ﷺ کا دفاع کرتے ہوئے زخمی ہوا۔''

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ٔ ھے میں َ گئے تھے اور ان کے جسم پ کم و بیش ستر زخم تھے۔

سید . طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جو کوئی پسند کرت ہے کہ اس شخص کو دیکھے جو اپنی ٔ راور ذمہ داری پوری کر کے شہادت کے مرتبے پ فائ ہوا ہے تو وہ طلحہ کو دیکھے۔''

ابو داود طیالسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روا ی ت کی ہے کہ سید . ابو بکر رضی اللہ عنہ . . َ احد کا ت کرہ فرماتے تو کہتے: یہ . َ ساری کی ساری طلحہ کیلئے تھی، یعنی اس میں اللہ کے رسول ﷺ کے تحفظ کا اصل کار . مہ انھی نے ا م د ی۔ سید . ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے ا ی

شعر میں ان کے . رے میں ارشاد فرما یا تھا:

''اے طلحہ بن عبید اللہ! تمہارے لیے ۔ ۔ ۔ وا . ہو گئیں اور تم نے اپنے لیے حور عین والا ٹھکانہ بنا لیا۔''

اے سعد! تجھ پہ میرے ماں . پ قر . ن ہوں

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے احد کے روز اللہ کے رسول کو دیکھا کہ آپ کے ساتھ سفید کپڑے پہنے ہوئے دو آدمی تھے جو آپ کی طرف سے دشمن کے خلاف . ڑی سخت لڑائی کر رہے تھے۔ میں نے ان (دونوں) کو نہ اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھا یہ جبر اور میکا علیہما السلام تھے۔

صلی اللہ علیہ وسلم

سعد رضی اللہ عنہ . ڑے تیرا . از تھے . ۔ احد میں کافر پ ڑھتے چلے آ رہے تھے، انہوں نے ایسے تیر مارے کہ ا کافر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ نہ پہنچ سکا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو فرما یا:

''اے سعد! تجھ پہ میرے ماں . پ قر . ن ہوں اسی طرح تیرا . از کرتے رہو۔''

میں تو . ۔ ۔ کی خوشبو پ رہا ہوں

جنگِ احد والے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ز ۔ بن ث . ۔ رضی اللہ عنہ کو حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی تلاش میں بھیجا اور کہا اَ تم اسے پ لو

''تو میرا اسلام کہنا اور ساتھ کہنا کہ اللہ کے رسول ﷺ تمہاری حا - در یفت کرتے ہیں؟''

حضرت ز ی رضی اللہ عنہ شہداء سے ' رتے ہوئے اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کو تلاش کرتے ہوئے . لآ ' ان - پہنچ گئے تو کیا دیکھا کہ آپ کا چہرہ اور سینہ مبارک کئی زخموں سے چھلنی ہے اور موٹے موٹے زخم تقریباً ستر کے قر . ہیں۔ حضرت ز ی رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کا سلام پیش کیا اور ساتھ کہا آپ ﷺ آپ کے . رے میں پوچھ رہے ہیں کیسے ہو؟

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے موت وحیات کی کشمکش میں آپ ﷺ کے سلام کا جواب دیا اور فرما : اے ز ی رضی اللہ عنہ! پیغمبر ﷺ کو میرا اسلام کہنا اور ساتھ فرما ' کہ اللہ تعالیٰ نے سارے وعدے سچے کر دیے ہیں، میں د سے جا رہا ہوں اور ''. - کی خوشبو پ رہا ہوں۔'' اور ساتھ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کے ' م پیغام چھوڑتے ہوئے کہا:

اے ز ی رضی اللہ عنہ! میری قوم ا رکو کہہ دینا کہ سعد جاتے وقت کہتا تھا کہ ہر طرح رسول اللہ ﷺ کا خیال رکھنا، اَ تمہاری ز ' گی میں دشمن رسول اللہ ﷺ - پہنچ گئے تو قیامت کے روز تمہارا کوئی عذر قبول نہ ہوگا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ز ن پ یہی آ ' ی جملے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کی روح پ واز کر گئی۔

اس واقعہ کو ابن ہشام اور ا

الاکرم العمری نے میں بھی فرما ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

شہید پ فرشتے اپنے پ وں کا سایہ کر رہے تھے

حضرت جا . بن عبداللہ o کہتے ہیں:

. . میرے والد صا . احد کی ' ' میں شہید کر دیے گئے تو میں ان کے چہرے سے . ر . ر

کپڑا ہٹا کر د ۔ ارکر ۔ اور رو ۔ ۔ رسول کریم ﷺ کے صحابہ مجھے ایسا کرنے سے روکتے اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے . لکل نہیں کیا۔ یہ منظر دیکھ کر میری پھوپھی (فاطمہ) بھی رونے لگیں۔ اس پ اللہ کے رسول ﷺ فرمانے لگے:

''تم لوگ روؤ ۔ پ رہو، . ۔ تم لوگ میت کو اٹھاتے نہیں فرشتے تو . ا. اس پ اپنے پ وں کا سایہ کیے ہوئے ہیں۔''

شہید کی تمنا

حضرت جا. بن عبداللہ o کہتے ہیں: اللہ کے رسول ﷺ نے مجھے پ یشان دیکھا تو کہنے لگے: اے جا. ..! ادھر آ، میں تجھے ا ۔ ت بتاؤں اللہ تعالیٰ نے آج ۔ جس سے بھی . ت کی پ دے میں کی، لیکن اللہ تعالیٰ نے تیرے والد کو سامنے بٹھا کر . ت ۔ ۔ کی۔ اللہ تعالیٰ پوچھنے لگے: اے میرے بندے! مجھ سے ما ۔ تجھے کروں۔ اس پ تیرے والد نے عرض کی: میرے مولا! عرض یہی ہے کہ مجھے د میں واپس بھیج دے ۔ کہ میں تیری خاطر دوسری . رقتل کیا جاؤں۔ اس پ اللہ تعالیٰ نے عبداللہ سے کہا: یہ تو میرا فیصلہ ہو چکا کہ جو لوگ یہاں آ گئے وہ واپس د میں نہیں جا ۔ ۔ یہ سن کر عبداللہ ا کہنے لگے: میرے پ روردگار! پھر میرے پیچھے جو میرے ساتھی ہیں انہیں (میری . ۔ ۔ کی خوشحال ز ۔ گی کے . رے میں) آ گاہ کر دیجیے۔ اس پ اللہ تعالیٰ نے یہ آ ۔ ۔ ۔ ز ل فرمائی:

''جواللہ کے راستے میں شہید کر دیے گئے ان کے . رے میں مت خیال کرو کہ وہ مردہ ہیں بلکہ وہ تو ز ٠ ہ ہیں، اپنے رب کے ہاں رزق دیے جاتے ہیں۔''

مولا! ہم پ جوا مات کیے ان کی خبر د والوں کو پہنچا

حضرت عبداللہ بن عباس o کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں مخاطب کر کے آ گاہ کیا: تمہارے وہ بھائی جو احد میں شہید ہو گئے اللہ نے ان کی روحوں کو سبز پ ٠ وں کے پیٹوں میں ڈال د ے، وہ . ٠ ے کی نہروں پ اڑتے پھرتے ہیں، نہروں کے ارد د لگے درختوں کے پھلوں کو کھاتے ہیں پھر وہ ان قند ں میں آ کر بیٹھ جاتے ہیں جو سونے کی بنی ہوئی ہیں اور عرش کے نیچے لٹک رہی ہیں۔ . ان شہداء نے دیکھا کہ ان کا کھا ٠ پ اور ٹھکا ٠ انتہائی . کمال ہے تو وہ کہنے لگے: ''اے کاش! جو سلوک ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے اس کی خبر د میں ہمارے بھائیوں کو ہو جائے تو وہ جہاد میں سستی نہ کریں اور نہ . ٠ سے بھاگیں۔'' اس پ اللہ تعالیٰ نے یہ آ ی ت ٠ زل فرما دیں:

''جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے اُن کو مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ اللہ کے ٠ د ے ز ٠ ہ ہیں اور اُن کو رزق مل رہا ہے جو کچھ اللہ نے اُن کو اپنے

فضل سے بخش رکھا ہے اُس میں خوش ہیں اور جو لوگ اُن کے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) اُن میں شامل نہیں ہو سکے اُن کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں کہ (قیامت کے دن) اُن کو بھی نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے اور اللہ کے ا مات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور اس سے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کا ا . ضائع نہیں کرتا۔''

احد کے شہداء کو فرشتوں کا غسل

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما احد کے روز حضرت حنظلہ بن ابی عامر رضی اللہ عنہ کی شہادت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صلی اللہ علیہ وسلم

''تمہارے ساتھی کو فرشتے غسل دے رہے ہیں۔'' (اس کے متعلق . .) اس کی اہلیہ سے دریافت کیا تو اس نے کہا: ''وہ ائے جہاد ت ہی نکل گئے حالا وہ جنبی تھے۔'' . رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسی لیے اسے فرشتوں نے غسل دیا۔''

رضی اللہ عنہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں نے فرشتوں کو دیکھا وہ حمزہ بن المطلب اور حنظلہ بن راہب رضی اللہ عنہما کو غسل دے رہے تھے۔''

مستدرک حاکم میں ہے:

ﷺ

ﷺ

''حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے چچا. قتل کیے گئے تو وہ جنبی تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انھیں فرشتوں نے غسل دیا۔''

آپ ﷺ خیر۔ ۔ سے ہیں تو . مصیبتیں ہیچ ہیں

رسول ﷺ کی معیت میں احد میں ا گھر کے تین افراد شہید ہو گئے تھے، تینوں کی شہادت کی خبر ملنے کے . وجود گھر کی اک خاتون پوچھنے لگی:

اللہ کے رسول ﷺ کا کیا حال ہے؟

بتا ۔ ۔:

''اے ام فلاں! آپ ﷺ بحمد اللہ جیسے تو پسند کرتی ہے خیر۔ ۔ سے ہیں۔''

اس عورت نے کہا: مجھے دکھاؤ، . ۔ میں آپ ﷺ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ نہ لوں مجھے سکون نہ آئے گا۔ پھر آپ ﷺ کی طرف اشارہ کیا ۔ حتی کہ . اس نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا تو کہنے لگی:

آپ ﷺ خیر۔ ۔ سے ہیں تو . مصیبتیں ہیچ ہیں۔''

سید. عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو احد یاد آ ۔

حضرت ا. اہیم رحمہ اللہ بتلاتے ہیں کہ ان کے والد ا می حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا تھا، ان کے پ س کھا. لا ۔ تو وہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو ی د کرتے ہوئے کہنے لگے:

''وہ اُحد میں شہید کر دیئے گئے اور وہ مجھ سے کہیں ز ی دہ افضل و. ۔ تھے۔ انہیں ا ی چادر میں کفن دی ۔، وہ چادر اس قدر چھوٹی تھی کہ ا اس سے ان کا سر چھپا ی جا ۔ تو پ وں ننگے ہو جاتے اور ا پ وں ڈھا جاتے تو سر ننگا ہو جا ۔''۔

جہاں ۔ مجھے ی د پ ۔ ہے انہوں نے مز ی کہا: ''حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شہید ہو گئے۔ وہ بھی مجھ سے افضل اور . ۔ تھے۔ پھر جیسا کہ دیکھ رہے ہو، ہمارے لیے اب د کی آ سائشیں وسیع کر دی گئی ہیں۔ اس وسعت کو دیکھ کر ڈر لگتا ہے کہ کہیں ہمیں ہماری نیکیوں کا . لہ اسی د میں تو نہیں دے دی ۔''۔ یہ کہہ کر وہ رونے لگ گئے اور کھا. اپنی جگہ پ ا رہ ی ۔''۔

میدانِ اُحد میں ربّ کے حضور دُعا

حضرت عبیداللہ بن رفاعہ الزرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُحد کی . ۔ کے بعد مشرک واپس چلے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرما ی:

. ا. ہو جاؤ، ۔ کہ میں اپنے پ وردگار کی تعریف میں رطب اللسان ہو جاؤں' چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں بنائے کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ربّ سے یوں . تیں

کرنے لگے:

اے اللہ! ساری تعریفیں تیرے لیے۔

اے اللہ! تو جس کے لیے فراخی پیدا کردے اس فراخی کو کوئی سکیڑ نہیں سکتا۔

اے اللہ! جس شخص کے لیے تو تنگی پیدا کردے، اس تنگی کو کوئی دور نہیں کرسکتا۔

اے اللہ! جسے تو گمراہ کردے، اسے کوئی ہدا.. نہیں دے سکتا۔

اے اللہ! جسے تو ہدا.. سے نواز دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا۔

اے اللہ! جس شخص سے تو کوئی نعمت روک لے اسے کوئی نہیں کرسکتا۔

اے اللہ! جس کو تو کردے، اسے کوئی روک نہیں سکتا۔

اے اللہ! جس کو تو اپنے سے دور کردے اسے کوئی تیرے قر.. نہیں کرسکتا۔

اے اللہ! جس کو تو قر.. کرلے اسے کوئی تیرے سے دور نہیں کرسکتا۔

اے اللہ! ہم پ اپنی. کتیں پھیلا دے۔

اے اللہ! اپنی رحمتیں سایہ فگن کر دے۔

اے اللہ! اپنے فضل کا سائبان بنا دے۔

اے اللہ! اپنے رزق کی کشائش کر دے۔

اے اللہ! تجھ سے ایسی نعمت کا سوالی ہوں جو سدا. قرار رہے، نہ ہٹے اور نہ ٹلنے پائے۔

اے اللہ! کوئی خوف کا دِن آ جائے تو امن کا بھکاری ہوں۔

اے اللہ! تو نے جو کچھ ہمیں دیا ہے اس کے نقصان سے میں تیری حفاظت مانگتا ہوں۔

اے اللہ! جو ہمیں نہیں فرمایا اس کے شر سے بھی آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

اے اللہ! ایمان کو ہمارا محبوب بنا دے۔

اے اللہ! اسے ہمارے دلوں کا حسن بنا دے۔

اے اللہ! شکری سے ہمیں ت دلا دے۔

اے اللہ! حق سے ٹ ٔ اور ٔ فرمانی کرنے کو ٔ پسند بنادے۔

اے اللہ! ہدا ۔ ۔ والے لوگوں میں ہمیں شامل فرمادے۔

اے اللہ! ہم مریں تو مسلمان ہوکر۔

اے اللہ! اَ ز ٔ ہ رہیں تو فرماں . دار ہوکر۔

اے اللہ! ا ٔ وی قات کریں تو نیکو کاروں سے۔

اے اللہ! نہ ہم رسوائیوں میں پڑیں اور نہ فتنوں سے دوچار ہوں۔

اے اللہ! کافروں کو ہلاک کر، جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں۔

اے اللہ! انہیں . دکر کہ جو تیرے راستے سے روکتے ہیں۔

اے اللہ! ان کو دھمکا اور ان پ اپنا عذاب مسلط فرما۔

اے اللہ! اے معبودِ . حق! ان کافروں کو بھی تباہ و . دکر جن کو تو نے کتاب دی ہے۔

.اس روا . . کی سند صحیح ہے۔

خواب اور اسکے اُحکامات

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

''بے شک ۔ انے اپنے پیغمبر کو سچا (اور) صحیح خواب دکھا یا کہ تم ۔ انے چاہا تو مسجد حرام میں اپنے سر منڈوا کر اور اپنے . ل کتروا کر امن وامان سے داخل ہو گے اور کسی طرح کا خوف نہ کرو گے جو . ت تم نہیں جا تھے اس کو معلوم تھی تو اس نے اس سے پہلے ہی جلد فتح کرا دی''

تمہیدی کلمات

خواب ا نی فطرتی عادات کا حصہ ہیں جنہیں اللہ رب العزت نے ا نی تخلیق کا ا حصہ بنا یا ہے اور جسے ا ن اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اذن الٰہی ہی سے دیکھ پ ۔ ہے۔ آج اس خواب کے متعلق اور خواب دیکھنے والے کے متعلق راہنمائی پ . ت کریں گے۔

خواب کی اقسام

امام ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں ا نی خواب تین اقسام پ مشتمل ہیں۔

① حدیثِ (دلی خیالات کا انعکاس)

② تخویف شیطان

③ مبشرات ۔ او ی

رسول اللہ ﷺ نے فرما یا:

''خواب تین قسم کا ہو ۔ ہے، روزمرہ کے خیالات، شیطان کی طرف سے ڈراور اللہ کی جا . سے مومن کیلئے خو ی۔''

سچے خواب مستقبل کی طرف اشارہ ہوتے ہیں۔اور یہ مومن کے لیے عظیم نعمت ہے۔قرآن مجید میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

''اُن کیلئے د کی ز . گی میں بھی . ش رت ہے اور آ ۔ ت میں بھی۔''

سید . ابو درداء رضی اللہ عنہ نے آ ۔ ۔ میں مذکور ''خو ی'' کے متعلق در یافت کیا تو آپ ﷺ نے فرما یا:

''یہ وہ نیک خواب ہے جو مسلمان خود دیکھتا ہے یا کوئی دوسرا اس کیلئے دیکھتا ہے۔''

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرما یا: ت کے آ ۔ ر میں سے اب کچھ . قی نہیں رہا ہے علاوہ مبشرات کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ سن کر عرض کیا:

''کہ مبشرات سے کیا مراد ہے....؟''

''آپ ﷺ نے فرما یا: اچھے خواب''

خود رسول اللہ ﷺ خواب کی تعبیر بتاتے

خود رسول اللہ ﷺ کی خواب سے رغبت کا یہ عالم تھا کہ آپ ہر صبح ز کے بعد در یفت کرتے کہ کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے تو سنائے، مستدرک حاکم کے الفاظ ہیں:

''. . آپ ز صبح کے بعد رخ مبارک ز یوں کیطرف کرتے تو در یفت فرماتے آج ؟ . تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ نیز فرماتے: آگاہ رہو! میرے بعد ت میں سے نیک خواب ہی . قی ہیں۔''

" مذی شریف میں مذکور ہے:

''قرب قیامت بہت کم ہوگا کہ مومن کا خواب جھوٹ ہو . سے سچے خواب اس شخص کے ہوتے ہیں جو گفتگو میں . سے ز یدہ سچا ہو۔ مسلمان کا خواب ت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔''

خواب دیکھنے والے کے لیے ضروری ہدایت

① اچھا خواب اور . اخواب دیکھنے والا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روا ۔ ۔ کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔ کہ:

''اچھا خواب اللہ کی جا . سے ہے اور . اخواب شیطان کی جا . سے . . . ا خواب دیکھے تو شیطان سے پناہ مانگے اور اپنے . طرف تین . رتھوک دے تو وہ اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

② سچے خواب کا متلاشی اکل حلال اور صدق مقال کو اپنائے۔

③ . ے خواب دیکھنے والے کو چاہئے کہ اپنی اخلاقی حا ۔ پ غور کرے اور اسے در ۔ کرے۔

④ وہ خواب دیکھ کر کروٹ . ل لے۔

⑤ . اخواب کسی کو مت بتائے۔

حضرت ابوسعید ۔ ری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرما ۔:

. . تم میں سے کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جسے پسند کرتا ہے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے، اس کو اللہ کا شکر ادا کر ۔ چاہیے، اور اس کو بیان بھی کرے اور اَ اسکے علاوہ کوئی

ایسی چیز دیکھے جسے وہ ٠ پسند کرتا ہے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے اس کے شر سے پناہ مانگے اور اس کا ذکر کسی سے نہ کرے تو وہ اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

حدیث میں جو کہا گیا کہ . اخواب بیان نہ کیا جائے، اس حکم کو . . د احادیث سے کر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے یہ مما قطعی نہیں بلکہ محض ہمدردی وشفقت کی بنا پر حکم دیا گیا ہے۔ دلیل اسکی یہ ہے کہ خود رسول اللہ ﷺ نے بعض ایسے خواب صحابہ رضی اللہ عنہم سے بیان فرمائے ہیں کہ جن کو بشارت یا خوشی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ صحیح بخاری میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بتایا:

''میں نے خواب دیکھا کہ میں نے تلوار کو ہلایا تو اس کا اگلا حصہ ٹوٹ گیا۔ اسکی تعبیر اس نقصان کی صورت میں ظاہر ہوئی جو مسلمانوں کو احد کی جنگ میں اٹھا ٠ پڑا'' ''میں نے دوبارہ اس تلوار کو ہلایا تو وہ پہلے سے بھی زیادہ شا ٠ ار بن گئی۔ اسکی تعبیر اس طرح سامنے آئی کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو (شکست کے بعد) فتح سے نوازا اور تتر بتر مسلمان نئے سرے سے (لڑائی کیلئے) ایک جگہ جمع ہو گئے..... میں نے خواب میں ایک گائے بھی دیکھی (جو ذبح ہو رہی تھی)، اللہ کے سارے کاموں میں خیر و ۔ ہوتی ہے۔ گائے سے مراد وہ مسلمان تھے جو احد کی جنگ میں شہید ہو گئے۔''

حضرت ابوزین عقیلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

''مومن کا خواب ت کے چالیس ا. ۱ء میں سے ا ی . ۱ء ہے اور یہ کسی شخص کے لئے اس وقت ۔ پ ۔ ے کے ما ہے . . ۔ وہ اسے کسی کے سامنے بیان نہ کرے اَ اس نے بیان کر دیا تو گویا کہ وہ اڑ ی ۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرما یا کہ اپنا خواب کسی عقلمند دو ۔ کے سامنے ہی بیان کرو''

⑥ اَ . اخواب دیکھتا ہے تو...!

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روا ۔ ہے کہ . . میں خواب دیکھتا تو بیمار پڑ جا ۔ ، یہاں ۔ کہ میں نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ

''میں خواب دیکھتا تو بیمار پڑ جا ۔ ، یہاں ۔ کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے، . . تم میں سے کوئی شخص ایسی . ت دیکھے جو اسے محبوب ہو تو ایسے شخص سے جو اس سے محبت کر ۔ ہے اور . . کوئی ایسی . ت دیکھے جو اس کو ۔ گوار ہو تو اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اور تین . ر . جا ۔ . تھوک دے اور اس کو بیان نہ کرے تو اس کو نقصان نہ پہنچائے گا۔''

نیز خوابِ . کے سلسلے میں ارشاد ی ﷺ ہے:

''اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور . اخواب شیطان کی جا' . سے ہے، . تم میں سے کوئی . ااور ' پسند ـ ہ خواب دیکھے، تو وہ اپنی . طرف تھو کے اور اس خواب سے اللہ کی پناہ مانگے تو یہ خواب اس کیلئے چنداں ضرر رساں ش . - نہیں ہوگا۔''

دوسری روای - میں ہے:

''. . کوئی ' پسند ـ ہ خواب دیکھے تو (اولاً) کسی سے بیان نہ کرے (ش نیاً) اٹھے اور نوافل ادا کرے۔''

بخاری ہی میں دوسری جگہ یہ بھی ارشاد ہے:

''. . کوئی خواب میں ' پسند ـ ہ چیز دیکھے، تو اس خواب کے شر سے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے۔ مز ـ یہ کہ تین . ر(.) طرف تھوک دے اور کسی سے بھی اسکا ذ ـ کرہ نہ کرے، ایسی صورت میں اسکا کچھ نقصان نہ ہوگا۔''

ابن سیرین رحمہ اللہ ا۔ صالح اور بہت .ڑے ماہر تعبیر َ رے ہیں۔ .ت کی تہہ- پہنچ جانے اور نہا۔- قرین قیاس تعبیر کرنے میں انہیں ملکہ حاصل تھا۔ا۔ شخص نے نہا۔- ڈراؤ٠ خواب دیکھا وہ سخت پ یشان تھا تو ابن سیرین رحمہ اللہ نے انہیں .ایں الفاظ نصیحت فرمائی:

''حا - بیداری میں اللہ سے ڈرتے رہو اور پھر خواب میں جو کچھ بھی دیکھو اس کی پ وا کرنے کی ضرورت نہیں۔'']

⑦ خواب ہمیشہ نیک اور . . - لوگوں سے بیان کرنی چاہئے۔

خواب صرف انہی لوگوں کو سنا ی جائے جو نیک، صالح، ہمدرد، سچے خیر خواہ اور محبت کرنے والے لوگ ہوں۔خود قرآن مجید کی یہ آ ی - ﴿لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ﴾ اس پ دلیل ہے، نیز حد ی ٔ مبارکہ میں ارشاد ہے:

''خواب ایسے ہی واقع ہوگا جیسے اس کی تعبیر کی جائے اور اسکی مثال یوں ہے جیسے کوئی شخص اپنی ٹ َ اٹھائے ہوئے منتظر ہو، سو وہ . . چاہے اسے رکھ لے، چنانچہ تم میں سے . . بھی کوئی خواب دیکھے تو صرف کسی خیر خواہ اور صا . علم کو ہی سنائے۔''

نیز ارشاد ی ہے:

''نیک خواب اللہ کی جا . سے ہو ت ہے، سو تم میں سے کوئی ا . . کوئی پسند ی ٔ ہ خواب دیکھے تو صرف اسے ہی بتائے جو تم سے محبت کر ت ہے یعنی جو تمہارا خیر خواہ ہے۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روا۔ - کرتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں خواب دیکھتے تو اس کو رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے، نبی ﷺ اس کی تعبیر بتا دیتے جو اللہ تعالی چاہتا، اس وقت میں کم عمر نوجوان تھا اور میں نکاح سے پہلے مسجد ہی میں رہتا تھا، میں اپنے آپ سے کہتا کہ اَ تجھ میں کوئی خوبی ہوتی تو تو بھی اسی طرح خواب دیکھتا، جس طرح یہ لوگ خواب دیکھتے ہیں. . میں رات کو ۔ٹ تو میں نے کہا یا اللہ اَ تو مجھ میں بھلائی دیکھتا ہے تو مجھے بھی خواب دکھلا، میں اسی حال میں تھا کہ میرے پ س دو فرشتے آئے ان میں سے ہرا یہ کے پ س لوہے کا ا یہ ہتھوڑا تھا اور یہ مجھے جہنم کی طرف لے چلے میں ان دونوں کے درمیان اللہ سے دعا کر رہا تھا کہ یا اللہ میں تیری جہنم سے پناہ مانگتا ہوں، پھر مجھے دکھلا یَ کہ مجھ سے ا یہ فرشتہ اس کے ہاتھ میں لوہے کا ا یہ ہتھوڑا تھا اس نے کہا کہ تو خوف نہ کر تو اچھا آدمی ہے اَ تو کثرت سے ز پ ڑھے، اور وہ لوگ مجھے لے چلے یہاں - کہ جہنم کے کنارے کھڑا کر دیا وہ کنویں کی شکل تھی، اور کنویں کی طرح اس کے بھی دو منڈھیر تھے اور اس کے ہر دو منڈھیرے کے درمیان ا یہ فرشتہ لوہے کا ہتھوڑا لئے ہوئے کھڑا تھا اور میں نے دوزخ کے ا ر بہت سے لوگوں کو زنجیر سے الٹے لٹکے ہوئے دیکھا میں نے اس میں قریش کے چند آدمیوں کو پہچان لیا پھر وہ فرشتے مجھے دا طرف سے لے کر واپس لوٹے میں نے یہ خواب حفصہ رضی اللہ عنہا عنہ سے بیان کیا اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ ا یہ مرد صالح ہے اور . فع رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ وہ اس کے بعد . ا. کثرت سے ز پ ڑھنے لگے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روا۔ - کرتے ہیں کہ:

⑧ حضرت امام جعفر صادق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:
چار قسم کے لوگوں سے تعبیرِ خواب پوچھنا جائز ہے۔
① بے دین لوگوں سے جو شریعت کے پابند نہ ہوں۔
② عورتوں سے۔ ③ جاہلوں سے۔ ④ دشمنوں سے
⑨ خواب جو دیکھی ہے بعینہ بیان کی جائے۔
⑩ معبر کو خواب سناتے وقت خواب دیکھنے والے کو چاہئے کہ وہ را . . گو اور دیا . . دار ہو۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روا . . کرتے ہیں آپ نے فرما . :

''کہ جس نے جھوٹ خواب بیان کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو جو کے دو دانوں کے درمیان ہ لگانے کی تکلیف دے گا اور وہ ہ نہیں لگا سکے گا اور جس نے کسی قوم کی . ت کان لگا کر سنی اور وہ لوگ اس کو ناپسند کرتے ہوں . اس سے بھاگتے ہوں تو قیامت کے دن اسکے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا، اور جس نے کسی چیز کی تصو . بنائی تو اسے عذاب دیا جائے گا اور اسے تکلیف دی جائے گی، کہ اس میں روح پھو اور وہ نہیں پھو سکے گا۔''

تعبیر کرنے والے کے لیے ضروری . تیں

① معبر . سے پہلے یہ معلوم کرلے کہ آ . یہ خواب تعبیر کے قابل ہے یہ کہ نہیں۔
② معبر نیک سیرت، عالم دین اور د علوم جاننے والا ہو۔
③ معبر لوگوں کے طور اطوار، خصائل و عادات اور احوال کو خوب پہچاننے والا ہو۔
④ معبر ہمیشہ لقمہ حرام سے اجتناب کر کے . ہوں سے بچتا رہے۔
⑤ خواب کو خوب توجہ اور تعبیر پوچھنے والے کے دین، مذہب اور خیالات سے واقفیت حاصل

کرے۔

⑥ اَ خواب کی تعبیر سائل کیئے نقصان دہ ہوتو اس تعبیر کولوگوں سے بیان نہ کرے۔

⑦ معبر خواب کوخوب سمجھے اور غوروقامل کرے تعبیر سمجھ آئے تو بیان کرے ورنہ لاعلمی کا اظہار کردے۔

⑧ جا. مغربی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ معبر کوتعبیر خواب میں ایسا تجربہ کار ہو· چاہیئے جیسے طبیب بیماروں کے علاج میں تجربہ کار ہوتا ہے۔

ا. اہیمu کا خواب

اللہ تعالیٰ نے ان کی فرمانبرداری کے اس عمل کو کچھ یوں قرآن میں بیان کیا ہے:

”پ ورد گار! مجھے صالح (اولاد) فرما۔تو ہم نے انہیں ا ِ انتہائی متحمل لڑکے کی ب ۃ رت دی۔تو . ان کے ساتھ دوڑنے (معاونت کی عمر) کو پہنچا (ت . سید·

ا. اہیم u نے) کہا: پیارے . . ٹے میں تمہیں خواب میں ذبح کر رہا ہوں تم رائے دو' تم کیا سمجھتے ہو۔ (. . ٹے نے) کہا: ا. جان! آپ کو جو حکم دی َ ے ہے ویسا ہی کر َ ریں' آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پ گے۔ . دونوں نے (حکم) مان لیا اور اس (. . ٹے) کو گدی کے بل لٹا دی ' . ہم نے اسے آواز دی ا. اہیم! تم نے اپنے خواب کو سچ کر دکھای ' ہم نیکی کرنے والوں کو یونہی . لہ دیتے ہیں۔ بلاشبہ یہ تو ا. کھلی آزمائش تھی۔ اور ہم نے اسے ا. عظیم قر. نی سے نوازا۔ اور بعد میں آنے والوں میں ان کا ذکر خیر . قی رکھا۔ ا. اہیم پ سلامتی ہو' ہم یونہی نیکی کرنے والوں کو . اء دیتے ہیں۔ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔ اور ہم نے اسے اسحاق (u) کی ب ارت دی' (جو کہ) نیک ا. یء میں سے تھے۔ ہم نے اس (ا. اہیم) پ اور اسحاق پ . کتیں . زل کیں۔ اور ان دونوں کی اولادوں میں کچھ نیک لوگ ہیں اور کھلے طور پ خود پ ظلم کرنے والے بھی۔''

حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

'' . . یوسف نے اپنے والد سے کہا کہ ا. جان! میں نے (خواب میں) َ ہ

ستاروں اور سورج اور چا· کو دیکھا ہے، دیکھتا (کیا) ہوں کہ وہ مجھے سجدہ کرر ہے ہیں انہوں نے کہا کہ ٹ !اپنے خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کر· نہیں تو وہ تمہارے حق میں کوئی فر. . کی چال چلیں گے۔ کچھ شک نہیں کہ شیطان ا ن کا کھلا دشمن ہے، اور اسی طرح اللہ تمہیں . ·. ہ (وممتاز) کرے گا اور (خواب کی) . توں کی تعبیر کا علم سکھائے گا اور جس طرح اُس نے اپنی نعمت پہلے تمہارے دادا پ دادا ا. اہیم اور اسحاق پ پوری کی تھی اُسی طرح تم پ اور اولادِ یعقوب پ پوری کرے گا بیشک تمہارا رب (. کچھ) جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔''

قیدیوں کے خواب

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

﴿وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانَ قَالَ اَحَدُهُمَا اِنِّیْ اَرَانِیْ اَعْصِرُ خَمْراً وَقَالَ الآخَرُ اِنِّیْ اَرَانِیْ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزاً تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهِ اِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾

''اور اُن کیساتھ دو اور جوان بھی داخلِ ز· ان ہوئے، ا ۔ نے اُن میں سے کہا کہ (میں نے خواب دیکھا ہے) دیکھتا (کیا) ہوں کہ شراب (کیلئے انگور) نچوڑ رہا ہوں۔ دوسرے نے کہا کہ (میں نے بھی خواب دیکھا ہے) میں یہ دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پ روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اور جانور ان میں سے کھا رہے ہیں۔ (تو) ہمیں ان کی تعبیر بتا دیجئے ہم تمہیں نیکوکار دیکھتے ہیں''

خواب اور اس کی تعبیر

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

﴿ يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ اما اَحَدُكُمَا فَيَسْقِیْ رَبَّهُ خَمْراً وَاما الآخَرُ فَيُصْلَبُ

فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِن رَاسِهِ قُضِيَ الاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيَانِ﴾

''میرے جیل خانے کے رفیقو! تم میں سے ایک (جو پہلا خواب بیان کرنے والا ہے وہ) تو اپنے آقا کو شراب پلایا کرے گا اور جو دوسرا ہے وہ سُولی دیا جائے گا اور جانور اس کا سر کھا جا گے۔ جو امر تم مجھ سے پوچھتے تھے وہ فیصل ہو چکا ہے۔''

شاہ مصر کا خواب

ارشاد ربی تعالیٰ ہے:

﴿وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّيْ اَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَاُخَرَ يَابِسَاتٍ يَا اَيُّهَا الْمَلَا اَفْتُونِيْ فِيْ رُؤْيَايَ إِن كُنتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ○ قَالُوْا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ بِتَاوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعَالِمِيْنَ○ وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُم بِتَاوِيْلِهِ فَاَرْسِلُونِ○ يُوسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَاُخَرَ يَابِسَاتٍ لَّعَلِّيْ اَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ○ قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا فَمَا حَصَدتُمْ فَذَرُوهُ فِيْ سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُونَ○ ثُمَّ يَاْتِيْ مِن بَعْدِ ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُونَ○ ثُمَّ يَاْتِيْ مِن بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُونَ﴾

''اور بادشاہ نے کہا کہ میں (نے خواب دیکھا ہے) دیکھتا (کیا) ہوں کہ سات موٹی گا ہیں جن کو سات دبلی گا کھا رہی ہیں اور سات خوشے سبز ہے اور (سات) خشک۔ اے سردارو! اگر تم خوابوں کی تعبیر دے سکتے ہو تو مجھے میرے خواب کی تعبیر بتاؤ، انہوں نے کہا کہ یہ تو پریشان سے خواب ہیں اور ہمیں ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں آتی

،اب وہ شخص جو دونوں قیدیوں میں سے رہائی پ ۔ تھا اور جسے مدت کے بعد وہ . ت ۔ د آ گئی بول اٹھا کہ میں آپ کو اس کی تعبیر (لا) بتا۔ ہوں مجھے (جیل خانے) جانے کی اجازت دیجئے، (غرض وہ یوسف کے پ س آ ۔ اور کہنے لگا) یوسف اے .ڑے سچے (یوسف) ہمیں (اس خواب کی تعبیر) بتایئے کہ سات موٹی گائیوں کو سات دبلی گا کھا رہی ہیں اور سات خوشے سبز ہیں اور سات سوکھے۔ کہ میں لوگوں کے پ س واپس جا کر تعبیر بتاؤں عجب نہیں کہ وہ (تمہاری قدر) جا ، انہوں نے کہا کہ تم لوگ سات سال متوا۔ کھیتی کرتے رہو گے تو جو (غلہ) کاٹو تو تھوڑے سے غلے کے سوا جو کھانے میں آئے اُسے خوشوں میں ہی رہنے دینا، پھر اس کے بعد (خشک سالی کے) سات سخت (سال) آ گے کہ جو (غلہ) تم نے جمع کر رکھا ہوگا وہ اس . کو کھا جا گے صرف وہی تھوڑا سا رہ جائے گا جو تو احتیاط سے رکھ چھوڑو گے، پھر اس کے بعد ا۔ ایسا سال آئے گا کہ خوب مینہ. سے گا اور لوگ اُس میں رس نچوڑیں گے ۔‘‘

نبی کریم ﷺ کی اک خواب اور اسکی تعبیر

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول کریم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ. آپ ﷺ (صبح کی) ز سے فارغ ہوتے تو اپنا چہرہ اقدس ہماری طرف متوجہ کرتے اور پوچھتے۔ کہ آج کی رات تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے..؟ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اَ ہم سے کسی نے خواب دیکھا ہو۔ تو وہ اس کو بیان کر۔ اور آپ اس کی وہ تعبیر فرما دیتے جو اللہ تعالیٰ الہام فرما۔ ۔ چنانچہ اپنے معمول کے مطابق ا۔ دن آنحضرت ﷺ نے ہم سے وہی سوال کیا اور فرما۔ کہ کیا تم میں سے کسی شخص نے خواب دیکھا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ نہیں آپ ﷺ نے فرما۔:
لیکن میں نے آج کی رات خواب دیکھا ہے (اور وہ یہ) کہ دو شخص میرے پ س آئے اور

میرے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر مجھے مقدس سرزمین، ملک شام کی طرف لے چلے، پس ا۔ جگہ پہنچ کر میں کیا دیکھتا ہوں کہ:

''ا۔ شخص بیٹھا ہوا ہے اور ا۔ شخص اپنے ہاتھ میں لوہے کا آنکڑا لئے کھڑا ہے، اور وہ پھر اس آنکڑے کو بیٹھے ہوئے شخص کے گلے میں ڈالتا ہے اور اس کو چیرتا ہے، یہاں تک کہ اس کی گدی چیرتا جاتا ہے، پھر وہ دوسرے گلے کے ساتھ اس طرح کرتا ہے (یعنی اس کو بھی گدی چیر دیتا ہے). وہ گلہ اپنی اصلی حالت پہ آجاتا ہے تو پھر پہلے کی طرح وہی عمل کرتا ہے (یعنی وہ گلے کو چیرتا ہے اور. وہ گلہ درست ہوجاتا ہے تو پھر چیرتا ہے غرضیکہ . ر . رہی عمل کرتا ہے اور یہ عمل جاری رہتا ہے) آنحضرت ﷺ یہ فرماتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا تو کہا (یہ مت پوچھئے کہ کیا ہو رہا ہے بلکہ آگے چلئے ابھی بہت عجائبات دیکھنے ہیں اس کی تعبیر معلوم ہوجائے گی) آگے چلیں''

’’چنانچہ ہم آگے چلے یہاں۔ کہ ا۔ ایسی جگہ آئے جہاں ا۔ شخص پ۔ ۔ پڑا ہوا تھا اور ا۔ شخص اس کے سر کے پ س بڑا پتھر لئے کھڑا تھا اور اس سے پ۔ ۔ پڑے شخص کے سر کو کچلتا تھا، چنانچہ . وہ پتھر کو (کھینچ کر) اس کے سر پ مار۔ ہے تو پتھر سر کو کچل کر لڑھکتا ہوا دور جا۔ (پھر وہ دو رہ مارنے کی غرض سے) اس پتھر کو اٹھانے کے لئے جا۔ اور . لوٹ کر آ۔ تو اس کے پہنچنے سے پہلے ہی اس شخص کا سر در ۔ ہو جا۔ اور پھر وہ اس پ پتھر مار۔ اور اسی طرح یہ سلسلہ جاری تھا کہ اس کا سر در ۔ ہو۔ رہتا اور وہ اس پ پتھر مار۔ رہتا میں نے (یہ دیکھ کر) پوچھا کہ کیا ہو رہا ہے؟ ان دونوں نے جواب دی کہ آگے چلئے۔‘‘

’’چنانچہ ہم آگے چلے یہاں۔ کہ ا۔ ایسے ٹھے پ پہنچے جو تنور کی ما تھا اس کے او پ کا حصہ تنگ تھا اور نیچے کا حصہ کشادہ تھا اور اس کے ا۔ ر آگ بھڑک رہی تھی . آگ او پ کی طرف بھڑکتی تو کچھ لوگ جو آگ کے ا۔ ر تھے (شعلوں کے ساتھ) او پ آجاتے یہاں۔ کہ اس ٹھے سے ۔ ۔ کے قری . ہو جاتے اور . شعلہ کا زور کم ہو جا۔ تو وہ . پھرا۔ ر چلے جاتے میں نے دیکھا کہ اس آگ میں کئی مرد تھے اور کئی عورتیں تھیں اور . ننگے تھے میں نے (یہ دیکھ کر) پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو ان دونوں نے کہا کہ آگے چلئے،‘‘

’’چنانچہ ہم آگے چلے یہاں ۔ کہ ا ۔ ایسی نہر پہنچے جو (پانی کے بجائے) خون سے بھری ہوئی تھی، نہر کے ۔ ۔ میں ا ۔ شخص کھڑا ہوا تھا اور ا ۔ شخص اس کے کنارے پ تھا جس کے آگے پتھر رکھے ہوئے تھے . . وہ شخص جو نہر کے ۔ ۔ میں تھا (آگے کنارے پ) آ ۔ اور چاہا کہ . ہر نکل آئے تو اس شخص نے جو کنارے پ تھا اس کے منہ پ پتھر کر مارا جس سے وہ اپنی جگہ لوٹ َ ۔ اور پھر اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہا کہ نہر کے ا ۔ رکا آدمی . . . ہر ۔ ۔ کا ارادہ کر ۔ تھا تو کنارے والا آدمی اس کے منہ پ پتھر مار ۔ اور اس کو اسی جگہ واپس کر دیتا ہے میں نے (یہ دیکھ کر) پوچھا کہ کیا ہو رہا ہے؟ تو ان دونوں نے کہا کہ آگے چلئے ۔‘‘

’’چنانچہ ہم آگے چلے یہاں ۔ ا ۔ سرسبز و شاداب . غ کے پ س پہنچے اس . غ میں

ا ـ .ڑا در ٔ . . تھا اور اس کی جڑ پ ا ـ بوڑھا اور کچھ بچے (بیٹھے) تھے پھر کیا دیکھتا ہوں کہ اس در ٔ . . کے پ س ا ـ اور شخص بھی ہے جس کے آگے آگ جل رہی ہے وہ اس کو جلا بھڑکا رہا تھا، پھر وہ دونوں آدمی مجھ کو لے کر در ٔ . . پ پ ڑھے اور مجھ کو ا ـ ایسے گھر میں داخل کیا جو در ٔ . . کے . لکل درمیان تھا (اور یہ گھر اتنا اچھا تھا، کہ) میں نے کبھی بھی اس سے اچھا کوئی گھر نہیں دیکھا اس گھر میں کتنے ہی جوان، بوڑھے اور مرد تھے، کتنی ہی عورتیں اور کتنے ہی بچے تھے، اس کے بعد وہ دونوں مجھ کو اس گھر سے نکال کر در ٔ . . کے اور او پ لے گئے اور مجھ کو ا ـ ایسے گھر میں داخل کیا جو پہلے گھر سے بھی بہت اچھا اور افضل تھا اس میں بھی بوڑھے اور جوان آدمی موجود تھے‘‘

’’اب میں نے ان دونوں آدمیوں سے کہا کہ آج کی رات تم نے مجھ کو خوب گھما۔ پھرا۔ لیکن میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس کی حقیقت سے تو مجھ کو آگاہ کرو۔ ان دونوں نے کہا کہ اچھا ہم آپ ﷺ کو بتاتے ہیں (پھر انہوں نے بیان کر۔ شروع کیا کہ)جس شخص کو آپ (ﷺ) نے دیکھا کہ اس کے کلے چیرے جا رہے تھے وہ ایسا شخص ہے جو جھوٹ ہے، جھوٹ بولتا ہے اور اس کی جھوٹی . تیں وبیان کی جاتی ہیں، جود میں چاروں طرف پھیلتی ہیں، جن سے لوگ گمراہ ہوتے ہیں چنانچہ اس کے ساتھ وہ سلوک کیا جا رہا ہے جو آپ ﷺ نے دیکھا اور اس کا سلسلہ قیامت۔ جاری رہے گا اور جس شخص کو آپ ﷺ نے دیکھا کہ اس کا سر کچلا جا رہا تھا وہ ایسا شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن سکھا۔ تھا یعنی اس کو قرآنی علوم سیکھنے کی توفیق فرمائی تھی لیکن وہ شخص اس (قرآن سے) بے زہو کر رات کو سو۔ رہا اور دن میں قرآن کے مطابق عمل نہیں کیا، چنانچہ اس کے ساتھ وہ سلوک کیا جا رہا ہے جو آپ ﷺ نے دیکھا اور اس کا سلسلہ قیامت۔ جاری رہے گا اور جن لوگوں کو آپ (ﷺ) نے تنور میں دیکھا ہے وہ ز۔ کار ہیں اور جس شخص کو آپ (ﷺ) نے نہر میں دیکھا وہ سود خور ہے (ان . کو بھی اپنے کئے کی سزا مل رہی ہے اور قیامت۔ یوں ہی ملتی رہے گی)اور جس بوڑھے شخص کو آپ ﷺ نے در۔ ۔ کی جڑ کے پ س بیٹھے ہوئے دیکھا ہے وہ حضرت ا. اہیم علیہ السلام ہیں اور ان کے پ س جو بچے ہیں وہ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور جو شخص در۔ ۔ سے کچھ فاصلہ پ آگ جلا رہا ہے وہ دوزخ کا داروغہ ہے اور در۔ ۔ کے او پ پہلا گھر جس میں آپ ﷺ داخل ہوئے تھے وہ (. ۔ میں عام)مؤمنوں کا مکان ہے اور یہ گھر (جو پہلے گھر سے او پ واقع ہے)شہداء کا مکان ہے میں جبرا علیہ السلام ہوں اور یہ جو میرے ساتھ ہیں میکا علیہ السلام ہیں اور ذرا آپ ﷺ او پ سر اٹھایئے

(آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ) میں نے اپنا سر اوپ اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اوپ (نہایا ۔ بلندی میں) ا. کی ما کوئی چیز ہے۔ اورا روایا ۔ میں یہ الفاظ ہیں کہ تہ در تہ سفیدا. کی ما کوئی چیز ہے ان دونوں نے کہا کہ یہ ا. کی ما جو چیز آپ ﷺ دیکھ رہے ہیں دراصل . ۔ میں آپ ﷺ کا مکان ہے۔ میں نے کہا کہ پھر تم لوگ مجھے چھوڑ دو ۔ کہ میں اپنے مکان میں جاؤں ان دونوں نے کہا کہ ابھی تو آپ کی عمر . قی ہے جس کو آپ ﷺ نے پورا نہیں کیا ہے . آپ ﷺ اپنی عمر کو پورا کر لیں گے تو اپنے مکان میں چلے جا گے۔''

نبی ﷺ کو خواب میں دیکھنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایا ۔ کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

''جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا تو اس نے مجھ کو دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا اور مومن کا خواب ت کے چھیالیس حصوں میں سے ا. حصہ ہے۔''

ﷺ]

آ ؤ . سے بہتر بنیں

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

:(46)

مال اوراولاد د کی ز ندگی کی ز ینت ہیں اور . قی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے ہاں ثواب میں بہتر اور امید کی رو سے ز یادہ اچھی ہیں

:(17)

بلکہ تم د کی ز ندگی کو تر جیح دیتے ہو جبکہ آ خرت بہت بہتر اور . قی رہنے والی ہے۔

:(20

اور جو نیکی بھی اپنی جانوں کے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں پاؤ گے کہ وہ بہتر اور ثواب میں کہیں بڑی ہے اور اللہ سے بخشش مانگو بلاشبہ اللہ بے حد بخشنے والا اور نہایت رحم والا ہے۔

تمہیدی کلمات:

صحابہ کرام ہمیشہ اچھائی کو تلاش کیا کرتے تھے تاکہ اس پر عمل پیرا ہو کر . ت کے حصول کو ممکن بنا سکیں اور شر کے متعلق استغفار کرتے تاکہ اس سے بچ کر اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچا سکیں۔ حضرت بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر و بھلائی کے متعلق سوال کیا کرتے تھے اور میں آپ سے شر کے بارے میں پوچھا کرتا تھا اس ڈر سے کہ کہیں شر مجھے اپنی لپیٹ میں نہ لے لے''

اور سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے خیر (اچھائی) اور شر (برائی) کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

''اچھائی اور نیکی اچھا اخلاق ہے اور ہر وہ چیز شر اور برائی ہے جو تیرے دل میں کھٹکا پیدا کرے کہ لوگوں کو پتہ (نہ لگے اور اگر پتہ) چل گیا تو کیا ہوگا..؟''

تو مومن پر لازم ہے کہ ہمیشہ خیر، بھلائی و اچھائی کی تلاش میں رہے اور پھر اس پر عمل کرے اور ہر شر، برائی سے دور رہے یعنی کہ دل و آنکھ سنور جائے، آسمان والا رب راضی ہو جائے اور دور رہے جو خیر کے کام کرتا ہے اللہ اس کی قدر کرتا ہے اور اسے خیر کثیر بھی عطا کرتا ہے۔

داعی الی اللہ بننا سے بہتر ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

. ت کے اعتبار سے اس سے اچھا کون ہجو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کر ور کہے کہ بے شک میں فرماں . داروں میں سے ہوں،اور نہ نیکی . ا. ہوتی ہے اور نہ . ائی ۔(. ائی)اس (طر)سے ہٹاؤ جو . سے اچھا،تو اچا ۔ وہ شخص کہ آپ کے اور اس کے درمیان دشمنی ہے ایسے ہوگا جیسے وہ دلی دو ۔ ہے۔

متبع شریعت . سے بہترین ہے

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

(55 56)

اور . سے اچھی . ت کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی جا ۔ سے تمہاری طرف ۔ زل کی گئی ہے،اس سے پہلے کہ تم پ اچا ۔ عذاب آ جائے اور تم سوچتے بھی نہ ہو۔

اللہ اور اس کے رسول کی اتباع کرنے والا . سے بہتر ہے

حضرت فاطمہ . ۔ قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روا ۔ ہے کہ اس کے خاو ۔ نے اسے تین طلاق دے دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لئے نہ مکان تجو ۔ کیا نہ نفقہ۔ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرما ۔:

:

:

: :

. . تم اپنی عدت پوری کر چکو تو مجھے اطلاع دینا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع دی کہ معاویہ اور ابوجہم اور اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مجھے پیغام نکاح بھیجے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا معاویہ تو غریب مفلس آدمی ہے کہ اس کے پاس مال نہیں ہے اور ابوجہم عورتوں کو بہت مارنے والا آدمی ہے لیکن اسامہ بہتر ہے تو فاطمہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا اسامہ؟ اسامہ؟ یعنی انکار کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا اللہ کی اطاعت اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں تیرے لئے بہتری ہے میں نے اس سے شادی کر لی تو مجھ پر رشک کیا جانے لگا۔

بہترین خطا کار توبہ کرنے والا ہے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

:

2499

تمام ابن آدم خطا کار ہیں اور ان میں سے بہترین توبہ کرنے والے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

. . کوئی بندہ کوئی ہ کرتا ہے تو اس کے دل پ ایا سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے۔ پھر وہ اسے تک کر دے یا استغفار کرے اور توبہ کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر دوبارہ ہ کرے تو سیاہی بڑھا دی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ سیاہی اس کے دل پ چھا جاتی ہے اور یہی وہ ران ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے

83 14 : (ہرگز نہیں بلکہ ان کے (. ے) کاموں سے ان کے دلوں پ زنگ لگا ہے۔) میں کیا ہے۔

تول پورا دینے اور ے والا

ارشاد ربانی تعالیٰ ہے:

:(35)

اور ماپ کو پورا کرو. ماپو اور سیدھی ترازو کے ساتھ وزن کرو یہ بہترین ہیا ورا م کے لحاظ سے بہت زیدہ اچھا ہے۔

:(1..6)

بڑی ہلاکت ہے ماپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے وہ لوگ کہ. لوگوں سے ماپ کر تے ہیں تو پورا تے ہیں اور. انہیں ماپ کر یا انہیں تول کر دیتے ہیں کہ تو کم دیتے ہیں ،کیا یہ لوگ یقین نہیں ر تے کہ بے شک وہ ایا بہت بڑے دن کے لیا ٹھائے جانے والے ہیں، جس دن لوگ رب العالمین کے لیے کھڑے ہوں گے۔

بہترین عمل زہے

حضرت ثو. ن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما. :

22378 :

ش. - قدم رہو تمام اعمال کا تو تم کسی صورت احاطہ نہیں کر " البتہ. درکھو کہ تمہارا . سے بہترین عمل زہے اور وضو کی پ ندی وہی کر" ہے جو مؤمن ہو۔

ارشاد. ری تعالیٰ ہے:

:(38, 37)

وہ مرد جنہیں اللہ کے ذکر سے اور زقائم کرنے اور زکواۃ دینے سے کوئی تجارت غافل کرتی ہے اور نہ کوئی ۔ وفرو - وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں ا ٹ جا گی - کہ اللہ انہیں اس کا بہترین . لہ دے جو انہوں نے کیا اور انہیں اپنے فضل سے ز ده دے۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔

بہترین حق مہر

حق مہر نکاح والے پ اپنی منکو بیوی کو دینا وا. . ہے اَ چہ وہ فوری نہ بھی دے تو بعد میں ادا کر سکتا ہے۔ پھر یہ الگ. ت ہے کہ اس کی بیوی اس کو کچھ حق مہر معاف کر دے ۔ سارے کا سارا معاف کر دے، یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

''عورتوں کو ان کے حق مہر خوشی سے دے دیا کرو۔ ہاں! اگر وہ اپنے خوشی سے حق مہر میں سے کچھ حصہ چھوڑ دیتی ہیں تو اسے شوق اور خوش گواری سے کھا سکتے ہو۔''

حق مہر کی شرعی کچھ بھی مقدار متعین نہیں ہے کم ہو یا زیادہ جتنا باہم طے پا جائے آسانی سے میسر آ جائے بعض لوگوں نے (۳۲) روپے حق مہر مقرر کر رکھا ہے۔ جو کسی بھی شرعی دلیل کے بغیر ہے اور جو حق مہر متعین کرانے میں روایت بطور دلیل پیش کی جاتی ہیں ان میں سے کوئی بھی پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔ حق مہر زیادہ سے زیادہ جتنی وسعت ہو مقرر کیا جا سکتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:۔

''اور تم نے ان عورتوں میں سے کسی کو ڈھیر مال بھی (بطور حق مہر) دیا ہو تو اس سے (طلاق کے وقت) کچھ نہ لو''

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ عبیداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں وہ حبشہ کی سرزمین میں وفات پا گئے تو نجاشی (شاہ حبشہ) نے حضرت ام حبیبہ کا نکاح نبی کریم ﷺ کی طرف سے چار ہزار درھم حق مہر دیا (درہم چاندی کا ہوتا ہے اس کا موجودہ وزن تین ماشہ ۲/۱ رتی ہے اور پھر انہیں شرجیل بن حسنہ کے ساتھ آپ ﷺ کی طرف بھیج دیا۔

حق مہر میں تھوڑی رقم اور تخفیف سے شادی کے مواقع زیادہ میسر ہوتے ہیں اور معاشرہ پاکدامنی کا گہوارہ بن سکتا ہے اس لیے زیادہ مناسب یہ ہے کہ مہر کم سے کم مقرر کیا جائے تاکہ شادی میں بھی آسانی ہو اور آدمی بوجھ سے بچا رہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے کم حق مہر کو بہترین قرار دیا ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بہترین حق مہر وہ ہے جسے ادا کرنا انتہائی آسان ہو۔''

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا:

''عورتوں کا حق مہر بہت زیادہ قیمتی مت کرو کیونکہ یہ اگر دنیا میں عزت اور اللہ کے ہاں تقویٰ کا باعث ہوتا تو اللہ کے نبی اس کے تم سے زیادہ مستحق ہوتے۔''

یہ درجہ عوام الناس میں مشہور واقعہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بات پر عورت نے کہا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سامنے اس غلطی کو تسلیم کر کے رجوع کر لیا انتہائی ضعیف اور منکر ہے، یہ روایت کئی طرق سے منقول ہے لیکن اس کے انقطاع پر جاتا ہے۔ بعض روایتیں مجالد بن سعید اور قیس بن ربیع کی وجہ سے ضعیف ہیں اور دونوں کو حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے ضعیف کہا ہے۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''کہ عورت کا بہترین مال وہ حق مہر ہے جو اسکے لیے مقرر کیا گیا ہے''

حق مہر کے لیے روپے پیسے ہی دینا ضروری نہیں بلکہ جو چیز آسانی سے میسر آجائے دی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کی شادی قرآن مجید کی چند سورتوں کو حق مہر مقرر

کر کے کر دی۔

ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا: رسول اللہ! میں نے اپنی جان آپ کو ہبہ کر دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو اوپر سے نیچے تک دیکھا پھر آپ ﷺ نے اپنا سر جھکا لیا' وہ عورت کافی دیر کھڑی رہی (لیکن آپ ﷺ نے اسے جواب نہ دیا تو) ایک شخص نے عرض کیا: رسول اللہ! اس سے آپ نکاح نہیں کرنا چاہتے تو اس کا نکاح مجھ سے ہی فرما دیں۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''تیرے پاس حق مہر کے لیے کوئی چیز ہے؟'' تو اس نے کہا: ''رسول اللہ! میرے پاس اس چادر کے سوا کچھ نہیں ہے۔''

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی چیز لے آ اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔'' (وہ لے آ تیرا نکاح کر دیں گے۔) چنانچہ وہ شخص گیا' لیکن اس کو کوئی چیز نہ ملی (تو وہ مایوس ہو کر بیٹھ گیا تو) آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تجھے قرآن مجید کا کچھ حصہ یاد ہے؟'' اس نے عرض کی ہاں' یا رسول اللہ! مجھے قرآن کی فلاں فلاں سورت یاد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اس عورت کی شادی تیرے ساتھ ان سورتوں کے عوض کر دی ہے جو تجھے یاد ہیں۔''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

'' جا! میں نے تیرے ساتھ اس کا نکاح کر دیا' اب تو اس کو قرآنی سورتیں سکھا دے۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو ان کا حق مہر اسلام تھا۔ چنانچہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام قبول کیا' پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے فرمایا: ''میں تو مسلمان ہو چکی ہوں اگر تو بھی اسلام قبول کر لے تو میں تجھ سے نکاح کر لیتی ہوں۔'' چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے' یہی ان دونوں کا حق مہر تھا۔

آج ہمارے معاشرے میں نکاح کو جہیز اور کثیر حق مہر کی شرائط کی وجہ سے ایک مشکل امر بنا دیا ہے۔اور بدکاری کے راستے آسان کر دیئے ہیں جس سے معاشرہ تباہی کے دھانے پر آپہنچا ہے۔کثیر جہیز اور کثیر حق مہر کی وجہ سے غریب اس سنت عظیمہ سے محروم ہو چکا ہے۔اور امراء اسراف وتبذیر کر کے شیطان کے بھائی بندھو ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں۔

حسن اخلاق کا پیکر بہترین انسان ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(1975)

تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کا اخلاق سب سے بہتر ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ کبھی فحش گوئی کرتے اور نہ ہی یہ ان کی عادات میں سے تھا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یقیناً مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو ان میں سے سب سے زیادہ اخلاق میں اچھا ہے اور ان میں سے اپنی بیوی کے ساتھ زیادہ مہربانی کرنے والا ہے۔''

جامع الترمذی، الإیمان، باب فی استکمال الإیمان (٢٦٢١)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یقیناً تم اپنے مالوں کے ذریعے لوگوں پر نہیں چھا سکتے ان پر چھانے کے لیے کشادہ روئی، اور حسن خلق کی ضرورت ہے''۔

ابو یعلیٰ(٦٥٥٠)والحاکم (١٢٤/١)شیخ عبداللہ البسام نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔

بہترین وہ جس کا دوسرون کو فائدہ ہو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(1944 :

اللہ کے نزدیک بہتر ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لیے بہتر ہے اور بہتر پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(3289)

لوگوں میں سے اللہ کے نزدیک بہترین وہ شخص ہے جو ان میں سے بڑھ کر لوگوں کو فائدہ دینے والا ہو۔

ابوالاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ:

(3788 :

میں ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ! میرے چچا کے لڑکے کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بات دیکھی میں اس کے پاس جا کر سوال

کرتا ہوں تو وہ مجھ کو کچھ نہیں دیتا اور وہ تو رشتہ داری کا بھی لحاظ نہیں کرتا اور . اس کو کچھ کام کرنا پڑتا ہے تو وہ میرے پاس آ کر سوال کرنے لگتا ہے اس وجہ سے میں نے قسم کھائی کہ میں کبھی اس کو کچھ نہ دوں گا اور میں رشتہ داری کا بھی خیال نہ کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو حکم فرمایا کہ تم وہ کام ا م دو جس میں خیر ہو۔

جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھا ہو

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ:

:

2329 :

ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ بہترین آدمی کون ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کی عمر لمبی اور عمل اچھا ہو

بہترین کلام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

:

چار کلمے . سے بہتر ہیں ان میں سے جس سے بھی ابتدا کر لو کوئی نقصان نہیں

(3284)

عبداللہ بن بسر رضی اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

. سے بہترین عمل یہ ہے کہ تو د سے اس حال میں جائے کہ تیری ز ن اللہ کے ذکر سے

تہ ہو۔

(3282

بہترین عورت

حضرت ابو ہر یرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے در یافت کیا گیا:

''کون سی عورت ۔ سے بہتر ہے..؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایسی عورت کہ۔ ۔ اس کی طرف دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے۔ ۔ وہ اسے کسی کام کا حکم دے تو وہ اس کی اطا ۔ کرے اس کی جان و مال کے حوالے سے اس کا شوہر جس چیز کو ٔ پسند کرتا ہو اس میں اس کی مخالفت نہ کرے۔''

خاو ٔ کی ٔ فرمانی عورت کے عیبوں میں سے ایک عیب ہے' حصول ٔ ۔ کے دوسرے اسباب میں سے ایک ۔ ۔ خاو ٔ کی فرمانبرداری بھی ہے' اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سید ٔ حصین بن محصن رضی اللہ عنہ کی پھوپھی کو فرمایا تھا کہ:

''یہ جائ ٔہ لے کہ تو اپنے خاو ٔ کے حق میں کیسی ہے؟ کیو یقیناً وہی تیری ٔ ۔ اور جہنم ہے۔''

ایک روایت ۔ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو خاتون چار کام کرے وہ بہترین جنتی خاتون ہے)

جوعورت پنج زیں ادا کرے۔
رمضان کے روزے رکھے۔
اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے۔
اپنے شوہر کی اطا ۔ کرے۔

''اسے روز قیامت کہا جائے گا ۔ ۔ کے (آٹھوں) دروازوں میں سے جس سے چاہتی ہے داخل ہو جا۔''

رسول اللہ ﷺ فرما یا کرتے تھے کہ:
''ہر آدمی کو شکر ۔ ار دل، ذکر کرنے والی ز بن اور امور آ ۔ ت پ مددگار مومنہ بیوی تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔''

نبی کریم ﷺ نے بہت ز یدہ محبت کرنے والی اور ز یدہ بچے جننے والی عورت سے شادی کی ۔ غیب دلائی اور ایسی خواتین کو بہترین خواتین میں شمار فرما یا ہے۔
حضرت سلمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرما یا:

''تم میں بہترین عورتیں وہ ہیں جو بہت بچے جننے والی (ز یدہ بچے جننے والی عورت کا ا ۔ ازہ اس کے معاشرے کی دوسری شادی شدہ عورتوں سے لگا یا جائے گا) اور بہت ز یدہ محبت کرنے والی ہیں''

عورت کی بہتر ز

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

''عورتوں کی . سے بہتر ز وہ ہے جو گھر کے کونے میں ادا کی جائے۔''

بہتر وہ جو گھر والوں کے لیے بہتر ہو

بہترین ا ن وہ ہے جو اپنی بیوی' اہل وعیال کے ساتھ اچھا سلوک کرے ،اس کے ساتھ سلوک سے پیش آئے۔ یہی ارشاد الٰہی ہے:

''ان کے ساتھ اچھے طر سے بود و ش کرو۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے' وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

''تم میں . سے بہتر وہ ہے جو تم میں سے اپنی بیوی کے لیے . سے بہتر ہے اور میں تم میں اپنی بیوی کے لیے . سے بہتر ہوں''

ا یک روا یت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

''اور تم میں بہتر شخص وہ ہے جو تم میں سے اپنی عورتوں کے لیے . سے بہتر ہے''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کے لیے بہتر اس اعتبار سے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے کام

کاج میں ان کا ساتھ دیتے اور ان سے کھیلی کرتے۔ چند ا مثالیں یہ ہیں۔

ا۔ اسود رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے در یفت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم . گھر میں ہوتے تو کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیوی کے کام کاج یعنی ' مت میں مصروف رہتے اور . زکا وقت ہو جاتا تو زکے لیے نکل جاتے۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے تشریف لائے . خیبر کا قلعہ اللہ نے آپ کے لیے فتح کر دیا تو صفیہ ' ' حیی کا ' کرہ آپ کے سامنے آیا۔ ان کا شوہر قتل کیا جا چکا تھا اور وہ ابھی ابھی دلہن بنی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے لیے منتخب فرمایا اور انہیں لے کر نکلے . صہبا کے بند پہنچے تو ان سے تخلیہ فرمایا اور چمڑے کے ا چھوٹے سے دستر خوان پ پنیر بنوایا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آس پ س والوں کو خبر کر دو! حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح پ یہی ولیمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا پھر ہم مدینہ کی طرف نکل پ ڑے میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کے لیے عبا کا پ دہ کر لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اونٹ کے پ س بیٹھ گئے اور ٹ ' زمین پ رکھ دیا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنا پیر ٹ ' پ رکھا اور سوار ہو گئیں۔

۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ا مرتبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھی اس وقت میں نوعمر تھی کہ میرے . ن میں گوشت نہیں ' ھا تھا اور میں ایسی موٹی نہ تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے کہا دوڑ لگاؤ! صحابہ دوڑ پ ڑے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ آؤ ہم تم دوڑ لگا ۔ میں نے حامی بھری اور پیدل دوڑ پ ڑی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے ' ھ گئی۔ . کچھ دن ' رے (ا روایت میں ہے..... پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دن توقف فرمایا) میرے . ن میں گوشت ' ' ھ ' میں موٹی ہو گئی اور پچھلا واقعہ بھی میرے ذہن سے نکل ' تو دو . رہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پھر دوڑ لگانے

کے لیے فرما یا انہوں نے دوڑ لگائی ۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے کہا چلو ہم بھی دوڑیں میں تم سے آگے بڑھ جاؤں گا ۔ مجھے ستور پچھلا واقعہ یاد نہ تھا اب میں موٹی ہو چکی تھی میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میرا یہ حال ہے میں کیوں کر مقابلہ کر سکوں گی ؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم کر لوگی ۔ غرض میں نے حضور ﷺ کے ساتھ دوڑ لگائی ۔ لیکن ہار گئی اور آپ ﷺ آگے بڑھ گئے حضور ﷺ ہنسنے لگے اور فرمایا: یہ اس کی ہار کا بدلہ ہے۔

حدیث صحیح ہے

۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، اللہ کی قسم ! میں نے حضور ﷺ کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا۔ اس وقت حبشی مسجد کے صحن میں بڑے کمال دکھا رہے تھے حضور ﷺ نے چادر سے میرے لیے آڑ کر رکھی تھی کہ میں آپ ﷺ کے کان اور کاندھے کے بیچ سے ان کا کھیل دیکھ سکوں ۔ آپ ﷺ اس وقت کھڑے رہے ۔ میں خود لوٹ کر نہ آئی ۔ اس لیے تم بھی کھیل کی خوگر نوعمر لڑکیوں کا خیال رکھا کرو۔

جمعہ کے لیے آنا بہترین عمل ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

:(9)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو ۔ جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف لپکو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

بہترین دن کہ جس میں سورج ۔ ۔ ہے وہ جمعہ کا دن ہے اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی دن میں ان کو ۔ ۔ میں داخل کیا ۔ اور اسی دن میں ان کو ۔ ۔ سے نکالا ۔ ۔ اور جمعہ کے دن ہی قیامت قائم ہوگی۔

(854) :

صدقہ جاریہ

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا ۔ ۔ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرما ۔ آدمی اپنے پیچھے (د میں) جو چھوڑ جائے اس میں بہترین چیزیں تین ہیں:

نیک اولاد جو اس کے لیے دعائے خیر کرتی رہے۔۲۔ صدقہ جاریہ جس کا ا۔ اس کو ملتا رہے۔۳۔ علم جس پ اس کے بعد عمل ہو ۔ رہے۔

:

(241

قرآن سیکھنے اور سیکھانے والا

جس طرح د کی تمام کتابوں میں سے ۔ سے بہترین کتاب قرآن مجید ہے اسی طرح اس کی تعلیم حاصل کرنے والا اور تعلیم دینے والا بھی کائنات میں ۔ سے بہترین شخص ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔:

''تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا ہے اور سیکھا ۔ ہے۔''

بہترین شخص سچی زبان اور پرہیزگار

اللہ سے ڈرنے اور پرہیزگار، سچی زبان رکھنے والے شخص کو اللہ بہت پسند کرتا ہے۔ کیونکہ ایسا انسان ہمیشہ گناہ سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم میں سے بہتر وہ ہے جو مخموم دل والا ہے اور سچی زبان والا ہے پوچھا گیا کہ مخموم دل والا کون ہے؟ فرمایا وہ جو پرہیزگار ہو اور اس میں گناہ نہ ہو بغض اور حسد نہ ہو۔''

اللہ کے ہاں بہترین شخص

دین خیر خواہی کا نام ہے اپنوں اور غیروں کے ساتھ اچھا برتاؤ ان کو اللہ کا محبوب بنا دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا:

''بہترین ساتھی اللہ کے ہاں، جو بہتر ہیں اپنے ساتھی کے واسطے اور بہترین ہمسائے، اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو اپنے ہمسائے کے لیے بہتر ہیں''

اللہ تعالیٰ ہمسائے کا خاص خیال رکھنے کا حکم دیتے ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ وَ اعْبُدُوا اللهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا و بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا و بِذِی الْقُرْبٰی وَ الْيَتٰمٰی وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصاحِبِ بِالْجَنْبِ م وَ ابْنِ السبِيْلِ لا وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ط اِن اللهَ لَا يُحِب مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ﴾ النساء(٤/ ٣٦)

''اور اللہ تعالی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ حسن وسلوک کرو اور رشتہ داروں سے یتیموں سے اور مسکینوں سے اور قرابتدار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسایہ سے اور پہلو کے ساتھی سے اور راہ کے مسافر سے اور ان سے جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہیں، (غلام یا کنیز) یقیناً اللہ تعالی تکبر کرنے والوں اور شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتا۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'جبریل علیہ السلام نے مجھے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی اس قدر تاکید کی کہ مجھے خیال آرہا شاید اسے وارث ہی ٹھہرا دیں گے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو، وہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ پہنچائے، جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ بھلائی کی بات کرے، ورنہ خاموش رہے۔''

جلد قرض ادا کرنے والا

قرض ۔ اَ چہ جائ ۔ امور میں سے ہے۔ ہم رسول اللہ ﷺ اس سے پناہ مانگا کرتے تھے کیو یہ وہ چیز ہے جو بغیر ادا کئے کبھی بھی معاف نہیں ہوتا ، اس لیے اَ آدمی لیے تو جلد ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جیسا کہ:

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما یا:

''تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں اچھا ہو۔''

اسلام کی بہترین چیز

فقراء و مسا کین سے محبت کر ، ان پ چ کر ، اور انہیں کھلا ۔ پلا ۔ اسلام کا بہترین عمل ہے اور ۔ ۔ میں داخلے کا . . بھی ۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ا آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے در یفت کیا کہ:

''اسلام کی کو چیزیں . سے بہتر ین ہیں؟

تو آپ ﷺ نے فرما یا:

''یہ کہ تو کھا ۔ کھلائے اور واقف و ۔ واقف کو اسلام کہے۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ا دفعہ رسول اللہ ﷺ نے فرما یا:

بلا شبہ ۔ ۔ میں ایسے . لا خانے (محلات) ہیں جن کا . ہر کا حصہ ا ر سے دیکھا جا سکتا ہے۔''

ا دیہاتی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا' اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ محلات کس کے لیے ہیں؟

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''یہ ایسے لوگوں کے لیے ہیں جنہوں نے عمدہ کلام کیا' (دوسروں کو) کھانا کھلایا (نفلی) روزوں کی پابندی کی اور رات کو اس وقت رضائے الٰہی کی خاطر نماز ادا کی جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔''

نیز ہمارا کو سلام کہنا چاہیے کیونکہ سلام تحفہ کائنات اور تحفہ انوکھی ہے جو اکیلی جان سے فرشتوں نے آدم علیہ السلام کو دیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

'اور جب تمہیں کوئی سلام کا تحفہ دے تو تم اس سے اچھا جواب دو یا جواب میں وہی لوٹا دو۔''

سلام باہمی محبت والفت کا ذریعہ ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک مؤمن نہ بن جاؤ اور تم اس وقت تک مؤمن نہیں بن سکتے جب تک تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرنے لگو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں کہ جب تم اسے اختیار کر لو تو تم آپس میں محبت کرنے لگو؟ (وہ یہ ہے کہ) آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔''

بہترین پنی

آب زمزم روئے زمین پ . سے بہترین پ نی ہے۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے،وہ بیان کرتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما:

''روئے زمین پ بہترین پ نی آب زمزم ہے اس میں بھوکے کی خوراک اور بیمار کی شفا ہے۔''

جس نیک مقصد کیلئے آب زمزم پیا جائے وہ مقصد پورا ہو جا" ہے۔حضرت جا. بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما:

''جس (نیک) مقصد کیلئے آب زمزم پیا جائے وہ مقصد پورا ہو جا" ہے''

جن کو دوا. ملیں گے

ارشاد. ری تعالیٰ ہے:

54 52

''وہ لوگ جنہیں ہم نے اس سے پہلے کتاب دی وہ اس پ ایمان لاتے ہیں،اور. ان کے سامنے اس کی تلاوت کی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اس پ ایمان لائے ،یقیناً یہی ہمارے رب کی طرف سے حق ہے۔ بے شک ہم اس سے پہلے فرماں. دار تھے۔ یہ لوگ ہیں جنہیں ان کا ا. دوہرادد یا جائے گا اس کے . لے میں کہ انہوں نے صبر کیا اور وہ بھلائی کے ساتھ . ائی کو مٹاتے رہے ،اور جو کچھ ہم نے انہیں د یا اس میں خ چ کرتے رہے۔''

تمہیدی کلمات:

د میں ہرا ن کی خواہش ہوتی ہے کہ تھوڑا کرنے سے اسے زیدہ ملے' اس چیز کا تعلق دین سے ہو یہ د سے' اسی ا نی فطرتی کمزوری کا خیال کر کے شریعت نے اسے چند ایسے اعمال بتائے ہیں جن کے کرنے سے آدمی کو دوہرا' ڈبل ا. وثواب ملے گا آج کے خطبہ میں ان اعمال کا ذکر کریں گے اور پھر رب کے حضور دعا کرنے گے اللہ ان اعمال لو کرنے کی توفیق بخشے۔

امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلی امتوں کی نسبت دوہرا اجر :

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

110

''تم سب سے بہتر امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے تو ان کے لیے بہتر تھا، ان میں سے کچھ مومن ہیں اور ان کے اکثر نافرمان ہیں۔''

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

تمہارا ٔ شتہ امتوں کے زمانہ کے مقابلہ میں زمانہ ایسا ہے جیسے وہ وقت جو عصر اور مغرب کے درمیان ہے اور تمہاری اور یہود و ری کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے چند لوگوں کو کام پ لگا یا اور اس نے کہا کون ہے جو ا یقراط کے . لہ میں میرا کام دو پہر تک کرے تو یہود نے دو پہر تک ا یقراط کے عوض میں کام کیا پھر اس نے کہا کون ہے جو میرا کام ا یقراط کے . لہ میں دو پہر سے زعصر تک کرے تو ری نے ا یقراط کے . لہ میں دو پہر سے زعصر تک کیا پھر اس نے کہا کون ہے جو میرا کام دو قیراط کے معاوضہ میں زعصر سے غروب آ فتاب تک کرے دیکھو تم ہی وہ لوگ ہو جنہوں نے زعصر سے غروب آ فتاب تک دو قیراط کے . لہ میں کام کیا دیکھو تمہیں دَ ٠ ا. تو یہود و ری ٠ راض ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے کام تو زیادہ کیا اور عطیہ کم تو اللہ تعالیٰ نے فرما یا کیا میں نے تمہیں تمہارے حق سے کچھ کم دیا ہے انہوں نے کہا نہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرما یا یہ تو میرا ا م ہے جسے میں چاہتا ہوں دیتا ہوں۔

3459

پیغمبر آ ٔ الزمان پ ایمان لا ٠ :

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

''وہ لوگ جن کو ہم نے اس سے پہلے کتاب دی وہ اس (محمد ﷺ) پ ایمان لاتے ہیں۔''

ابو . دہ اپنے . پ سے روا یت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

تین شخص ایسے ہیں کہ جن کے لئے دوَ ثواب ہے(ا) وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو اپنے نبی پ ایمان لا ہو اور محمد پ بھی ایمان لائے اور (دوسرا وہ) مملوک غلام . کہ وہ اللہ کے حق کو اور اپنے مالکوں کے حق کو ادا کرتا رہے اور (تیسرے) وہ شخص جس کے پ س لونڈی ہو جس سے وہ ہم بستری کرتا ہے، اس نے اسے ادب د اور عمدہ ادب د اور اسے تعلیم کی اور عمدہ تعلیم کی پھر اسے آزاد کرد اور اس سے نکاح کر لیا اس کے لئے دوَ ثواب ہے۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

ا یـ دن ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پ س بیٹھے ہوئے تھے کہ دوسوار آ تے ہوئے دکھائی دیئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر فرما یـ کہ ان کا تعلق قبیلہ کندہ کے بطن مذحج سے ہے، . وہ قر یـ . پہنچے تو واقعۃً دو مذحجی تھے، ان میں سے ا یـ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کے لئے آ گے .ڑھا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا د ۔ مبارک ہاتھوں میں تھام کر کہنے لگا یـ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ بتا یئے کہ جس شخص نے آ پ کی ز یـ رت کی، آ پ پ ایمان لا یـ، آ پ کی تصدیق کی اور آ پ کی پیروی کی، تو اسے کیا ملے گا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یـ اس کے لئے خو ی ہے، اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے د ۔ مبارک پ ہاتھ پھیرا اور واپس ےَ یـ، پھر دوسرے نے آ گے .ڑھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم وسلم کا د ۔ مبارک بیعت کے لئے تھاما تو کہنے لگا یـ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ بتا یئے کہ اَ کوئی شخص آ پ پ ایمان لا ئے، آ پ کی تصدیق اور پیروی کر ے لیکن آ پ کی ز یـ رت نہ کر سکے تو اسے کیا ملے گا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرما یـ اس کے لئے خو ی ہے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے د ۔ مبارک پ ہاتھ پھیرا اور واپس ےَ یـ۔

17388

ابو ہر یـ ہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا یـ ۔ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآ لہ وسلم نے فرما یـ:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے کہ اس امت کا کوئی بھی یہودی اور انی جو میری ۔ ت سنے (شریعت) جس کے ساتھ میں بھیجا ۔ ہوں (یعنی اسلام) اور وہ اس پ ایمان نہ لائے تو اس کا ٹھکانہ جہنم والوں میں سے ہوگا۔

153 - 240

غلام کے لیے دوہرا ا۔ :

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا ۔ کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔ کہ:

غلام ۔ ۔ اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور اپنے پ وردگار کی اچھی طرح عبادت کرے تو اس کو دو چند ثواب ملے گا۔

2546

ابو ہر ۔ ہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا ۔ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔:

نیک بخت غلام کے لیے جو کسی کی ملکیت میں ہو دوہرا ثواب ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اَ اللہ کی راہ میں جہاد کر ۔ اور حج اور ماں کے ساتھ احسان کر ۔ نہ ہو ۔ تو میں پسند کر ۔ کہ کسی کا غلام ہو کر مروں۔

2548 در ۔ ۔ ت یہ ہے کہ والذی نفسی بیدہ سے حضرت ابو ہر ۔ ۃ رضی اللہ عنہ کا کلام ہے۔

لونڈی سے نکاح کرنیوالا:

رسول اللہe نے فرمایا:

وہ شخص جس کے پاس لونڈی ہو جس سے وہ ہم بستری کرتا ہے، اس نے اسے ادب دیا اور عمدہ ادب دیا اور اسے تعلیم کی اور عمدہ تعلیم کی پھر اسے آزاد کر دیا اور اس سے نکاح کر لیا اس کے لئے دوہرا ثواب ہے۔

قرآن پڑھنے میں مشقت اٹھانے والا:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

جو آدمی قرآن مجید میں ماہر ہو وہ ان فرشتوں کے ساتھ ہے جو معزز اور نیکی والے ہیں اور جو قرآن مجید اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اسے پڑھنے میں دشواری پیش آتی ہے تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔

798 244

قرآن پڑھ کر سنانے والا:

زینب زوجہ ابن مسعود نے بیان کیا کہ:

میں مسجد میں تھی تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے فرمایا خیرات کرو، اگرچہ تمہارا زیور ہی ہو اور زینب عبداللہ کی ذات پر اور چند یتیموں کی ذات پر جو ان کی پرورش میں تھے خرچ کرتی تھی، انہوں نے عبداللہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لو، چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی، میں نے انصاری عورت کو دروازے پر پایا، اس کو بھی وہی ضرورت تھی جو مجھے تھی، ہمارے سامنے سے بلال گزرے، ہم نے ان سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ میں اپنے شوہر اور ان کے یتیم بچوں پر جو میری پرورش میں ہیں، خرچ کروں؟ تو کیا وہ کافی ہوگا اور ہم نے کہا کہ ہمارا نام نہ بتانا۔ بلال اندر گئے تو آپ سے دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا: وہ دونوں کون عورتیں ہیں؟ بلال نے کہا زینب۔ آپ نے فرمایا کہ کون زینب؟ (بلال نے کہا کہ) عبداللہ کی بیوی؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ اس کے لئے دوہرا ہیں اجر رشتہ داری کا اور دوسرے صدقہ کا۔

حضرت سلمان بن عامر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مسکین پر صدقہ ایک صدقہ ہے اور قرابت دار پر صدقہ دو نیکیاں ہیں صدقہ اور صلہ رحمی۔

1844

حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کوئی بھی رشتہ دار جو اپنے کسی رشتہ دار کے پاس جا کر اس مال کا سوال کرتا ہے جو اس کو اللہ تعالیٰ نے عطا کر رکھا ہے تو وہ اس میں بخل کرتا ہے، قیامت کے دن ایسے آدمی کے لیے جہنم سے ایک سانپ لایا جائے گا جو اس کو ڈسے گا اور اس کے گلے میں طوق بن جائے گا۔''

2548 2343

زعصر کی پابندی کرنیوالا:

حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے ساتھ مخمص میں عصر کی نماز پڑھی آپ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ زتم سے پہلی امتوں پ بھی پیش کی گئی انہوں نے اس کو ضائع کردی تو جو آدمی اس کی حفاظت کرے گا اسے دوہرا اا. ملے گا اور اس کے بعد کوئی زنہیں. . ۔ کہ ستارے ظاہر نہ ہوجا ۔

830 292

ابوملیح روای ۔ کرتے ہیں کہ:

ہم کسی غزوہ میں ا. کے دن. . ہ کے ہمراہ تھے، تو انہوں نے کہا کہ عصر کی زجلدی پڑھ لو، اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی زچھوڑ دے، تو سمجھ لو کہ اس کا نیک عمل ضائع ہوَی ۔

553

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روای ۔ کرتے ہیں، کہ:

. َ ا ۱۰اب کا دن آی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! ان کافروں کے گھر کو اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے، انہوں نے ہمیں درمیانی زیعنی ز عصر سے روکا یہاں ۔ کہ آفتاب غروب ہوَی ۔

2931

جو کسی اچھے کام کو شروع کرے:

حضرت . یرضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ہم دن کے شروع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے تو ایک قوم ننگے پاؤں ننگے

. ن چمڑے کی عبا پہنے تلواروں کو ٹ ئے ہوئے حاضر ہوئی ان میں سے اکثر بلکہ سارے کے سارے قبیلہ مضر سے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ اقدس ان کے فاقہ کو دیکھ کر متغیر ہوَ ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر تشریف لے گئے پھر تشریف لائے تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم د ۔ تو انہوں نے اذان اور اقامت کہی ۔ پھر آپ نے خطبہ د ۔ فرما ۔ اے لوگوں اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو پیدا کیا ا ۔ جان سے آ ۔ ۔ کی تلاوت کی:

4 1 : ۔ اور وہ آ ۔ ۔ جو سورۃ

حشر کی ہے

59 18 :

اور فرما ۔ کہ آدمی اپنے دینار اور درہم اور اپنے کپڑے اور گندم کے صاع سے اور کھجور کے صاع سے صدقہ کرتا ہے ۔ یہاں ۔ کہ آپ نے فرما ۔ اَ چہ کھجور کا ٹکڑا ہی ہو پھر ا ر میں سے ا ۔ آدمی تھیلی اتنی بھاری لے کر آ ۔ کہ اس کا ہاتھ اٹھانے سے عا ۔ ہو رہا تھا پھر لوگوں نے اس کی پیروی کی یہاں ۔ کی میں نے دو ڈھیر کپڑوں اور کھانے کے دیکھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ اقدس کندن کی طرح چمکتا ہوا آنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما ۔ جس شخص نے اسلام میں کسی اچھے طر کی ابتداء کی تو اس کے لئے اس کا ا ۔ اور اس کے بعد عمل کرنے والوں کا ثواب ہوگا بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کمی کی جائے اور جس اسلام میں کسی ۔ ے عمل کی ابتداء کی تو اس کے لئے اس کا َ ۔ ہ ہے اور ان کا کچھ َ ۔ ہ جنہوں نے اس کے بعد عمل کیا بغیر اس کے کہ ان کے َ ۔ ہ میں کچھ کمی کی جائے ۔

1017 69

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا۔ ت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما۔:

جس نے لوگوں کو علم سکھا۔ اس کو اس پ عمل کرنے والوں کا ثواب ملے گا اور اس سے ان عمل کرنے والوں ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔

240

ا۔ ا. علم سکھانے کا اور دوسرا لوگوں کے اس پ عمل کرنے کا۔

حضرت ابو مسعودا ری سے روا۔ ت ہے کہ:

ا۔ آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پ س آ کر عرض کیا، میری سواری ہلاک ہوگئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے سوار کر دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔ میرے پ س تو کوئی سواری نہیں ہے ا۔ آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اس کی اس آدمی کی طرف راہنمائی کرت ہوں جو اسے سواری دے دے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔ جس آدمی نے کسی کی نیکی پ راہنمائی کی تو اس کے لئے اس عمل کرنے والے کی مثل ا. وثواب ہوگا۔

1893 133

جو کسی . ے عمل کا آغاز کرے:

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

25

''۔ کہ وہ قیامت کے دن اپنے پورے بوجھ اٹھا اور کچھ بوجھ ان کے بھی جنہیں وہ علم کے بغیر گمراہ کرتے تھے، سن لو! . اہے جو وہ بوجھ اٹھار ہے ہیں۔''

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روا۔ ۔ کرتے ہیں کہ رسا ۔ مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما۔:

(. . بھی د میں) کوئی ۔ حق قتل ہوتا ہے تو اس کے َ ۔ ہ کا ا۔ حصہ آدم کے ۔ٹے (یعنی قابیل) پ ضرور ہوتا ہے کیو اسی نے قتل کا طر ا دکیا۔

3335

ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

85

''جو کوئی اچھی سفارش کرے گا اس کے لیے اس میں سے ا۔ حصہ ہوگا اور جو کوئی . ی سفارش کرے گا تو اس کے لیے اس میں سے ا۔ بوجھ ہوگا اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز پ نگہبان ہے۔''

روزہ افطار کروانے والے کے لیے دوا . :

زید بن خالد جہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا روزہ دار کو اور روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی

807

نبی علیہ السلام پر بیماری وغیرہ کی صورت میں:

عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ بہت تیز بخار میں تھے، میں نے عرض کیا آپ کو بہت تیز بخار ہے، پھر میں نے عرض کیا شاید اس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوہرا اجر ملے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں، کسی مسلمان کو کوئی تکلیف نہیں پہنچتی یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو یوں جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

5647

قاضی کے لیے غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنے:

ابوقبیس عمرو بن عاص کے آزاد کردہ غلام حضرت عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا

کہ:

. . حاکم کسی . ت کا فیصلہ کرے اور اس میں اجتہاد سے کام لے اور صحیح ہو تو اس کے لئے دوا . ہیں اور اَ حکم دے اور اس اجتہاد سے کام لے اور غلط ہو تو اس کوا۔ ثواب ملے گا

7352

رازداری

ارشاد .ری تعالیٰ ہے:

9

''جس دن چھپی ہوئی .توں کی جانچ پ ت ل کی جائے گی۔''

تمہیدی کلمات:

کسی بھی .ت کو اس کے صحیح وقت ت مؤ ٔ کر دینا' عقل ودا کے قر .ت ہے' اور اسی کو رازداری کہتے ہیں کہ .ت کو اس کے منا .وقت اور صا . سر کی اجازت کے وقت ہی کیا جائے ورنہ اس راز کو راز ہی رہنے دینا چاہئے ۔آج ہم اسی رازداری کے متعلق .ت کریں گے کہ اسلام اس کے متعلق ہماری راہنمائی کیا کر ت ہے۔

راز کیا ہے۔؟

اہل لغت کہتے ہیں کہ:

''راز وہ چیز ہوتی ہے جسے ا ن اپنے دل میں چھپائے ر ت ہے اور اسکے کرنے کے لیے پ عزم رہتا ہے۔''

اس کی جمع آتی ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

9

''جس دن چھپی ہوئی .توں کی جانچ پ ت ل کی جائے گی۔''

''اَ آپ او آواز سے . ت کریں تو وہ پوشیدہ اور اس سے بھی پوشیدہ کو جا ہے۔''

4.6

''اور ان لوگوں نے کہا جنہوں نے کفر کیا، یہ نہیں ہے ا۔ جھوٹ، جو اس نے گھڑ لیا اور کچھ دوسرے لوگوں نے اس پ اس کی مدد کی، سو بلاشبہ وہ ا۔ ظلم اور جھوٹ پ ا آئے ہیں، اور انہوں نے کہا یہ پہلے لوگوں کی کہا ں ہیں جو اس نے لکھوالی ہیں، تو وہ پہلے اور پچھلے پہر اس پ پڑی جاتی ہیں۔ تو آپ فرما دیں اسے اس نے ' زل کیا ہے جو آسمانوں اور زمین میں . پوشیدہ . توں کو جا ہے۔ بے شک وہ ہمیشہ سے بے حد بخشنے والا، نہا۔ ۔ رحم والا ہے۔''

کچھ لوگ اپنی مشرکانہ سوچ کی بنا پ یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں شہباز کرے پ واز جان راز دلاں دے تو یہ قول اللہ کے ساتھ شرک کی آواز ہے۔

10

''. ا. ہے تم میں جو . ت چھپا کر کرے اور جو اسے بلند آواز سے کرے اور وہ جو رات کو چھپا ہوا ہے اور دن کو ظاہر پھرنے والا ہے۔''

ان کے سامنے کسی کا راز افشانہ کر'

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ نصیحت فرمائی:

-

-

''اے میرے لخت جگر! امیرالمومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تجھے اپنے قریب بٹھاتے ہیں میری تین باتیں یاد رکھنا: ان کے سامنے کسی کا راز افشا نہ کرنا، ان کے پاس کسی کی غیبت نہ کرنا اور نہ ہی انہیں تیرے متعلق کسی جھوٹ کی خبر ہو (یعنی جھوٹ نہیں بولنا)۔

. 3/346

ابوزرع کی بیوی اپنے خاوند ابوزرع، اس کی والدہ، اس کے بیٹے، اس کی بیٹی اور آپ میں اس کی لونڈی کی خوبی بیان کرتی ہے:

ابوزرع کی لونڈی کا بھی کیا کمال بیان کروں کہ گھر کی بات وہ کبھی باہر جا کر نہیں کہتی تھی کھانے کی چیز میں بغیر اجازت کے خرچ نہیں کرتی تھی اور گھر میں کوڑا کرکٹ جمع نہیں ہونے دیتی تھی بلکہ گھر صاف ستھرا رکھتی تھی

2448 5189

رازافشا کر دینا کمزروں کی علامت

امام راغب اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''رازافشا کردینا قلت صبراور ی کی تنگی کی علامت ہے اور یہ عادت کمزورمردوں، بچوں اورعورتوں میں پائی جاتی ہے۔''

کیایہ اما ت ہے۔؟

حضرت جا. بن عبداللہ سے روای ت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمای:

''. کوئی آدمی. ت کرکے جائےتووہ تمہارے پس اما ت ہے''

1959

دوسروں کے رازمت ڈھونڈ وورنہ

حضرت ابن عمرt فرماتے ہیں کہ:

ای مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم . پ پڑھے اور بلند آواز سے فرمای اے لوگوں کے وہ وہ جوصرف ز. نوں سے اسلام لائے ہیں اور ایمان ان کے دلوں میں نہیں پہنچا، مسلمان کو اذی ت نہ دو انہیں عار نہ دلاؤ اور ان میں عیوب مت تلاش کرو۔ کیو جوشخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیب جوئی کرت ہے اللہ تعالیٰ اس کی عیب گیری کرت اور جس کی عیب گیری اللہ تعالیٰ کرنے لگے

وہ ذلیل ہو جائے گا۔ اَ چہ وہ اپنے گھر کے ا· رہی کیوں نہ ہو۔
پھر راوی کہتے ہیں کہ ا۔ دن ابن عمر نے ۔۔ اللہ۔ فرما۔ کعبہ پ ڈالی اور
فرما۔:

تم کتنے عظیم ہو۔ تمہاری حرمت بھی کتنی عظیم ہے۔ لیکن مومن کی حرمت اللہ کے
·· د۔ تیری عزت سے بھی زیادہ ہے۔

2032

عیب چھپانے کا صلہ

حضرت ابو ہر۔ہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا۔ ۔ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرما۔:

اللہ تعالیٰ د میں جس بندے کے عیب چھپا۔ ہے قیامت کے دن بھی اللہ اس
کے عیب چھپائے گا قیامت کے دن بھی اللہ اس کے عیب چھپائے گا۔

2546 2590

لوگوں میں . سے. آدمی

حضرت ابو سعید· ری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا۔ ۔ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرما۔:

لوگوں میں . سے . اللہ کے ن د ی مرتبہ کے اعتبار سے قیامت کے دن وہ آدمی ہوگا جو اپنی عورت کے پ س جائے اور اس سے جماع کرے پھر اس عورت کے راز کو پھیلا ت ہے۔

4870 1437

رسول اللہ ﷺ کے راز کو کسی سے بیان نہ کر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا ی ت ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پ س تشریف لائے اور میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کیا پھر مجھے کسی کام کے لئے بھیجا پس میں اپنی والدہ کے پ س د ی سے ی . . میں ان کے پ س پہنچا تو اس نے کہا تجھے کس چیز نے رو کے رکھا میں نے کہا مجھے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کسی کام کے لئے بھیج د ی تھا انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا کام تھا میں نے کہا وہ راز کی . ت ہے انہوں نے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو کسی سے بھی بیان نہ کر. انس رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم ا میں وہ . ت کسی سے بیان کر ت تو اے ث . ت تجھ سے بیان کر دیتا۔

میں حضور اکرم ﷺ کا راز فاش نہیں کرنا چاہتا تھا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میرے والد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب نے فرمایا۔ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیوہ ہو گئیں اور ان کے شوہر خنیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حذافہ سہمی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی اور شریف رتھے مدینہ میں انتقال کر گئے تو میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر کیا اور ان سے کہا کہ اگر تم کہو تو میں ان کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں غور کر کے جواب دوں گا میں کئی دن ٹھہرا رہا پھر۔ تو کہنے لگا کہ منا۔ یہی معلوم ہوتا ہے کہ ابھی میں دوسرا نکاح نہ کروں پھر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ان سے کہا کہ اگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہیں تو میں حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں وہ خاموش ہو گئے اور کوئی جواب نہیں دیا مجھ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس طرز سے اس سے بھی زیادہ رنج ہوا جتنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انکار سے ہوا تھا میں کئی راتیں خاموش رہا کہ اتنے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پیغام بھیجا میں نے فوراً ان کا نکاح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے کہنے لگے کہ:

شاید تم کو میرا جواب نہ دینا گوارا ہوا ہوگا۔ میں نے کہا بے شک مجھے رنج ہوا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بات یہ ہے کہ میں نے تم کو اس وجہ سے جواب نہ دیا تھا کہ آنحضرت نے مجھ سے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر کیا تھا اور مشورہ کیا تھا کہ میں ان سے نکاح کرلوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ہاں اگر آپ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کا ارادہ ترک کردیتے تو اس سے میں نکاح کر لیتا۔

4005

رازدان رسول ابن مسعود رضی اللہ عنہ

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

میں ملک شام میں آیا تو میں نے دو رکعت نماز پڑھی پھر میں نے یہ دعا کی اے اللہ مجھ کو کوئی نیک بخت ہمنشین فرما پھر میں ایک جماعت میں پہنچا اور اس کے ساتھ بیٹھ گیا اچانک ایک بوڑھا آیا اور میرے پہلو میں بیٹھ گیا میں نے لوگوں سے دریافت کیا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا ابودرداء ہیں میں نے ان سے کہا میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ وہ مجھ کو ایک صالح ہم نشین فرمائے چنانچہ اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج دیا ابودرداء نے مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ میں نے کہا کوفہ کا رہنے والا ہوں انہوں نے کہا کیا تم میں ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود) نہیں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیاں وتکیہ اور وضوء کا بتن اپنے پاس رکھتے تھے کیا تم میں وہ شخص نہیں جس کو اللہ نے نبی کی زبان پر شیطان سے پناہ دی ہے اور کیا تم میں وہ شخص نہیں جو رسول اللہ کے راز کو جاننے والا ہے جن کا اس کے سوا کوئی دوسرا واقف نہیں (یعنی حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (میں نے کہا ہاں! ہیں) پھر انہوں نے کہا بتاؤ عبداللہ بن مسعود

کس طرح پڑھتے ہیں؟ میں نے ان کو پڑھ کر سنائی۔

انہوں نے کہا اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اسی طرح یہ سورت پڑھائی ہے اسی طرح اپنے منہ سے میرے منہ میں ڈالا ہے۔

3742

جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہے

2822 5128

اے خواتین کی جماعت! رازافشاں نہ کرو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم لوگ ظہر یا عصر کی نماز میں صف بستہ کھڑے تھے اور محسوس ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو پکڑ رہے ہیں پھر وہ پیچھے ہٹنے لگے تو لوگ بھی پیچھے ہٹنے لگے نماز سے فارغ ہو کر حضرت ابی بن کعب نے عرض کیا آج تو آپ نے ایسے کیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے جنت کو اپنی تمام رونقوں کے ساتھ پیش کیا گیا میں نے انگوروں کا ایک گچھا توڑنا

چاہا۔ کہ تمہیں دے دوں لیکن پھر کوئی چیز درمیان میں حائل ہوگئی اور وہ میں تمہارے پاس لے آؤں اور سارے آسمان وزمین والے اسے کھاتے۔ بھی اس میں کوئی کمی نہ ہوتی پھر میرے سامنے جہنم کو پیش کیا گیا۔ میں نے اس کی بھڑک کو محسوس کیا تو پیچھے ہٹ گیا اور میں نے اس میں اکثر عورتوں کی دیکھی ہے جنہیں کوئی راز بتایا جائے تو اسے افشاء کر دیتی ہیں کچھ مانگا جائے تو بخل سے کام لیتی ہیں خود کسی سے مانگیں تو اصرار کرتی ہیں مل جائے شکر نہیں کرتیں۔

. 3/395 14800

اسلامی سال کا گیارواں مہینہ

ذی القعدہ

''اسلامی سال کا گیارہواں مہینہ ماہ ذی القعدہ ہے یہ دو لفظوں سے مرکب ہے ذو (اہل، والا، صاحب، مالک) اور قعدہ (بیٹھنا، سجدوں کے بعد تشہد میں بیٹھنا، سواری) حرمت والا مہینہ ہونے کی وجہ سے اکثر اہل عرب میں تجارت، اسفار وغیرہ سے بیٹھ جاتے تھے اس لیے اس مہینے کا نام ذی قعدہ رکھا گیا ہے۔
شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کو حج کے مہینے بھی کہا جاتا ہے۔''

ماہ ذی القعدہ کے خطبات

① اللہ کی محبت کس سے.....؟

② .ن.ت کی ضما.ت پانے والے

③ سیرت سید.نا ابراہیم علیہ السلام

④ سیرت سید.نا اسماعیل علیہ السلام

⑤ قربانی کے مسائل

⑥ حج کی اہمیت وفضیلت اور احکام ومسائل

اللہ کی محبت کس سے.....؟

ارشاد ربی تعالیٰ ہے:

''کہہ دیجیئے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا، اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔''

تمہیدی کلمات

اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت یہ ہے کہ وہ محبت کرتا ہے، صرف یہ نہیں کہ وہ محبت کرتا ہے بلکہ اپنی محبت کا اظہار بھی کرتا ہے۔ وہ شخص کیسا خوش نصیب ہے کہ جس سے اس کا خالق محبت کرے اور اس سے محبت کا پیچا آسمانوں میں بھی ہو اور زمین میں بھی یہ خوش بختی کی انتہا ہے۔ اللہ سے محبت کا دعویٰ تو بہت سے کرتے ہوں گے ممکن ہے وہ اپنے دعویٰ میں سچے نہ ہوں۔ جس سے اللہ محبت کرتا ہے ہر چیز اس کا احترام بھی کرتی ہے اور محبت بھی کرتی ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ اللہ اپنی محبت کا اظہار کس طرح کرتا ہے۔

۔ ۔ اللہ کسی سے محبت فرماتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’. اللہ تعالیٰ کسی بندے سے پیار (محبت) کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے پیار کرتا ہے تم بھی اس سے پیار کرو، چنانچہ جبریل علیہ السلام بھی اس سے پیار کرنے لگتے ہیں۔ پھر جبریل علیہ السلام تمام اہل آسمان کو پکار دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے پیار کرتا ہے تم . لوگ اس سے پیار کرو، چنانچہ تمام آسمان والے اس سے پیار کرنے لگتے ہیں، اور پھر روئے زمین میں بھی اسے مقبول بنا دیا جاتا ہے۔‘‘

اظہار محبت کا ایک اور انداز

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی، گھروں کو لوٹنے والے گھروں کو لوٹ گئے، جنہوں نے پیچھے (مسجد میں) رہنا تھا وہ رہ گئے۔ کچھ دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیز قدموں کے ساتھ آئے اور آپ کا سانس پھولا ہوا تھا اور آپ کے گھٹنوں سے کپڑا اٹھا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’خوش ہو جاؤ، یہ تمہارا رب ہے جس نے آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا اور فرشتوں کے سامنے تمہاری وجہ سے فخر کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے: میرے بندوں کو دیکھو جو ایک فرض (نماز) ادا کر کے دوسرے فرض کا انتظار کر رہے ہیں۔‘‘

اللہ تعالیٰ کی محبت صرف دعویٰ سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ اس کے لیے محنت کر پڑتی ہے ،ایسے اعمال بجالا ہوتے ہیں جن کی وجہ سے بندہ اپنے خالق و مالک کی محبت حاصل کرسکتا ہے ۔آیئے ان اعمال کا تذکرہ کرتے ہیں جن کی وجہ سے بندہ اللہ کا محبوب بن سکتا ہے۔

احسان کرنے والوں سے محبت:

''اورتم احسان کرو بے شک اللہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔''

احسان کا معنی حدیث مبارک میں کچھ اس طرح ہے

حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا اسلام کے متعلق پھر ایمان کے متعلق اور پھر احسان کے متعلق، رسول اللہ ﷺ نے جواب میں فرمایا:

''تو اللہ کی عبادت اس طرح کر جیسے تو اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے، اگر یہ نہ ہو سکے تو اتنا خیال رکھ کہ وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے۔''

ﷺ

یعنی ہر نیکی اور عبادت والے عمل کو اچھے انداز میں کرنے کو احسان کہا جاتا ہے ۔۔ عبادت میں احسان ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی طرف پوری توجہ کرتا ہے لیکن احسان، خشوع وخضوع عبادت و نماز سے نکل جاتا ہے کم ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے اپنی توجہ پھیر لیتا ہے

۔مسند احمد میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ مسلسل بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ ۔ ۔ بندہ ادھر ادھر نہیں دیکھتا ہے ،۔ ۔ یہ اپنے چہرے کو پھیرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اعراض کرتا ہے۔''

۔ ۔ عبادت میں احسان نہیں رہتا تو اللہ تعالیٰ بھی اپنی توجہ بندے سے ہٹاتا ہے ۔یہ عبادت اور نماز چند کلمات یا الفاظ کی ادائیگی نہیں حقیقت میں یہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونا ہے ۔لہذا نماز میں احسان ہونا چاہیے یعنی نماز کا ہر ہر رکن اچھے انداز میں ادا کیا جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''۔ ۔ تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہوتا ہے ۔ ۔ اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں اللہ کی محبت

رسول اللہ ﷺ کی زندگی ہمارے لیے کامل نمونہ ہے، آپ کی ہر بات قابل حجت اور ہر عمل واجب الاتباع ہے۔اور آپ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔آپ کی اطاعت اور اتباع اللہ کی محبت کا ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''کہہ دیجیے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا، اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔''

ہماری زندگیاں اتباع و اطاعت سے تو خالی ہیں ہاں البتہ کچھ خالی خولی دعوے ہماری زبانوں پر جاری ہیں۔ غلام ہیں غلام ہیں رسول کے غلام ہیں، غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے۔ یہ دعوے کامیابی و کامرانی کی سند نہیں ہیں۔ کامیابی تبھی ممکن ہے، اللہ کی محبت کا حصول تبھی ممکن ہے۔ سید الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور پیروی کی جائے گی۔ اللہ ہمیں آپ کی اتباع و پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دعوے سے بے رغبتی اللہ کی محبت کا

ذرا غور فرمائیے کہ ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے، اور ہم اپنی زندگی کن کاموں میں لگا رہے ہیں، محنت کوشش کس مقصد کے ہونی چاہیے تھی اور ہم کیا کر رہے ہیں۔ اب ہماری زندگی کا مقصد، محنت، تگ و دو صرف مال اور دولت کے لیے رہ گئی ہے جبکہ حقیقی مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی محبت کا حصول ہے۔

''ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ!''

''میری ایسے عمل کی طرف راہنمائی کیجیے کہ اگر میں اسے انجام دوں تو اللہ اور لوگ مجھ

سے محبت کرنے والے بن جا ،تو آپ ﷺ نے فرمایا: د سے بے رغبتی کر (تو) تجھے اللہ پسند فرمائے گا، اور جو کچھ لوگوں کے پ س ہے تو اس سے بے رغبت ہو جا تو لوگ تجھے چاہنے لگیں گے۔''

حیا اور پ دہ پوشی سے اللہ محبت ر ت ہے

حیاء اللہ کو پسند ہے، بے حیائی پسند نہیں ہے، ستر کو ڈھانپ: اللہ کو پسند ہے بے حیائی اور فحاشی وعر نی اللہ کو پسند نہیں ہے ،بیہودہ گفتگو کر ، بے حیائی والا لباس پہننا چاہے وہ مرد ہو یا عورت دونوں کا لباس . ساتھ نہ ہو، ان کے جسم کی حفاظت کا سامان نہ کرتا ہو تو ایسا لباس اللہ کو پسند نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے

''بے شک اللہ تعالیٰ ستیر (بہت پ دہ ڈالنے والا) اور حیا دار ہے، وہ حیا اور پ دہ پوشی کو پسند کرتا ہے، پس. تم میں سے کوئی نہائے تو اسے پ دہ کر چاہیے۔''

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''ایمان کی ستر سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں، اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔''

سورت اخلاص سے محبت

بخاری کتاب التوحید میں ہے کہ ''حضور ﷺ نے ا ۔ چھوٹ سا لشکر کہیں بھیجا جس وقت وہ پلٹے تو انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ نے ہم پ جسے سردار بنا۔ تھا وہ ہر زکی قرأت کے خاتمہ پ سورۂ الخ پڑھا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرما۔ اس سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتے تھے؟ پوچھنے پ اس نے کہا کہ:

یہ سورت رحمٰن کی صفت ہے، مجھے اس کا پڑھنا بہت ہی پسند ہے تو نبی ﷺ نے فرما۔ اسے خبر دو کہ اللہ بھی اس سے محبت رتا ہے۔''

ﷺ

بخاری کتاب الصلوٰۃ میں ہے کہ ''ا ۔ ا ری مسجد قبا کے امام تھے ان کی عادت تھی کہ الحمد ختم کر کے پھر اس سورت کو پڑھتے پھر جو سورت پڑھنی ہوتی۔ جہاں سے چاہتے قرآن پڑھتے۔ ا۔ دن مقتدیوں نے کہا کہ آپ اس سورت کو پڑھتے ہیں پھر دوسری سورت تے ہیں یہ کیا؟ ۔ تو آپ صرف اسی کو پڑھئے ۔ چھوڑ دیجئے، دوسری سورۂ ہی پڑھا کیجیے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں تو جس طرح کرتا ہوں کرتا رہوں گا، تم چاہو تو مجھے امام رکھو، کہو تو میں تمہاری امامت چھوڑ دوں۔ اب انہیں یہ ت بھاری پڑی، جا تھے کہ ان . میں یہ زیادہ افضل ہیں، ان کی موجودگی میں دوسرے کا ز پڑھا۔ بھی انہیں گوارہ نہ ہو سکا۔ ا۔ دن . کہ حضور ﷺ ان کے پ س تشریف لائے تو ان لوگوں نے آپ ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے امام صا .

سے فرمایا کہ تم کیوں اپنے ساتھیوں کی . ت نہیں ما اور ہر رکعت میں اس سورت کو کیوں پڑھتے ہو؟ وہ کہنے لگے: یرسول اللہ! مجھے اس سورت سے محبت ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا:

اس کی محبت نے تجھے . ۔ ۔ میں پہنچادیا۔''

اس سورت کی فضیلت اس لیے ہے کہ اس میں توحید کے دونوں پہلوموجود ہیں اثبات والا بھی اور والا بھی ،اثبات اس طرح کہ اللہ ا ہے،وہ بے زہے،اور والا اس طرح کہ اس کی اولاد نہیں، وہ خود کسی کی اولاد نہیں،اس کا ہمسر کوئی نہیں ہے۔

اوراس سورت کا . . یہ بھی ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی دوایسی صفتیں ہیں جو تمام صفات کے ساتھ اور تمام اسماء کے ساتھ آسکتی ہیں ۔پہلی صفت ''احد'' وہ اکیلا ہے ۔اب اس کو دوسرے اسماء کے ساتھ لگا تو اس طرح کہہ ۔ ہیں۔

وہ سمیع ہے اور سمیع ہونے میں اکیلا ہے ۔وہ بصیر ہے اور بصیر ہونے میں اکیلا ہے وہ عزیز ہے اور عزیز ہونے میں اکیلا ہے۔اسی طرح دوسرے اسماء کے ساتھ۔

دوسری صفت ،الصمد،صمد اسے کہتے ہیں جو ہر لحاظ سے کامل ہو۔

وہ سمیع ہے تو سمیع ہونے میں کامل ہے اس طرح کہ اَ ساری مخلوقات ا میدان میں ،ا ہی دفعہ اپنی اپنی ضرورت کا سوال کریں تو . کی بیک وقت سن بھی سکتا ہے اوران کی ضرورت بھی پوری کرسکتا ہے ۔وہ بصیر ہے تو بصیر ہونے میں کامل ،اس طرح کہ سیاہ رات میں ،سیاہ پہاڑ پ چلنے والی سیاہ رَ کی چیو کو بھی دیکھتا ہے ۔اسی طرح دوسری صفات اوراسماء ہیں۔

ہمیشگی والے عمل سے اللہ کی محبت

ہم لوگوں میں عمل کا ثبات نہیں ،تسلسل نہیں ،کبھی کسی عمل کو کرلیا اور کبھی چھوڑ دیا ،ایسا کرنا اللہ کو پسند نہیں بلکہ وہ عمل جس پر ہمیشگی ہو چاہے وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو وہ عمل اللہ کو پسند ہے اور ایسے لوگوں سے اللہ محبت کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ کی طرف سے محبوب عمل وہ ہے جو ہمیشہ ہوا چاہے تھوڑا ہو۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک چٹائی تھی جسے آپ ﷺ رات کے وقت سمٹا کر بچھاتے اور اس پر نماز پڑھتے۔''

''لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔''

''نبی کریم ﷺ دن کے وقت اس چٹائی کو کھول کر بچھاتے ،لوگوں نے ایک رات نماز کے لیے ہجوم کر دیا۔ آپ ﷺ نے یہ دیکھا تو فرمایا: اے لوگو! اتنا عمل کرو جتنی تم طاقت رکھتے ہو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے)

نہیں تھکتے تم (عمل سے) تھک جاؤ گے۔ اور اللہ کی طرف سے زیادہ محبوب عمل وہ ہے جس کو ہمیشہ کیا گیا ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔''

انصاف کرنے والوں سے اللہ کی محبت

''اور اگر آپ ان کے درمیان فیصلہ کریں تو انصاف سے کریں بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

''اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن سب سے زیادہ محبوب اور مجلس کے لحاظ سے سب سے زیادہ قریب عادل امام ہوگا۔''

امام کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہے:

''انصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے پاس دائیں طرف نور کے منبروں پر ہوں گے، اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلوں اور گھر والوں اور جن کے نگران بنے تھے ان میں انصاف کرتے تھے۔''

اللہ کی محبت فرائض اور نوافل کے ذریعے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے گا میں اس کو یہ خبر کیے دیتا ہوں کہ میں اس سے لڑوں گا، اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں کوئی بھی عبادت مجھے اس عبادت سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔

''اور میرا بندہ نفلی عبادت کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں،

''(پھر تو یہ حال ہوتا ہے کہ) میں ہی اس کا کان ہوتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اور میں اس کی آنکھ ہوتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اور اس کا ہاتھ ہوتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اور اس کا پاؤں ہوتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔''

وہ اگر مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں، وہ اگر کسی سے میری پناہ چاہتا ہے تو میں اس کو محفوظ رکھتا ہوں، اور مجھے کسی کام میں جس کو میں کرنا چاہتا ہوں اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا اپنے مسلمان بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے، وہ تو موت کو (بوجہ تکلیف جسمانی کے) ناپسند سمجھتا ہے اور مجھے بھی اس کو تکلیف دینا ناگوار لگتا ہے۔''

یعنی ایسا شخص مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے، کان اس کے ہائی نہیں، آ

. ائی کی طرف اٹھتی نہیں، قدم . ائی کی طرف چلتے نہیں۔

میدان جہاد میں صف بندی کرنے والوں سے محبت

''جہاد ایک عظیم عمل ہے اور مجاہدین بڑی عظمت اور شان والے لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے۔ اور ان کا تذکرہ قرآن مقدس میں اس انداز میں کرتا ہے۔''

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہوں۔''

اللہ تعالیٰ اپنے ان خاص بندوں کی محبت کی وجہ آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے سید سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دو وقت ایسے ہیں . آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں ایک نماز کے وقت کی دعا اور دوسرا . مجاہد صف میں کھڑا ہو کر دعا کرے۔''

اور جو لوگ اس کی راہ میں صف بستہ ہو کے لڑتے ہوئے شہید ہو جاتے ہیں تو ان کو اللہ تعالیٰ دیکھ کر مسکراتا ہے ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا . سے افضل کون سا شہید ہے؟

''آپ نے فرمایا: وہ لوگ جو دشمن کا مقابلہ کرتے وقت مر جاتے ہیں منہ نہیں پھیرتے۔ یہ لوگ ... کے لاخانوں میں محو ام ہوں گے ان کا پروردگار ان کی ش... قدمی دیکھ کر ان پہ ہنستا ہے اور ... تیرا رب د کے ا... کسی بندے پہ ہنس دے تو پھر آ... ت میں اس کا کوئی حساب نہ ہوگا۔''

ہم محبت اللہ کے لیے کرنے والے

قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''میرے لیے ا... دوسرے سے محبت کرنے والوں سے محبت کر... مجھ پہ ضروری ہے۔''

حضرت ابو ادریس خولانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں ... تو دیکھا کہ ا... جوان آدمی جس کے اگلے دا... خوب چمکیلے ہیں اس کے پ... س لوگ بیٹھے ہوئے ہیں... وہ آپس میں کسی چیز کے ...رے میں اختلاف کرتے ہیں تو اس کے حل کے لیے اس سے سوال کرتے ہیں اور اپنی رائے سے رجوع کر کے اس کی رائے کو قبول کر... ہیں چنانچہ میں نے اس نوجوان کے ...رے میں پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو مجھے بتا... کہ یہ صحابی (رسول اللہ ﷺ) حضرت معاذ بن جبل ا ہیں... اگلا دن ہوا تو میں صبح سو... ے ہی مسجد میں آ... میں نے دیکھا کہ جلدی آنے میں بھی وہ مجھ سے سبقت لے گئے ہیں اور میں نے انہیں وہاں ز پڑھتے ہوئے پ... پس میں ان کا انتظار کر... رہا یہاں... کہ وہ اپنی ز سے فارغ ہو گئے میں ان کے سامنے کی طرف سے ان کے پ... س آ... انہیں سلام عرض کیا اور کہا ''اللہ کی قسم میں آپ سے اللہ

کے لیے محبت کرتا ہوں۔''

انہوں نے کہا: کیا واقعی؟ میں نے کہا: واقعی اللہ کی قسم!

پس انہوں نے مجھے میری چادر کے کنارے سے پکڑا اور اپنی طرف کھینچتے ہوئے فرمایا: خوش ہو جا کیوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری محبت واجب ہوگئی ان کے لیے جو میرے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں میرے لیے ایک دوسرے سے ہم نشینی کرتے ہیں اور میرے لیے ایک دوسرے سے ملاقاتیں کرتے ہیں اور میرے لیے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔''

حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالہ سے امام مسلم نے کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی کسی دوسری بستی میں اپنے بھائی کی زیارت کرنے کے لیے گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو بٹھا دیا جو اس کا انتظار کرنے لگا۔ وہ شخص اس کے پاس سے گزرا تو فرشتے نے پوچھا: تم کہاں جا رہے ہو؟ اس نے کہا اس بستی میں میرا بھائی رہتا ہے اس کے پاس جا رہا ہوں۔ فرشتے نے پوچھا: کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے جس کی وجہ سے تم یہ تکلیف اٹھا رہے ہو اور اس کا بدلہ اتارنے جا رہے ہو؟ اس نے کہا: نہیں، صرف اس لیے جا رہا ہوں کہ اس سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں اس پر فرشتے نے کہا:

''میں تیری طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں (اور یہ بتانے آیا ہوں) کہ

اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے محبت کرتے ہیں جیسے تو اس (بھائی) سے صرف اللہ کے لیے محبت کرتا ہے۔''

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: سات آدمی جنہیں اللہ عرش کا سایہ ء فرمائے گا۔ان میں ایک آدمی یہ ہے:

''اور وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی رکھی اسی پر ملے اور اسی پر جدا ہوئے''

. ۔ کی ضما ۔ پنے والے

ارشاد . ری تعالیٰ ہے۔

''فرما یا اللہ تعالیٰ نے یہ دن ہے (یعنی قیامت کا دن) کہ سچے بندوں کو ان کا سچ کام آئے گا اور ان کے لیے ایسی . ۔ ہے جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے اللہ ان سے راضی ہو َ ۔ اور وہ اس سے راضی ہو گئے یہی بہت . ڑی کامیابی ہے''۔

تمہیدی کلمات

. . د کا کوئی عہدہ دار، . ڑا، صا . ِسلطنت، صا . ِجاہ واقتدار کسی فرد کے . رے میں یہ الفاظ اپنی ز . ن سے ادا کر ۔ ہے کہ ''میں اس کا ضامن ہوں''۔ ''میں اس کی ضما ۔ دیتا ہوں'' تو اس صا . جاہ وحشمت کی . ت تسلیم کی جاتی ہے اور قدر ومنز ۔ کی نگاہ سے دیکھا جا ۔ ہے... لیکن کیا ا َ وہ شخصیت ضما ۔ دے، جو صا . صدق ووفا بھی ہو، جسے صادق ومصد وق کہا جا ۔ ہو، جسے . طق وحی ہونے کا شرف حاصل ہو، جو سید وُلدِ آدم کے عظیم مرتبے پ فا ۔ ہو، جو امام الا ۔ یء کے لقب سے ملقب ہو، جو ا . الحاشر وعاقب کی صفت سے متصف ہو، جو ''رسول الی جمیع الناس'' ہونے کا شرف پ چکا ہو،... جس کے . رے میں عرش . یں کا مالک یہ اعلان کر ۔ ہو کہ یہ میرے اذن کے بغیر اپنی ز . ن کو حر ۔ میں ہی نہیں لا ۔ ... کیا ایسی شخصیت کی ضما ۔ س کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جائے گا...؟ کیا ایسی ہستی کی ضما ۔ کو قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھا

جائے گا...؟ کیا ایسے منصبِ عظیم پہ فائز نبی کی ضمانت کو کوئی مقام نہیں دیا جائے گا...؟ غور کیجیے...! سوچیئے....! اپنے قلوب واذہان سے فیصلہ لیجئے....! ہاں کیوں نہیں...! انہی کی تو اطاعت ہے۔ انہی کی تو اتباع میں فوز وفلاح کا راز مضمر ہے۔ ہاں انہی کی بات سنی جائے گی۔ ہاں انہی سے تو کہا جائے گا سل تعطہ سل تعطہ.....آج ہم وہ اعمال ذکر کریں گے جن کو دیئے کا رلانے پہ رسول الثقلین نے جنت کی ضمانت دی ہے۔

زبان کی حفاظت پہ جنت کی ضمانت

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے اور جو اس کی دو ٹانگوں کے درمیان ہے (زبان اور شرم گاہ) تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں

''جسے اللہ تعالیٰ نے اس چیز کے شر سے بچا لیا جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے اور اس چیز کے شر سے جو اس کی دو ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی زبان اور شرم گاہ) وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

زبان سے نکلی ہوئی ہر چیز محفوظ ہوتی ہے اس لیے پہلے تولو پھر بولو، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

سورہ ق (۵۰/۱۸)

''(ا ن) منہ سے کوئی لفظ نہیں نکال پ ت اس کے پ س نگہبان (فرشتہ) تیار ہے''۔

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ی:

''بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے ا ی ت ز ن سے ادا کرتا ہے اسے وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا ہے اسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ درجات بلند کر دیتا ہے اور ا ی دوسرا بندہ ایسا کلمہ منہ سے نکالتا ہے جو اللہ کی ٠ راضگی کا ش ہوتا ہے اسے وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا ہے لیکن اسی کی وجہ سے وہ جہنم کے ا ر جاتا ہے''۔

حضرت ابو سعید ٠ ری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ی:

''. ابن آدم صبح کرتا ہے تو اس کے تمام ا ء ز ن کی منت و سما ت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے ر ے میں اللہ سے ڈر٠، بلاشبہ ہم تیرے ساتھ ہیں ا تو در ت رہے گی تو ہم بھی در ت رہیں گے اور ا تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی سیدھے راستے سے ہٹ جا گے''۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے در ی فت کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا جو مجھے ٠ ت میں لے جائے اور جہنم سے دور کر دے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ز ن کی طرف اشارہ فرما ی اور کہا:

''اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھ''

میں نے کہا اے اللہ کے نبی ﷺ! کیا زبان کی وجہ سے بھی پکڑ ہوگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں تجھے گم پائے اے معاذ!

'لوگوں کو آتش جہنم میں ان کے چہروں کے بل ان کی زبانوں کی کٹائی ہی لائے گی''۔

تین ضمانت دینے والے

جھگڑا اور جھوٹ چھوڑنے والے اور اچھا اخلاق اپنانے والے کو بھی رسول اللہ ﷺ نے جنت کی ضمانت دی ہے جیسا کہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں ضمانت دیتا ہوں جو شخص حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے اسے جنت کے دونواح میں گھر ملے گا''۔

''اور میں (ضمانت دیتا ہوں) جو مذاق کرتے وقت بھی جھوٹ کو چھوڑ دے اس کو جنت کے وسط میں گھر ملے گا''۔

''اور (میں ضمانت دیتا ہوں) جس شخص کا اخلاق اچھا ہو اسے جنت کے اوپر والے حصے میں گھر ملے گا''۔

اس حدیث میں تین چیزوں کے لیے میں ضمانت دی گئی ہے

(1) ہر حال میں مسلمان سے جھگڑا نہ کرنا

(2) مذاق میں بھی جھوٹ نہ بولنا

(3) اپنا اخلاق اچھا بنانا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں اسی حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

''سچا ہونے کے باوجود جس نے جھگڑا چھوڑ دیا اس کو جنت کے وسط میں گھر ملے گا''۔

''مراء'' سے مراد ایسا جھگڑا جو کسی سے بغیر مقصد اور ضرورت کے کیا جائے اس سے مقصود صرف اسے نیچا دکھانا، ذلیل کرنا اور اس پر اپنی برتری ثابت کرنا ہو، گو خواہ مخواہ جھگڑا کرنا اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے منع کیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'' سب سے زیادہ ناپسندیدہ آدمی اللہ کے ہاں وہ ہے جو ہٹ دھرم، سخت جھگڑالو ہے''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تجھے اتنا ہی کافی ہے کہ تو ہمیشہ جھگڑا کرتا رہے''۔

اسلام باہمی خانہ جنگی، قتل و قتال، خون ریزی کو انتہائی بری نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس کی جگہ اخوت و ہمدردی، اتحاد و اتفاق اور محبت و بھائی چارے کا درس دیتا ہے۔
آج کفر، یہود و ہنود مسلمانوں کے مقابل متحد ہو چکے ہیں تو مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنی تمام تر فکری، تہذیبی، علمی و عسکری صلاحیتوں کو ایک دوسرے کے خلاف استعمال کرنے کی بجائے کفر کے خلاف خرچ کریں اور اس عالم رواں میں محبت و مودت کا درس دیں اور اسلام کا پرچار کریں۔
حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس شخص کے لیے ہلاکت ہے جو جھوٹی باتیں کرتا ہے تاکہ لوگوں کو ہنسائے اس کے لیے ہلاکت ہے پھر اس کے لیے ہلاکت ہے''۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولے البتہ جھوٹ بولے بغیر لوگوں کی خوش طبعی کا سامان فراہم کرنا جائز ہے۔

جھوٹ کو عام حا ۔ میں بھی بولنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایہ ہے کیو وہ جہنم کا راستہ دکھا ۔ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرما :

''جھوٹ سے بچو اس لیے کہ جھوٹ . ائیوں کی طرف لے جا ۔ ہے اور . ائیاں ا ن کو جہنم ۔ لے جاتی ہیں اور ا ن جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ تلاش کر ۔ رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ کے ہاں جھوٹ لکھ دیا جا ۔ ہے''۔

ا ضما ۔ رسول ﷺ چاہیے تو اپنا اخلاق اچھا رکھو یعنی اپنی عادات حسنہ پیدا کرو اور عادات رذیلہ دور کرو، اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی جناب محمد ﷺ کو مکارم اخلاق کے اعلیٰ مرتبے پ فا ۔ فرما یا تھا، ارشاد . ری تعالیٰ ہے۔

''بلاشبہ آپ ﷺ خلق عظیم کے ما لک ہیں''۔

کسی نے اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کے اخلاق کے متعلق در یفت کیا تو انہوں نے فرما :

''کہ آپ ﷺ کا اخلاق قرآن ہے''۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''(اے ابوذر رضی اللہ عنہ!) تو جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتا رہ اور اگر خطا ہو جائے تو فوراً نیکی کر وہ اس کو ختم کر دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ مل''۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے (یمن کی طرف) روانہ کرتے وقت آپ کی وصیت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی وہ یہ تھی،

''اے معاذ! لوگوں کے لیے اپنا اخلاق اچھا رکھنا''۔

ایک آدمی نے شیخ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو نصیحت کی کہ اگر تو چاہتا ہے کہ تو کسی کے ساتھ احسان نہ کرے تو تو

''مسلمانوں کے بڑوں کو اپنے باپ کے مقام میں رکھ''

''اور چھوٹوں کو اپنے بیٹے کے مقام پر رکھ''۔

یحییٰ بن معاذ رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اَ تو کسی کو نفع نہیں دے سکتا تو تکلیف بھی مت دو''۔

''اَ تو کسی کو خوشی نہیں دے سکتا تو غم بھی نہ دے''۔

''اَ تو کسی کی تعریف نہیں کر سکتا تو اسکی مذمت بھی بیان نہ کر''۔

میں . ۔ ۔ کی ضما ۔ ۔ دیتا ہوں

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔:

''مجھے اپنی طرف سے چھ چیزوں کی ضما ۔ ۔ دے دو میں تمہیں . ۔ ۔ کی ضما ۔ ۔ دیتا ہوں''

. . . ت کرو سچ بولو

وعدہ کرو تو پورا کرو

اما ۔ ۔ کو لٹاؤ . . اما ۔ ۔ رکھی جائے

شرم گاہوں کی حفاظت کرو

نگاہیں نیچی رکھو

تکلیف دینے سے ہاتھوں کو روکے رکھو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔:

اَ تیرے پ س چار چیزیں ہوں تو تو نے کچھ نہیں کھو ۔

امانت کی حفاظت

سچی بات

اچھی عادات

پاکیزہ کھانا

سوال نہ کرنے والوں کو بشارت کی

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ (رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص مجھے ایک چیز کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں''۔

میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں ضمانت دیتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا:

''لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرنا''۔

راوی (عبدالرحمٰن بن معاویہ) بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد ثوبان رضی اللہ عنہ کی حالت یہ ہوگئی تھی کہ اگر اونٹ پر ہوتے اور ان کا کوڑا گر جاتا تو وہ کسی کو پکڑانے کو نہ کہتے کہ خود سواری سے نیچے اتر کر اپنا کوڑا اٹھاتے تھے۔

ایک دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جوشخص مجھے اس .ت کی ضما.. دے دے کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا تو میں اس کو. .. کی ضما.. دیتا ہوں حضرت ثو.ن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں (ضما.. دیتا ہوں) چنانچہ پھر حضرت ثو.ن رضی اللہ عنہ کسی سے کسی بھی چیز کا سوال نہیں کرتے تھے''۔

شیخ الالبانیؒ نے اسے صحیح کہا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو لوگوں سے زیادہ مال کرنے کے لیے سوال کرتا ہے گویا کہ وہ آگ کا انگارہ طلب کرتا ہے وہ چاہے تو انگارے کم کرلے چاہے تو زیادہ کرلے''۔

مسلم ، الزكاة، باب كراهية المسألة للناس (١٠٤١)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بلاشبہ سوال. اشیں ہیں جس کے ذریعے ا ن اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے پس جو چاہے اسے اپنے چہرے پ. قی رکھے اور جو چاہے اسے چھوڑ دے الا کہ ا ن حاکم سے سوال کرے یا کسی ایسے معاملے میں سوال کرے جس میں سوال کرنے کے بغیر چارہ نہ ہو''۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جوکوئی بندہ سوال کا دروازکھولتا ہے تو ضرور اللہ اس پ فقروفاقے کا دروازہ کھول دیتے ہیں''۔

تم مجھے ضما۔ ۔ دومیں تمہیں دیتا ہوں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جما ۔ سے فرما۔:

''تم مجھے چھ چیزوں کی ضما۔ ۔ دومیں تمہیں ۔ ۔ کی ضما۔ ۔ دیتا ہوں''
میں نے پوچھا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون سی چیزیں ہیں۔۔؟
تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

زکی ادائیگی
زکواۃ ادا کر۔
اما۔ ۔ کی پ سداری کر۔
شرم گاہ کی حفاظت کر۔
پیٹ
اورز ۔ ن

سیرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ کیا تم بتوں کو معبود بناتے ہو؟ میں دیکھتا ہوں کہ تم اور تمہاری قوم صریح گمراہی میں ہو۔''

تمہیدی کلمات:

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے مختلف مقامات پر اولوالعزم انبیاء میں ذکر کیا ہے، ابراہیم علیہ السلام ہی کے دوسرے بیٹے اسحاق کے بیٹے یعقوب کی تمام بنی اسرائیل کہلائی۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسماعیل بن ابراہیم علیہ السلام کی سے ہیں۔ آج کے خطبہ میں ہم ابراہیم علیہ السلام کا مختصر تعارف اور ان کی سیرت کا ذکر کریں گے۔

تعارف سیدنا ابراھیم علیہ السلام

آپکا اسم گرامی بچپن میں ''ابرام'' رکھا گیا جو عبرانی زبان کا لفظ تھا جس کا معنی ''قوموں کا باپ'' ہے۔ یہ لفظ عربی میں آیا تو ''ابراھیم'' بن گیا۔ قرآن مجید ابراھیم ہی موجود ہے۔ یعنی آپکا نام یوں ہوا ابراھیم بن تارخ بن ناحور۔

ابراھیم کی والدہ کی اسم گرامی امیلہ تھا جو نیک دل اور نیک سیرت صالح خاتون تھی اور تارخ ہی

کے خا· ان سے تھیں آپ کی ت سے پہلے ہی انکا انتقال ہو َ ی تھا۔

/

سید· ا. اھیم علیہ السلام کے دو بھائی تھے۔ھاران اور· مور (دادا کے· م پ)ھاران کا ٹ لوط تھا جو ا. اھیم علیہ السلام کا بھتیجا تھا اللہ نے انہیں ا. اھیم علیہ السلام کا معاون بنا کر بھیجا۔

سید· ا. اھیم علیہ السلام کے والد

سید· ا. اھیم علیہ السلام کے والد کا· م· رخ تھا اور یہ بہت ٹا. · ت اش تھا ا ی دفعہ اس نے شاہی خا· ان کے لیے سونے چا· ی اور قیمتی دھاتوں کا استعمال کر کے ا ی . · بنا ی اور . دشاہ نمرود کو پیش کیا جس پ اسے بہت ز ی دہ مال اور جا گیریں ملیں۔اس. · کا· م انہوں نے ''آذر'' رکھا۔اور مشہور کر دی ی کہ یہ. · صرف شاہی خا· ان کی التجا · ت ۔اور ان کی حاجتیں پوری کر تا ہے۔· رخ کے اس. · کی اتنی مداح سرائی کی گئی کہ ہر کوئی اسی کے گن گانے لگا اسی لیے اسی کے· م پ· رخ کا· م ''آزر'' پ ڑ ی۔

/

امام ابن. ی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ اس کا· م آزر تھا، شا ی اس کے دو· م ہوں ی ا ی · م اور دوسرا عرف ہو۔

/

جیسا کہ قرآن مجید میں موجود ہے۔ارشاد ہو· ت ہے۔

/

''اور (وہ وقت بھی ی د کرو). ا. اھیم نے اپنے. پ آزر سے کہا کہ کیا تم بتوں

کومعبود بناتے ہو؟ میں دیکھتا ہوں کہ تم اور تمہاری قوم صریح گمراہی میں ہو۔''

ا. اھیم علیہ السلام کا علاقہ کلدانیوں کا تھا پھر وہ کنعانیوں کی سرزمین کی طرف چلے گئے تھے ساتھ والد اور بیوی بھی تھی وہاں مقام حران پ سید ا. اھیم علیہ السلام کے والد آزر دوسو پچاس سال کی عمر میں وفات پ گئے تھے۔

/

سید ا. اھیم علیہ السلام کا آ. ئی علاقہ

ابن عساکر نے لکھا ہے کہ سید ا. اھیم علیہ السلام کُوثٰی (. بل) میں پیدا ہوئے۔

/

. بل عراق کا مشہور شہر ہے۔ جو کوفہ کے قر. واقع ہے مشرقی جا. دجلہ اور مغربی جا. دریۓ فرات بہتے ہیں۔

. بل شہر کو . سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام نے آ. د کیا تھا اور اس کے بعد پھر نمرود کے والد کنعان بن کوش نے اسے وسعت دی تھی۔

/

/

سید ا. اھیم علیہ السلام کی شکل وشباہت

سید ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما. :

''میں نے عیسیٰ ابن مریم ،موسیٰ او ر ا. اھیم علیہم السلام کو دیکھا ۔عیسیٰ علیہ السلام سرخ فام ،گھنگر. لے. لوں والے اور چوڑے ی والے تھے اور موسیٰ علیہ السلام گندمی ر کے فربہ . ن تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ،اور ا. اھیم علیہ السلام؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما. : اپنے ساتھی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھ لو۔

/

ا دوسری روا. ت میں یہ ہے:

''اور حضرت موسیٰ کو کھڑے ہوئے ز پڑھتے دیکھا گو کہ وہ گٹھے ہوئے جسم اور گھنگر لے . لوں والے آدمی ہیں گو کہ وہ قبیلہ شنوء کے ا آدمی ہیں اور حضرت عیسیٰ بن مریم کو کھڑے ہوئے ز پڑھتے دیکھا تو لوگوں میں . سے ز دہ ان سے مشابہ عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت ا. اہیم کو کھڑے ہوئے ز پڑھتے دیکھا لوگوں میں سے سے ز دہ ان کے مشابہ تمہارے صا . ہیں (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم)''

حضرت ابن مسعود ا بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما :

''ش . معراج کو میری قات حضرت ا. اہیم k سے ہوئی تو انہوں نے کہا اے محمد اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہیے اور ان کو بتلائیے کہ . ۔ کی مٹی . ڑی عمدہ ہے، پ نی میٹھا ہے، لیکن وہ پ ۔ میدان ہے (اس میں کا ش ۔ کرنے کی ضرورت ہے) اس کی

کا ش ۔ کاری
ہے۔''

بچپن سے جوانی کی طرف

کہا جا ۔ ہے کہ ا. اھیم علیہ السلام کی ولادت سے قبل ا ۔ دفعہ نمرود بہت پ ۔ یشان ہوا کیو ا ۔ مکمل دن سورج اور پھر رات کو بھی چا ۔ کو کسی ستارے نے ڈھا ۔ پ لیا اور مکمل دن رات ا ۔ ھیرے میں ۔ رمعبدین اور جادو ۔ وں کا ہنوں نے نمرود کو اطلاع دی کہ تیری سلطنت کو ختم کرنے والا پیدا ہونے والا ہے۔

چنانچہ اس نے ۔ بل شہر سے مردوں کو نکال د ۔ ۔حمل ضائع کروانے لگا اپنا دارالحکومت دوسری جگہ منتقل کرلیا۔اسی دوران آزر اپنی بیوی امیلہ سے تو اسے اس کے پیٹ سے ہونے کا احساس ہوا تو وہ اپنی بیوی اور اپنی ا ۔ لوٹ ی کو لے کر ان دونوں کو اپنی جا گیر جو کو فہ اور بصرہ کے درمیان واقع ''ار'' میں تھی ا ۔ غار میں چھوڑ آ ۔ ۔اور وہیں سیدہ ا. اھیم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔

/

مولا ۔ مودودی رحمۃ اللہ علیہ نے تفہیم القرآن میں لکھا ہے کہ اس وقت کے لوگ جو ''ار'' وغیرہ میں موجود تھے، چا ۔ ،سورج ،در ۔ ۔ ،پتھر وغیرہ کے پجاری تھے بلکہ وہ تقریبا پ نچ ہزر ۔ اؤں کے پجاری تھے۔

/

ا. اھیم علیہ السلام کو ان کے والد ۔ ۔ حالات ۔ بل کے کچھ بہتر ہوئے اور نمرود نے واپسی کر لی تو خطرہ ٹلا دیکھ کر پندرہ ماہ کے بعد ا. اھیم علیہ السلام اور لوٹ ی اور بیوی کو واپس شہر لے آئے۔

آزر کی اولاد (ھاران، ا. اھیم اور ٠ مور) جوان ہو رہی تھی آزر نے انہیں بھی اپنے ساتھ کام پ
لگالیا، کام کیا تھا۔ ۔ ۔ اشی ا. اھیم علیہ السلام کی طبیعت اسے قبول نہ کرتی تھی۔

ت اور دعوت

سید٠ ا. اھیم علیہ السلام کو . اللہ رب العزت نے عزت وجلال دینے کا ارادہ فرمایا تو
جبرا کو بھیجا اور پیغام پہنچایا کہ آپ کو رب تعالیٰ نے ساری کائنات کی راہنمائی کے لیے چن
لیا۔ ارشاد ہوتا ہے۔

/ -

''اور ا. اہیم کے دین سے کون رُوَ دانی کر سکتا ہے سوائے اس کے جو نہا۔ ۔
٠ دان ہو۔ ہم نے ان (ا. اہیم علیہ السلام) کو د میں بھی منتخب کیا تھا اور آ ٠ ت
میں بھی وہ (زمرۂ) صلحاء میں ہوں گے ۔۱۳۰۔ . اُن سے اُن کے رب نے
فرمایا کہ اسلام لے آؤ تو انہوں نے عرض کیا کہ میں رب العالمین کے آگے سرِ
اطا یخم کرتا ہوں۔''

آپ کی ذمہ داری . اللہ تعالیٰ نے لگا دی تو آپ علیہ السلام نے پھر مختلف ا٠ ازمیں دعوت وتبلیغ کا
فریضہ سرا م دیا۔

. سے پہلے گھر والوں کو دعوت

آپ کی والدہ تو ت سے قبل ہی انتقال کر گئی تھیں ۔اور آپکی شادی آپ کے چچا
ھاران کی بیٹی سارہ سے وہ چکی تھی اَ چہ شادی کے بعد چچا ھاران فوت ہو چکا تھا وہ ایمان نہ
لا تھا لیکن آپ کی بیوی اسلام لا چکی تھی اور آپ کے چچا ھاران کا ٹ لوط علیہ السلام بھی آپ پ

ایمان لا چکا تھا۔ گھر کے سرکردہ افراد میں آپ کا والد ہی تھا جو حا - کفر میں تھا آپ نے .
سے پہلے اسے ہی دعوت توحید دی۔ ارشاد ہو" ہے۔

''اے نبی! اس کتاب میں ا. اہیم علیہ السلام کا واقعہ بیان کریں۔ بے شک وہ را - . ز
ا ن اور نبی تھے. . کہ اس نے اپنے. پ سے کہا کہ ا. جان آپ کیوں ان چیزوں
کی عبادت کرتے ہیں جو نہ " ہیں اور نہ دیکھ سکتی ہیں اور نہ ہی آپ کے کام آسکتی ہیں
ا. جان میرے پ س ایسا علم آ ہے جو آپ کے پ س نہیں آ ۔ آپ میری. ت ما
(اتباع کریں) میں آپ کو ٹھیک راہ بتاؤں گا اے ا. جان آپ شیطان کی بندگی نہ
کریں۔ شیطان تو رب کا · فرمان ہے اے ا. جان مجھے ڈر ہے کہ کہیں آپ رحمان
کے عذاب میں مبتلا نہ ہو جا اور شیطان کے ساتھی نہ بن جا ۔ اس نے کہا اے
ا. اہیم علیہ السلام کیا تو میرے معبودوں سے پھر َ ہے؟ ا َ تو ایسی تبلیغ سے. زنہ آ تو میں
تجھے پتھر مار مار کر جان سے مار دوں گا۔ پس تم ہمیشہ کے لئے مجھ سے دور ہو جاؤ۔ ا. اہیم

نے کہا آپ کو سلام ہو میں اپنے رب سے دعا کروں گا کہ آپ کو بخش دے۔ میرا رب مجھ پ ٹ اہی مہر ن ہے۔ میں آپ لوگوں کو چھوڑ ہوں اور ان کو بھی جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ میں اپنے رب ہی کو پکار ہوں۔ امید ہے کہ میں اپنے رب کو پکار کر محروم نہیں ہوں گا۔ ا. اہیم ان سے اور ان کے معبودانِ طل سے الگ ہو گئے تو ہم نے اسے اسحاق اور یعقوب جیسی اولاد سے نوازا۔ اور ہرا کو نبی بنایا۔ ان کو اپنی رحمت سے نوازا اور ان کو نیک نامی فرمائی۔''

اپنی قوم کو دعوت

پہلے مرحلے میں صرف اپنے والد امی کو مخاطب کیا، اس کے بعد اپنے پ کے ساتھ قوم کو بھی متوجہ فرمایا۔ حضرت ا. اہیم علیہ السلام کا اپنے پ اور قوم کو مشترکہ خطاب فرمایا:

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

- /

''. انہوں نے اپنے پ اور اپنی قوم کے لوگوں سے یہ کہا کہ یہ کیا مُورتیں ہیں جن (کی پستش) پ تم معتکف (وقائم) ہو؟، وہ کہنے لگے کہ ہم نے اپنے پ دادا کو اُن کی پستش کرتے دیکھا ہے، (ا. اہیم نے) کہا کہ تم بھی (گمراہ ہو) اور تمہارے پ دادا بھی صریح گمراہی میں پڑے رہے، وہ بولے کیا تم ہمارے پس (واقعی) حق لائے ہو (ہم سے) کھیل (کی تیں) کرتے ہو؟، (ا. اہیم نے) کہا (نہیں) بلکہ تمہارا رب آسمانوں اور زمین کا (بھی) رب ہے جس نے ان کو پیدا کیا ہے اور میں اس (ب ت) کا گواہ (اور اسی کا قائل) ہوں۔''

''اور . . ا. اہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے خطاب فرما یا کہ اللہ سے ڈرو! اور اسی ا یا کی عبادت کرو اَ تم اس حقیقت کو جان جاؤ تو یہی تمہارے لئے بہتر ہے، تم اللہ کو چھوڑ کر جن کو پوج رہے ہو، وہ تو صرف . ۔ ہیں اور یہ تم جھوٹ بنائے ہوئے ہو۔ جنہیں تم اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ تمہیں رزق دینے کا اختیار نہیں ر ۔ ، اس لیے اللہ ہی سے رزق مانگو، اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر یہ ادا کرتے رہو، اسی کی طرف تم نے پلٹ کر جا ہے۔''

نہ رہے . نس نہ بجے . نسری

. بل شہر میں میلہ آنے والا تھا ہرا یا اس کی تیاری میں لگا تھا میلہ میں مختلف ' ائی طاقتیں ر ' والے . ۔ رکھے جاتے تھے اس کے علاوہ اور بھی بہت سی ' افات ہونے والی تھیں بلکہ لوگ تو اپنے گھروں سے رنگار َ کے کھانے لا کر بے جان بتوں کے سامنے ر ۔ ۔ کہ وہ کھا اور . ق ۔ ک ہو جا اور پھر اٹھا کر خود کھا ۔

/

لیکن ان تمام ' افات کو دیکھ کر سید ' ا. اھیم علیہ السلام کا خون کھولتا تھا کیو وہ اللہ پ ایمان وعقیدے میں بہت مضبوط سرزمین میں ا کیلے تھے۔

میلے کے دن لوگوں نے جانے کی دعوت دی تو سید ' ا. اھیم علیہ السلام نے:

/

''۔ انہوں نے ستاروں کی طرف ا یا دیکھا اور کہا میں تو بیمار ہوں۔''

آپ علیہ السلام نے یہاں تو ریہ کیا یعنی . ت کے ظاہر سے کچھ معلوم ہو حقیقت میں کچھ اور یعنی ا. اھیم

مشرکین کی عبادات کو دیکھ شد۔ پیشان تھے اس لیے ایسا کیا۔لیکن کچھ د۔بعد سوچنے کے بعد ا. اھیم علیہ السلام نے میلے میں جاتے ہوئے لوگوں کو سمجھانے کی بھی ا۔ . رپھر کوشش کی۔کہنے لگے

۔

/

''اورا. اہیم کو(۔دکرو). . انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کی عبادت کرواور اس سے ڈرواَ تم سمجھر ۔ ہوتو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔۱۶۔تم تو اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو پوجتے اور طوفان . ھتے ہوتو جن لوگوں کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو وہ تمہیں رزق دینے کا اختیار نہیں ر ۔ پس اللہ ہی کے ہاں سے رزق طلب کرواور اُسی کی عبادت کرواور اُسی کا شکرادا کرو اُسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے۔''

. . قوم نے دعوت ا. اھیم علیہ السلام کو قبول نہ کیا تو ا. اھیم علیہ السلام دل میں ارادہ کیا کہ اب ان کا علاج ا۔ ہی ہے کہ یہ جن کی پوجا کرتے ہیں ان بتوں کو ہی ختم کر۔ جائے نہ رہے. نس نہ بجے . نسری۔

تو منہ میں ۔ ۔ نے لگے کہ میں ان بتوں کو نہیں چھوڑوں گا اور پھر ارشاد ہوتا ہے۔

/

''اور اللہ کی قسم. . تم پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے تو میں تمہارے بتوں سے ا۔ چال چلوں گا پھر ان کو توڑ کر ر۔ ہ ر۔ ہ کر د۔ ا۔ بڑے (. ۔) کو (نہ توڑا) ۔ کہ

وہ اس کی طرف رجوع کریں۔''

پھر قوم پلٹ آئی تو ان کے ٔ اؤں کوا. اھیم علیہ السلام نے مٹی میں د. د یتھا۔حقیقت بھی یہی ہے کہ د میں ہر نبی. ۔شکن ہی بن کر آ یا اور کا ئنات کو ٔ اواحد کے سامنے جھکانے کے لیے آ یا۔فرما یا:

''اے میری قوم !اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں۔''

ا. اھیم علیہ السلام نمرود کی عدا ۔ میں

. . ا. اھیم علیہ السلام نے. ۔کدے میں نصب شدہ ۷۲ کے قر. . . ۔توڑ دیئے تو دل کو سکون ہوا اور گھر آ گئے قوم واپسی پلٹی تو اپنے ٔ اؤں کے بکھیرے ٹکڑے دیکھ کر ہائے رام ،ہائے رام کرنے لگے اور پھر نمرود نے اپنی پ رلیمنٹ کا اجلاس بلالیا اور کہنے لگا۔

''ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ معاملہ کس نے کیا ہے''
وہ کہنے لگے۔

''ہم نے ا یک جوان کو ان کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے اس کو ا. اھیم کہتے ہیں''
پ رلمینٹ کی کابینہ نے کہا:

''وہ بولے کہ اسے لوگوں کے سامنے لاؤ ۔کہ وہ گواہ رہیں۔''

. . سید ٔ ا. اہیم علیہ السلام کو بھرے مجمع میں لے آ ۔ اور اس . ت کا بھی یقین کر لیا ۔کہ تمام

لوگ جمع ہو گئے ہیں تو پھر انہوں نے سید نا ابراہیم علیہ السلام سے سوالات شروع کیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''ابراہیم! کیا تم نے ہمارے الٰہوں سے یہ سلوک کیا ہے؟ (سید نا ابراہیم علیہ السلام نے) کہا' بلکہ یقیناً یہ کام اس بڑے نے کیا ہوگا' ان (چھوٹے بتوں سے) پوچھ لو اگر یہ بولتے ہیں تو۔''

اصل میں سید نا ابراہیم علیہ السلام لوگوں کی توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کروانا چاہتے تھے کہ ان کے نہ تو نہ کھاتے پیتے ہیں' نہ ہی بولتے ہیں اور اگر کوئی ان کے بتوں کو نقصان دے جائے تو یہ کسی دوسرے کو فائدہ یا نقصان پہنچا کجا اپنی حفاظت آپ بھی کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ انہیں تسلیم کرنا چاہیے کہ یہ تو عام پتھر ہیں اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔

سید نا ابراہیم علیہ السلام کی گفتگو سن کر اور پھر ان کے مدلل جواب سن کر قوم کو ان کی گفتگو پر کسی قسم کا کوئی اعتراض نہ بن پڑا اور عوام الناس کے سامنے سید نا ابراہیم علیہ السلام نے انہیں دم کیا تو لاجواب انہوں نے بھی وہی سوچا جو ہر متکبر' سرکش اور جابر قوم اپنے مصلح کے بارے میں سوچتی رہی' لہٰذا قوم کے سرکشوں نے سید نا ابراہیم علیہ السلام کو نشانِ عبرت بنانے کا پروگرام تشکیل دیا اور آپس میں سزا کے لیے مشورے کرنے لگے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا ہے:

''کہنے لگے' اس کے لیے ایک عمارت تعمیر کرو' پھر اس کو آگ میں دو۔ تو

انہوں نے اس (ا. اہیم علیہ السلام) کے ساتھ چال چلی، تو ہم نے انہی کو نیچا کر دکھایا۔''
نیز دوسرے مقام پہ کچھ یوں ارشاد فرمایا:

''کہنے لگے، اس کو جلا ڈالو اور اپنے الٰہوں کی مدد کرو اگر تم کچھ کرنا ہی چاہتے ہو تو''

آگ ٹھنڈی پڑ گئی

نمرود کی کو نے فیصلہ سنا دیا کہ اسے جلا دو اور اپنے ٹاؤں کی مدد کرو۔ چنانچہ اور جیل میں ڈال دیا اور آپ علیہ السلام کو جلانے کے لیے آگ کے آلاؤ کا انتظام کرنے لگے۔ ایک بڑی جگہ میں ۸۰ ہاتھ لمبی اور ۴۰ ہاتھ چوڑی کھائی کھودی گی ۴۰ دن مسلسل اس کے لیے لکڑیاں جمع کی گئیں حتی کہ لوگ اپنی بیماریوں کے لیے انہیں یہ فائدہ ہوا تو وہ اتنی لکڑیاں لا کر اس ڈھیر میں رکھیں گے جس کو ا. اہیم علیہ السلام کے لیے جمع کیا جا رہا تھا۔ اور دوسری طرف آپ کو دور سے آگ میں پھینکنے کے لیے منجنیق تیار کر لی گئی۔ یہ منجنیق ''ہیزن'' می ایک شخص نے تیار کی تھی۔

رضی اللہ عنہما

منجنیق میں بٹھانے کے بعد آپ کی مشکیں کس دی گئیں، اس دوران میں سید ا. اہیم علیہ السلام کی زبان مبارک سے یہ الفاظ جاری تھے:

''(اللہ) تیرے سوا کوئی معبود نہیں، (ہر سے) تو پاک ہے، جہانوں کے

مالک! تیری ہی تعریف ہے اور تیری ہی بادشاہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔''

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو ہاتھ پاؤں باندھ کر منجنیق میں رکھ دیا اور پھر اس کے ذریعے سے آگ میں پھینکا تو آپ یہ الفاظ فرما رہے تھے:

''ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ بہت بہترین کارساز ہے۔''

اسی کی میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ جس میں بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے یہ کلمات اس وقت ادا فرمائے انہیں آگ میں پھینکا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات ادا فرمائے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ اطلاع فرمائی:

''بلاشبہ کفار نے تمہارے لیے (کثیر لشکر) جمع کر لیا ہے کہ تم ان سے ڈرو۔ تو ان کا ایمان اور زیادہ ہو گیا اور کہا کہ ہمیں اللہ کی کافی ہے جو بہت بہترین کارساز ہے۔ تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور نعمتوں کے ساتھ واپس ہوئے اور ان کو کوئی تکلیف بھی نہ پہنچی۔''

ادھر اللہ کا حکم نافذ ہو گیا اور ارشاد ہوا:

''ہم نے حکم دیا کہ اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور ابراہیم پر سلامتی والی بن جا۔''

مدعی لاکھ .ا چاہے کیا ہوتہ ہے
وہی ہوتہ ہے جو منظور ٠ ا ہوتہ ہے

آگ ٹھنڈی ہوگئی اور وہ آگ آپ کی صرف وہ رسیاں جلا سکی جن کے ساتھ آپ کو ٠ ھا َ یا تھا سید٠ ا. اھیم علیہ السلام نے فرما یا:

''میری ز٠ گی میں کوئی دن اور رات وہاں َ ٠ رے ہوئے ا یم سے ز یدہ خوشگوار نہیں َ ٠ ری۔''

آگ میں آپ کے ساتھ جبرا علیہ السلام اور سا یہ کا فرشتہ اللہ رب العزت نے بھیج دیتہ کہ آپ کا دل لگا رہے۔

چھپکلی کا کردار

ساری مخلوقات سمجھنے لگی کہ شا یا. اھیم علیہ السلام جل گئے ہیں کچھ کچھ پ٠ ے تو منہ میں پ نی لے کر آگ میں ڈالتے چھپکلی (بعض کے ٠ د ی ٠ ٠ ٹ) پھونکیں مارتی اور آگ کو بھڑکاتی اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مارنے کا حکم دیا۔

سیدہ اُمّ شر یک رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلی کو قتل کرنے کا حکم دیا اور فرما یا: ''وہ ا. اھیم علیہ السلام کی آگ میں (تیز کرنے کے لیے) پھونکیں مارتی تھی۔''

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صد یقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرما یا: ''چھپکلی کو قتل کر دیا کرو، وہ ا. اھیم علیہ السلام کی آگ میں (تیز کرنے کے لیے) پھونکیں مارتی تھی۔'' ..... چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا انہیں مار دیا کرتی تھیں۔

حضرت ۔فع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ا۔ عورت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ۔مت میں حاضر ہوئی اور دیکھا کہ ا۔ نیزہ پڑا ہے۔ پوچھا' یہ کس لیے ہے؟ فرمایا:''اس کے ساتھ ہم چھپکلیوں کو مارا کرتے ہیں۔''.....پھر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنا۔

''۔ ۔ سید۔ ا۔ اہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا۔ تو تمام جانور آگ بجھانے کی کوشش کرنے لگے' سوائے چھپکلی کے' جو پھونکیں مار کر آگ سلگانے لگی تھی۔''

ا۔ اہیم علیہ السلام آگ سے صحیح سلامت نکل آئے

نمرود کو اللہ تعالیٰ نے شکست دے دی اور ا۔ اہیم صحیح سلامت آگ سے نکل آئے۔ ارشاد ربانی ہے:

''اور انھوں نے اس (ا۔ اہیم) کے خلاف تدبیر کی ہم نے انہی کو نقصان میں ڈال دیا۔''

''اے ا۔ اہیم! تیرا رب واقعی بہت اچھا ہے۔''

ا۔ اہیم نے سوچا شاید ۔پ کی سمجھ میں ۔ت آ چکی ہے فوراً دعوت دینے لگے:

’’. . انہوں نے اپنے . پ سے کہا کہ ا. آپ ایسی چیزوں کو کیوں پو جتے ہیں جو نہ سنیں اور نہ دیکھیں اور نہ آپ کے کچھ کام آ سکیں ۔ ا. مجھے ایسا علم ہے جو آپ کو نہیں تو میرے ساتھ ہو جائے میں آپ کو سیدھی راہ پ دوں گا ۔ ا. شیطان کی پستش نہ کیجئے بیشک شیطان اللہ کا · فرمان ہے ۔ ا. مجھے ڈر لگتا ہے کہ آپ کو اللہ کا عذاب آ پکڑے تو آپ شیطان کے ساتھی ہو جا ۔‘‘

آ گ سے نکلے تو بھتیجے لوط اور لوگ جو دل میں ایمان چھپائے ہوئے تھے اپنے ایمان کا اعلان کر دیا بہت سے لوگ بھی آپ پ ایمان لے آئے ، آپ کی خبر پورے شہر میں پھیل گئی ۔ لوگ دیکھنے کے لیے جوق در جوق آنے لگے ۔

ا. اہیم علیہ السلام کا نمرود سے مناظرہ

اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر پیغمبر سید · ا. اہیم علیہ السلام کا سامنا ا ایسے جا. اور سرکش . دشاہ سے پڑا جس نے اپنی · ائی کا دعویٰ کر دیا تھا‘ ارشادِ . ری تعالیٰ ہے:

’’بلا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو اس (غرور کے) . ش کہ اللہ تعالیٰ نے

اسے سلطنت کی تھی‘ ا. اہیم سے پ وردگار کے . رے میں جھگڑنے لگا۔
. . ا. اہیم نے کہا کہ میرا پ وردگار تو وہ ہے جو ز ہ کرتا اور مارتا ہے‘ وہ کہنے لگا کہ میں بھی ز ہ کرتا اور مارتا ہوں۔‘‘

نمرود نے کہا میں بھی ز گی اور موت دیتا ہوں ا. اہیم علیہ السلام نے کہا کیسے؟ تو اس نے قیدی منگوا لیے جن میں ا ِ کو موت کی سزا ہو چکی تھی اور دوسرا چند دنوں بعد رہائی پ نے والا تھا جلاد کو حکم د ِ کہ رہا ہونے والے کو قتل کر دو، لمحوں بعد اس بے ہ کو خون میں ت پ کر د ِ ا اور جس کو سزائے موت ہونے والی تھی اسے رہا کر د ِ ا اور کہنے لگا یوں.....!

اور مز ِ فرما ِ:

’’ا. اہیم نے کہا‘ اللہ تعالیٰ سورج کو مشرق کی طرف سے لے کر آ ت ہے تُو اسے مغرب کی طرف سے لے آ۔ (یہ سن کر) کافر ششدر رہ ا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدا ِ ت نہیں دیتا۔‘‘

مچھروں سے نمرود کی مرمت

مناظرے میں ہ کامی کے بعد نمرود نے ا. اہیم کے لیے مشکلات کھڑی کرنی شروع کر دیں، ا. اہیم علیہ السلام خاموشی سے الگ ہو گئے۔

ز ِ بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ ہی بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس ظالم . دشاہ کے پ س ا ِ فرشتے کو بھیجا‘ اس نے اسے کفر و عناد سے . ز آنے اور اللہ تعالیٰ پ ایمان لانے کی دعوت دی۔ نمرود نے انکار کر د ِ ا۔ اس نے دو . رہ ایمان کی دعوت دی‘ اس نے پھر انکار کر د ِ ا۔ اس نے تیسری مرتبہ پھر ایمان کی دعوت دی۔ ت . نمرود نے ا ِ مرتبہ پھر انکار کرتے ہوئے کہا: ’’تم

اپنے لشکر جمع کرلو میں اپنے لشکر جمع کرتا ہوں۔''

اگلے دن نمرود نے ع آفتاب کے ساتھ ہی اپنی فوجوں کو جمع کرلیا۔ اللہ تعالیٰ فیصلہ فرما چکے تھے اللہ تعالیٰ نے اس پ بے شمار مچھروں کو مسلط کردیا اس قدر زیادہ مچھر تھے کہ سورج ان کی اوٹ میں چھپ گیا مچھروں نے تمام فوجیوں کا گوشت کھالیا اور ان کے پنجر وہیں پڑے رہ گئے۔ نمرود کی ناک میں ایک مچھر داخل ہوگیا جس کے سے وہ حیات عذابِ مسلسل میں مبتلا رہا۔ اسی مچھر کے ذریعہ اس کے سر میں ہتھوڑے مارے جاتے رہے حتی کہ وہ اللہ کے حکم سے ہلاک ہوگیا۔

ہجرت ا. اہیم علیہ السلام

عمر مبارک ۴۰ سال ہو چکی تھی ا. اہیم اللہ کے حکم سے اپنا آبائی وطن چھوڑ کر ملک شام کی طرف جانے لگے۔ ارشاد ہوتا ہے:

''پس ان پر (ا یعنی) لوط ایمان لائے اور (ا. اہیم) کہنے لگے کہ میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں بیشک وہ غالب حکمت والا ہے۔''

آپ اپنے آبائی علاقہ بابل سے نکلے تو بلاد شام کے راستے حران میں ٹھہر گئے جو شمال مغرب میں کم وبیش تین سو میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

عمر مبارک ۶۵ سال ہو چکی تھی ۲۵ سال حران میں گذارنے کے بعد ملک شام کی راہ لی ملک شام ایک وسیع وعریض خطے پر مشتمل تھا جس میں ارض فلسطین بھی شامل تھی۔

کچھ د۔ یہاں ٹھہرے ذریعہ معاش بھیڑ بکر۔یں بنا اور پھر اپنے اہل خانہ کے ساتھ مصر کی طرف کوچ کر گئے۔

ظالم ۔دشاہ کے شہر میں

اس دور میں مصر میں ا۔ ظالم ۔دشاہ سنان بن علوان حاکم تھا بعض نے اس کا ۔م رقیون ذکر کیا ہے اس کو معلوم ہوا کہ یہاں ا۔ خا۔ ان ہے جس میں ا۔ خوبصورت عورت ہے تو اس نے آپ کو بلا بھیجا' سارہ گئیں' ۔دشاہ نے ۔ اچاہا اللہ نے اسے سزا دی اور سیدہ سارہ علیہا السلام واپس آ گئیں اور سید۔ ا۔ اہیم علیہ السلام سے کہا:

''اللہ نے کافروں کی ۔ بیر کو۔ کام بنادی۔ اور ۔ مت کے لیے ا۔ لڑکی ہا۔ ہ دے دی ہے۔''

دو۔ رہ سفر فلسطین

ا۔ اہیم علیہ السلام نے اس واقعہ کے بعد اس ڈر سے کہ کہیں یہ ظالم ۔دشاہ پھر کوئی حر ۔ نہ کر دے اپنے ساتھ اپنے مویشی، ساز و سامان اور سارہ اور ہا۔ ہ قطبیہ مصریہ کے ساتھ واپس ارض مقدس فلسطین کی طرف رخ کیا۔ آپ نے ارض مقدس کئی ا۔ مقام پ قیام کیا مثلاً ''مقام السبع''، ایلیا، رملہ اور مقام حبرون جسے بعد میں الخلیل کہا جانے لگا۔ آپ نے فلسطین کے علاقہ موتفکہ کے شہر سدوم میں لوط کو چھوڑ، یہاں اللہ تعالیٰ نے انھیں ت فرمائی۔

گو۔ آپ نے اپنی مستقبل قیام گاہ فلسطین کے شہر الخلیل میں بنائی اور اس وقت آپ کی عمر مبارک ۷۸ سال ہو چکی تھی۔

ولادت اسماعیل علیہ السلام

فلسطین میں رہتے ہوئے ا یہ عرصہ ہو یہ تھا۔ اہیم بوڑھے ہوتے جا رہے تھے۔ تقریباً عمر ۸۵ سال ہو چکی تھی گھر کے آنگن میں کوئی بچہ نہ تھا۔ اہیم کے دل میں خواہش پیدا ہوئی تو اپنی بیوی سارہ کے حضور خواہش رکھی تو م دل سارہ نے سوچا شا۔ میرے مقدر میں اولاد نہیں کیو ان کی عمر بھی تقریباً ۷۷ سال ہو چکی تھی تو سارہ نے اللہ کے خلیل سے فرما: میں اپنی خادمہ ہا۔ ہ آپ کو دیتی ہوں آپ اس سے نکاح کر لیں شا۔ اللہ ہمیں اس سے اولاد کر دے۔ا۔ اہیم نے ہا۔ ہ سے نکاح کر لیا اور رب کے حضور دعا کر دی۔

''اے میرے پ وردگار! مجھے نیک اولاد فرما۔''
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دعا کو شرف قبولیت سے نوازا۔

''تو ہم نے اسے (ا۔ اہیم کو) ا یہ حلیم ٹے کی ش رت دے دی۔''
جلد ہی ہا۔ ہ امید سے ہو گئیں جیسے جیسے دن ر نے لگے تو اس کے دل میں ی آنے لگی اور ادھر سارہ سے ت ت پ تکرار ہونے لگا سارہ نے ذرا سخت ت کی تو ہا۔ ہ ڈر گئیں کہ کہیں وہ اسے نقصان نہ پہنچا تو کمر کے د پٹکا ھا اور پٹکے کی پچھلی جا کھلی چھوڑ دی کہ پیچھے سے قدموں کے ت مٹتے جا اور سارہ اسے نہ پ سکے۔

چند قدموں کے فاصلے پ ہی اللہ کے فرشتے نے حکم سنا دی کہ آپ پ یشان نہ ہوں واپس پلٹ جا اللہ تعالیٰ آپ کو ایٹ فرمائے گا جس کا م اسماعیل ہو گا۔ ہا۔ ہ واپس پلٹ آ ۔ چند دن بعد اللہ نے ہا۔ ہ کی اولاد میں اسماعیل ڈال دی۔ سید اسماعیل فلسطین کے شہر حبر ون میں پیدا ہوئے اس وقت ا۔ اہیم کی عمر ۸۶ سال ہو چکی تھی۔

سیدہ ہا. ہ اور اسماعیل مکہ میں

ولادت اسماعیل کے بعد گھر کے آنگن میں خوشیاں دوڑنے لگیں گھر میں. ہم سارہ اور ہا. ہ کی . نہ بنی تو اللہ تعالیٰ نے حکم فرما یہ کہ بچے اسماعیل اور ہا. ہ کو ارض مقدس سے ارض حرم کی طرف لے چلو چنانچہ ا. اہیم نے اپنے اہل خانہ کے ساتھ سفر کرتے ہوئے (کہا جا" ہے کہ آپ یہ سفر جو فلسطین سے مکہ کی طرف تھا اس کی طرف سے کردہ سواری . اق پ کیا تھا)۔

مکہ میں پہنچے اور ماں ..ٹ کو اس جگہ جہاں آج کل مکہ میں مسجد حرام ہے اس کے پ س زم زم کے پہلو میں ا یدر.. تھا اس کے نیچے بٹھا دی۔ وہاں اس وقت نہ کوئی آدم تھا نہ آدم زاد، نہ ز.. گی کی بقا کے ظاہری اسباب نہ کھانے پی.. کی اشیاء سوائے ا یکھجور کے تھیلے اور پ نی کی ا یمشک اور اپنے اہل خانہ کو در.. تے نیچے آرام کی تلقین کر کے واپس پلٹ گئے۔

شرم وحیا کی پیکر بیوی دامن تھام کر عرض کرنے لگی:

''آپ ہمیں چھوڑ کر اس بے آ. دی میں کہا جا رہے ہیں؟ جہاں نہ کوئی ا ن ہے اور نہ ضروریت ز.. گی کا کچھ سامان؟''

سید.. ا. اہیم علیہ السلام نے بیوی کی سنی ان سنی کر دی پ چاپ چلتے رہے ہا. ہ بولیں ہمیں کس کے سپرد کر کے جا رہے ہو؟ پھر خیال شا یہی حکم.. او.. ی ہو فرمانے لگیں:

’’کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے (کہ ہمیں یہاں چھوڑ دیں)۔‘‘
ا. اہیم نے اشارے سے جواب دیا: ہاں، یہی اللہ کا حکم ہے۔
جواب سن کر سیدہ ہا. ہ اطمینان میں آ گئیں اور کہنے لگیں:

’’ . وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔‘‘
ا. اہیم چلتے چلتے . ثنیہ ٔ می ٹیلہ کے قری . پہنچے اور ماں بیٹ وں سے اوجھل ہو گئے تو اللہ عزوجل سے دعا کرنے لگے:

’’اے اللہ! میں نے اپنی اولاد میدانِ (مکہ) میں جہاں کھیتی نہیں تیرے عزت (وادب) والے گھر کے پ س لا بسائی ہے، اے اللہ! ت کہ یہ ز پڑھیں، تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ ان کی طرف جھکے رہیں اور ان کو میووں سے روزی دے ت کہ (تیرا) شکر کریں۔‘‘
اس طرح دعا کرنے کے بعد ا. اہیم علیہ السلام سواری پ بیٹھ کر واپس ارض مقدس آ گئے۔
ماں بیٹ کے پ س جو کچھ ا. اہیم نے توشہ زن گی چھوڑا تھا جلد ختم ہو ی۔ پیٹ میں کچھ نہ جانے سے بچے کی خوراک جو ماں کے دودھ کی شکل میں تھی وہ بھی بند ہو گئی تو ماں کی ممتا بچے کی بھوک سے بے چین، ت پنے لگی۔ اضطراری حا ت میں قری . ہی واقع صفا پہاڑی پ چ ھ کر تجسس آمیز آنکھیں دوڑانے لگیں کہ شا. کوئی پ نی کا قطرہ مل جائے شا.

کوئی بھولا ٹ آدمی مل جائے کہیں سے چند گھونٹ پانی یا کچھ کھانے کو مل جائے تو اپنے لخت جگر کو خوراک مہیا کر سکوں صفا سے اتریں تو تیز قدموں سے مروہ کی طرف رخ کر دیا۔ اس طرح سات چکر لگا دیے ہر چکر پہ آ کر وادی کے نشیب میں پڑھے بچے کو بھی دیکھتیں اور پھر ڈھونڈتی یں لے کر واپس چلی جاتیں۔

سیدہ ہاجرہ کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ اس کو قیامت حج وعمرہ کا حصہ بنا دیا۔ بلکہ آپ نے فرمایا:

''سیدہ ہاجرہ کے اس عمل ہی کے لوگوں پہ صفا مروہ کے درمیان سعی کو واجب کیا گیا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے زم زم کر دیا

ساتویں مرتبہ سیدہ ہاجرہ مروہ پہ پہنچی تو انھیں ایک آواز سنائی دی آپ خاموشی سے آواز کو ڈھونڈنے لگیں اور ساتھ ہی کہنے لگیں۔

''تمھاری آواز مجھ تک پہنچ چکی ہے اگر تم میری کوئی مدد کر سکتے ہو تو کرو۔''

اتنے میں ایک فرشتہ سامنے آیا وہ جبرائیل تھے فوراً اپنا پاؤں ایڑی زمین پہ ماری اور اللہ کی قدرت سے پانی کا چشمہ ابلنے لگا۔

آپ خوش ہو گئیں اور اسے حوض کی صورت دینے لگیں اور چلو چلو بھر بھر کر مشکیزے میں ڈالنے لگیں ان کے چلو بھرنے کے بعد پانی پھر نکل آتا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ سیدہ اسماعیل کی ماں پر رحمت فرمائے اگر وہ زمزم کو بہنے دیتیں تو وہ ایک بہتے ہوئے چشمے کی صورت اختیار کر لیتا۔''

بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی قربانی

ابراہیم علیہ السلام اپنی اہلیہ ہاجرہ اور بیٹے اسماعیل علیہ السلام سے ملنے فلسطین سے اکثر اوقات آیا کرتے تھے۔ یعنی روایت میں ہے کہ شاید ہر ماہ براق کے ذریعہ سے فلسطین سے مکہ معظّمہ تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک رات سوئے ہوئے تھے کہ خواب آیا کہ وہ اپنے اکلوتے بیٹے جس کی عمر کوئی دس برس سال کی ہو چکی تھی کہ وہ اسے ذبح کر رہے ہیں انبیاء کے خواب سچ اور وحی ہوتا ہے۔ جلد ہی سواری پکڑی اور فلسطین سے وادی بطحاء کا رخ کیا۔ اپنے مکی اہل خانہ سیدہ ہاجرہ اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے پاس پہنچے۔ کچھ دیر آرام کے بعد بیٹے کو سارا خواب سنا دیا۔ اور بیٹے بھی حکم خداوندی کے سامنے جھک گئے آیئے قرآن پڑھتے ہیں اور اللہ رب العزت کی زبانی اس واقعہ کو سنتے ہیں ارشاد ہوتا ہے:

’’. . وہ ان کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچا تو ا. اہیم نے کہا کہ .ٹے میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ (گویا) تم کو ذبح کر رہا ہوں تو تم سوچو کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا کہ ا. جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کیجئے اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صا. وں میں پائیے گا۔ . دونوں نے حکم مان لیا اور . پ نے .ٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا۔ تو ہم نے ان کو پکارا کہ اے ا. اہیم! تم نے خواب کو سچا کر دکھایا ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی . لا دیا کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی۔ اور ہم نے ایا .ڑی قربانی کو ان کا فدیہ دیا۔ اور پیچھے آنے والوں میں ا. اہیم کا (ذکرِ خیر . ق) چھوڑ دیا۔ کہ ا. اہیم پر سلام ہو۔ نیکوکاروں کو ہم ایسا ہی . لا دیا کرتے ہیں۔ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے . پ .ٹے کی قربانی بغیر ذبح ہوئے اور کیے ہی قبول کر لی اور اس کے . لے موٹا تازہ مینڈھا کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ مینڈھا سفید رنگ کا تھا جس کا .ن . یا تھا .نت سے جبریل خاص طور پر حکم .او ی لے کر حاضر ہوئے تھے پھر ا. اہیم نے .ٹے کے . لے اس مینڈھے کو ذبح کیا اللہ کو یہ ادا اس قدر پسند آئی کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لوگوں کے لیے جناب محمد ﷺ کی مہر لگا کر ہر صا . استطا .ت کے لیے اسے وا. . قرار دے دیا۔ اس واقعہ کے بعد ا. اہیم دو. رہ فلسطین پلٹ آئے۔

قربانی .ت ا. اہیمی

قربانی ہمارے . امجد سیدنا ا. اہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی ادا ہے یہ ادا ہر مسلمان .ڑے جوش و .وش سے منا.ت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کو ہر صا . استطا .ت کے لیے ہر سال کرنے کا حکم دیا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''کہہ دیجیے میری ز میری قر بانی میرا مر اور میرا جینا . اللہ رب العالمین کے لیے ہے''

''یقیناً ہم نے تجھے (حوض) کوث (اور بہت کچھ) دیا ہے، پس تو اپنے رب کے لئے ز پڑھ اور قر بانی کر، یقیناً تیرا دشمن ہی لا وارث اور بے م و ن ہے''

''اور ہم نے ہر امت کے لیے قر بانی کی جگہ مقرر کی تا کہ جو مویشی (جانور) اللہ نے ان کو دیئے ہیں ان پ اللہ کا م ذکر کریں (یعنی اللہ کے م پ ذبح کریں)۔''

سید ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''جس کے پ س قر بانی کرنے کی استطا ہو اور پھر بھی وہ قر بانی نہیں کرتا تو وہ ہماری عیدگاہ کے قر ب ہی نہ آئے۔''

سید ا. اہیم کی رحلت

ا. اہیم علیہ السلام قر بانی والی آز مائش کے بعد واپس فلسطین چلے گئے، اپنا مسکن الخیل شہر کو بنایا، قو فو قتاً اپنے بیوی بچوں سے ملنے مکہ آ یا کرتے تھے، تقریباً پانچ مرتبہ فلسطین سے مکہ آئے۔ پہلی مرتبہ اسماعیل اور ہا ہ کو چھوڑنے دوسری مرتبہ ٹ کی قر بانی کا عزم لے کر

تیسری مرتبہ ہا۔ ہ کی وفات کے وقت اور ۔۔ٹ کو طلاق دینے کا مشورہ دے گئے چوتھی مرتبہ آئے تو دوسری بہو سے ملے اور اسے قائم ر ۔ کی صلاح دے گئے ۔ پنجویں مرتبہ تعمیر ۔۔۔ اللہ کا عزم لے کر اور تعمیر ۔۔۔ اللہ کی تکمیل اور حج ۔۔۔ اللہ کی سعادت کے بعد ا۔ اہیم علیہ السلام واپس فلسطین کے شہر حبر ون (الخلیل) پلٹ آئے۔ اور ادھر سارہ جو عمر کے ا۔ سوستا سال پورے کر چکی تھی وفات ۔ گئی۔ آپ علیہ السلام نے کنعانیوں کے ا۔ فرد عفرون بن صخر سے ۴۰۰ مثقال چا۔ ی کے ۔ لے ا۔ زمین کا ٹکڑا ۔ کر اس میں جنازہ ۔ڑھ کر سارہ کو دفن کیا اور اس ساری زمین کو آل ا۔ اہیم کے لیے قبرستان کے طور ۔ وقف کر د۔۔

اور ۔ ۔ ا۔ اہیم کی عمر ۱۷۵ سال کی ہو چکی تو وقت اجل آن پہنچا سو آپ سے ملک الموت نے اجازت لے کر روح کو قبض کر لیا اور آپ اس د کو چھوڑ کر جل بسے آپ کو آپ کی بیوی سارہ کے پہلو میں اسی غار میں دفن کر د۔ ۔ تو آپ نے اپنے اہل ۔۔۔ کے لیے خاص کی تھی اس قبرستان کو بعد میں سید۔ سلیمان بن داود نے چار دیواری کر کے تعمیر کیا تھا اسی میں سید۔ اسحاق اور حضرت یعقوب کی قبریں ہیں اور یہ حبر ون کے شہر الخلیل میں واقع ہے۔

سیرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام

ارشاد ربانی تعالیٰ ہے:

"تعریف اس اللہ کی ہے، جس نے مجھے بڑھاپے کے باوجود اور اسماعیل اور اسحاق دیے بے شک میرا رب تو بہت ہی دعا سننے والا ہے۔"

تمہیدی کلمات:

سیدنا اسماعیل علیہ السلام کا مختصر تعارف، سیدہ ہاجرہ کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کی دعا کے نتیجے میں ۸۶ سال کی عمر میں اسماعیل عطا فرمائے۔ سیدنا ابراہیم کو جلد ہی حکم ہوا کہ اسماعیل اور اس کی والدہ کو فلسطین سے مکہ معظّمہ میں چھوڑ آئے۔ وہاں پر اللہ تعالیٰ نے سیدہ ہاجرہ اور اسماعیل کی خاطر چشمہ زمزم جاری فرمایا اور اسماعیل ہی کی خاطر اللہ تعالیٰ نے قریب سے قریب کی کائنات کو غلہ فراہم فرمایا، پھر اس کو قیامت جاری رہنے کا حکم دیا۔ جوانی میں سیدنا ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام نے مل کر اللہ کے گھر کعبہ کی تعمیر کی۔

سیدنا اسماعیل کی پہلی شادی عمالیق کی ایک عورت عمارہ سے ہوئی جس کو آپ نے ابراہیم کے حکم پر طلاق دے دی۔

پھر دوسری شادی مضاض بن عمرو جرہمی کی بیٹی سلمی سے کی۔ ان سے بارہ بیٹے پیدا ہوئے۔

ا۔ ۰ ۔ ۲۔قیدار۳۔ازبل۴۔میشی ۵۔مسمع ۶۔ماش
۷۔دوصا۸۔اُرر۹۔یطور۱۰۔نبش ۱۱۔طیما ۱۲۔قیذ ما

حجاز کے تمام عرب قبائل حضرت اسماعیل کے دو بیٹوں ۰ . ۔ اور قیدار کی اولاد سے ہیں۔آپ کی وفات ۱۳۷. س کی عمر میں ہوئی اور آپ اپنی والدہ کے قر۔ . حجر مقام پ دفن ہوئے۔

سید۰ اسماعیل کی والدہ ا. اہیم علیہ السلام کے گھر میں

حضرت ابو ہر یہ t کہتے ہیں کہ ا. اہیم u نے تین مرتبہ جھوٹ بولا تھا، دوان میں سے خالص اللہ کی رضا کے لیے تھے، ا۔ توان کا یہ فرما۰ (بطور توریہ کے ''میں بیمار ہوں''

''اور دوسرا ان کا یہ فرما۰ ''بلکہ یہ کام توان کے بڑے (. ۔) نے کیا ہے''

اور بیان کیا کہ ایک مرتبہ ابراہیم اور سارہ ایک ظالم بادشاہ کی حدود سلطنت سے گزر رہے تھے۔ بادشاہ کو خبر ملی کہ یہاں ایک شخص آیا ہوا ہے اور اس کے ساتھ ایک خوبصورت عورت ہے۔ بادشاہ نے ابراہیم کے پاس اپنا آدمی بھیج کر انہیں بلوایا اور حضرت سارہ] کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہے؟ حضرت ابراہیم نے فرمایا: یہ میری بہن ہے۔ پھر آپ سارہ کے پاس آئے اور فرمایا کہ اے سارہ! یہاں میرے اور تمہارے سوا اور کوئی بھی مومن نہیں ہے اور اس بادشاہ نے مجھ سے پوچھا تو میں نے اسے یہ کہہ دیا تم میری (دینی اعتبار سے) بہن ہو۔ اس لیے اب تم کوئی ایسی بات نہ کہنا جس سے میں جھوٹ بنوں۔ پھر اس ظالم نے حضرت سارہ] کو بلوایا اور جب وہ اس کے پاس گئیں تو اس نے ان کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا لیکن فوراً ہی پکڑا گیا۔ پھر وہ کہنے لگا کہ میرے لیے اللہ سے دعا کرو (کہ اس مصیبت سے نجات دے) اب میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا، چنانچہ انہوں نے اللہ سے دعا کی اور وہ چھوڑ دیا گیا۔ لیکن پھر اس نے دوسری مرتبہ ہاتھ بڑھایا اور اس مرتبہ بھی اسی طرح پکڑا گیا بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت، اور پھر کہنے لگا کہ میرے لیے اللہ سے دعا کرو اب میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ سارہ] نے دعا کی اور اس کی خلاصی ہوگئی۔ اس کے

بعداس نے اپنی ٔ مت گارکو بلایا اور کہا کہ تم میرے پ س کسی ا ن کو نہیں لے کر آئے ہو، یہ تو کوئی سرکش جن ہے ۔سارہ کے لیے اس نے ہا. ہ کو ٔ مت کے لیے دے دی ۔. سارہ آ تو ا. اہیم u کھڑے ز پڑھ رہے تھے ۔آپ نے ہاتھ کے اشارے سے ان کا حال پوچھا انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے کافر فا. کے فر. کو اسی کے منہ پ دے مارا اور ہا. ہ کو بطور ٔ مت کے دے دی ہے ۔ابو ہر ہ t نے کہا: اے بنی ماء السماء تمہاری والدہ یہی (حضرت ہا. ہ]) ہیں۔

دعائے ا. اہیم علیہ السلام اور بیٹے کی ب ٔ رت

سید ٔ ا. اہیم علیہ السلام . عراق سے ہجرت کر کے مصر سے ہوتے ہوئے فلسطین پہنچے اور جس مقام کو آپ نے مسکن بنایا اسے الخلیل، حبر ون، مسجد ا. اہیم کہا جا ت ہے ۔اس وقت آپ کی عمر ۸۶ سال ہو چکی تھی اور آپ کے سر میں سفیدی جھانکنے لگی تھی اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوئے:

ا. اہیم علیہ السلام سیدہ ہا. ہ علیہا السلام سے نکاح کیا جو سنوان بن علوان . دشاہ کی بیٹی تھی اور اس نے سیدہ سارہ کو بطور تحفہ دی تھی ۔ کہ یہ ٔ مت کرے، انہیں سی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولا د دی جن میں . سے پہلا بیٹ جو پیدا ہوا وہ سید ٔ اسماعیل علی علیہ السلام تھے ۔ چنانچہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

. . سیدہ ہا. ہ بچے کی امید سے ہو تو اپنے آپ کو ٹ ا سمجھنے لگیں تو سیدہ سارہ نے جناب ا. اہیم علیہ السلام سے شکا ی ت کی کہ اس سے کچھ منا . سلوک کرو. . سیدہ ہا. ہ

کو پتہ تو وہاں سے بھاگ نکلیں ا۔ چشمے کے پ س گھبرائے ہوئے بیٹھی تھیں کہ ا۔ فرشتے نہ آ کر کہا:

''مت ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ اس لڑکے سے جسے تو اپنے پیٹ میں اٹھا رکھا ہے خیر پیدا کرے گا، اور اسے واپس جانے کا حکم د۔ اور اسے خو ی دی عنقر۔ ۔ تیرے ہاں ا۔ ۔ٹ پیدا ہوگا اور اس کا ۔م اسماعیل رکھنا۔''

رب تعالیٰ کا شکریہ اور دعا

'' ۔ تعریف اس اللہ کی ہے ،جس نے مجھے .ٹھاپے کے ۔ وجود اور اسماعیل اور اسحاق دیے بے شک میرا رب تو بہت ہی دعا ۔ والا ہے۔''

سید۔ زکریا علیہ السلام نے بھی اللہ تعالیٰ سے اپنی اولاد کے نیک ہونے کی دعا کی۔

''اور میری بیوی شروع سے ۔ نجھ ہے، سو مجھے اپنے پ س سے ا۔ وارث کر، جو میرا وارث بنے اور آل یعقوب کا وارث بنے اور اے میرے رب! اسے پسند کیا ہوا بنا۔''

پھرا. اہیم علیہ السلام جناب اسماعیل علیہ السلام کو. . ابھی دودھ پیتے بچے تھے اور ان کی والدہ کو وادی بطحاء میں چھوڑ آئے جہاں سوائے خشک پہاڑوں اور کا دار جھاڑیوں کے اور کچھ نہ تھا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کیا ہے:

''اے ہمارے رب! بے شک میں نے اپنی کچھ اولاد کو اس وادی میں آ. د کیا ہے کو کھیتی والی نہیں، تیرے حرمت والے گھر کے پ س، اے ہمارے رب! تا کہ وہ ز قائم کریں۔ سو کچھ لوگوں کے دل ایسے کر دے کہ ان کی طرف مائل رہیں اور انہیں پھلوں سے رزق کر، تا کہ وہ تیرا شکر کریں۔''

صحیح بخاری میں اس واقعہ کی پوری تفصیل موجود ہے کہ یہ یہاں کیسے رہے کن کن مصائ. کا سامنا کرن پڑا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ . . ا. ابراہیم علیہ السلام اور ان کی بیوی کے درمیان کچھ

· چا کی ہوگئی تو اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ کو لے کر نکلے اور ان کے پ س ا ۔ مشکیزہ میں پ نی تھا پس اسماعیل علیہ السلام کی والدہ اس کا پ نی پ ۔ رہیں اور ان کا دودھ اپنے بچہ کے لئے جوش مار رہا تھا حتیٰ کہ وہ مکہ پہنچ گئیں ا۔ اہیم نے انہیں ا ۔ در ۔ ۔ کے نیچے بٹھاد ۔ پھرا۔ اہیم اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ چلے تو اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ان کے پیچھے دوڑیں حتی کہ ۔ ۔ وہ مقام کدا میں پہنچے تو اسماعیل علیہ السلام کی والدہ انہیں پیچھے سے آواز دی کہ اے ا۔ اہیم علیہ السلام ہمیں کس کے سہارے چھوڑا ہے؟ ا۔ اہیم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے اسماعیل علیہ السلام کی والدہ نے کہا میں اللہ (کی نگرانی) پ رضا مند ہوں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر وہ واپس چلی گئیں اور اپنے مشکیزہ کا پ نی پ ۔ رہیں اور ان کا دودھ اپنے بچہ کے لئے ٹپک رہا تھا حتیٰ کہ پ نی ختم ہو ۔ تو اسماعیل علیہ السلام کی والدہ نے کہا کہ کاش میں جا کر (ادھر ادھر) د ۔ ۔ شا ۔ مجھے کوئی دکھائی دے جا ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ گئیں اور کوہ صفا پ ۔ ھ گئیں اور انہوں نے ادھر ادھر دیکھا خوب دیکھا کہ کوئی شخص آ جائے لیکن کوئی شخص نہیں آ ۔ پھر ۔ ۔ وہ نشیب میں پہنچیں تو دوڑ نے لگیں اور کوہ مروہ پ آ گئیں اسی طرح انہوں نے چند چکر لگائے پھر کہنے لگیں کاش میں جا کر اپنے بچہ کو دیکھوں کہ کیا حال ہے جا کر دیکھا تو اسماعیل کو اپنی سابقہ حا ۔ ۔ میں پ ۔ گو ۔ ان کی جان نکل رہی ہے پھر ان کے دل کو قرار نہ آ ۔ تو کہنے لگیں کہ کاش میں جا کر (ادھر ادھر) دیکھوں شا ۔ کوئی مل جائے چنانچہ وہ چلی گئیں اور کوہ صفا پ ۔ ھ گئیں (ادھر ادھر) دیکھا اور خوب دیکھا کوئی نہ آ ۔ حتیٰ کہ ایسے ہی انہوں نے پورے سات چکر لگائے پھر کہنے لگیں کاش میں جا کر اپنے بچہ کو دیکھوں کہ کس حال میں ہے تو ۔ ا ۔ آواز آئی تو کہنے لگیں فر ۔ درسی کرا ۔ تیرے پ س بھلائی ہے تو اچا · جبرا علیہ السلام کو دیکھا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر

جبرا علیہ السلام نے اپنی ایڑی زمین پہ ماری یہ زمین کو اپنی ایڑی سے د۔۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (فورا) پانی پھوٹ پڑا اسماعیل علیہ السلام کی والدہ متحیر ہوگئیں اور مٹی کھودنے لگیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ اسے اس کے حال پہ چھوڑ دیتیں تو پانی زیادہ ہوجاتا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ یہ پانی پیتیں اور ان کے دودھ کی دھاریں ان کے بچہ کے لئے بہتی رہتیں۔ ابن عباس نے کہا کچھ لوگ قبیلہ جرہم کے وسط وادی سے گزرے تو انہوں نے پرندے دیکھے تو انہیں تعجب ہونے لگا اور کہنے لگے کہ یہ پرندے تو صرف پانی پہ ہوتے ہیں سو انہوں نے اپنا ایک آدمی بھیجا اس نے جا کر دیکھا تو وہاں پانی پایا اس نے آ کر لوگوں کو بتایا لہذا وہ لوگ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کے پاس آئے اور کہنے لگے اے اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کیا تم ہمیں اجازت دیتی ہو کہ ہم تمہارے ساتھ قیام کریں؟ ان کا بچہ (اسماعیل)۔۔۔ بالغ ہوا تو اسی قبیلہ کی ایک عورت سے نکاح ہوا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ابراہیم علیہ السلام کے دل میں آیا اور انہوں نے اپنی بیوی سے کہا میں اپنے چھوڑے ہوؤں کے حال سے واقف ہونا چاہتا ہوں ابن عباس کہتے ہیں ابراہیم آئے اور آ کر سلام کیا پھر پوچھا اسماعیل علیہ السلام کہاں ہیں؟ اسماعیل علیہ السلام کی بیوی نے کہا وہ شکار کے لیے گئے ہیں۔ ابراہیم نے کہا۔۔ وہ آجا تو ان سے کہنا کہ اپنے دروازہ کی چوکھٹ تبدیل کر دو۔۔ وہ آئے اور ان کی بیوی نے انہیں (واقعہ بتایا) اسماعیل نے کہا کہ چوکھٹ سے مراد تم ہو لہذا تم اپنے گھر بیٹھو ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ابراہیم کے دل میں آیا تو انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں اپنے چھوڑے ہوؤں کے حال سے واقف ہونا چاہتا ہوں ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابراہیم آئے اور پوچھا کہ اسماعیل علیہ السلام کہاں ہیں؟ ان کی بیوی نے کہا شکار کو گئے ہیں اور آپ ٹھہرتے کیوں نہیں؟ کہ

کچھ کھا پیئں ا. اہیم نے کہا تم کیا کھاتے اور پیتے ہو؟ انہوں نے کہا ہمارا کھا· گوشت اور پینے پانی ہے ا. اہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ اے اللہ ان کے کھانے پینے میں . فرما ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (مکہ میں کھانے پینے میں) حضرت ا. اہیم علیہ السلام کی دعا کی وجہ سے . ہے ابن عباس نے کہا پھر (چند روز بعد) ا. اہیم علیہ السلام کے دل میں آیا اور انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں اپنے چھوڑے ہوؤں کو دیکھنا چاہتا ہوں وہ آئے تو اسماعیل کو زمزم کے پیچھے اپنے تیروں کو درست کرتے ہوئے پایا پس ا. اہیم نے کہا کہ اے اسمٰعیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ اس کا ایک گھر بناؤں اسماعیل علیہ السلام نے کہا پھر اللہ کے حکم کی تکمیل کیجئے ا. اہیم نے کہا کہ اس نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ تم اس کام میں میری مدد کرو اسماعیل نے کہا میں حاضر ہوں یہ جو بھی فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر دونوں کھڑے ہو گئے ا. اہیم علیہ السلام تعمیر کرتے تھے اور اسماعیل انہیں پتھر دیتے تھے اور دونوں کہہ رہے تھے کہ اے ہمارے پروردگار ہم سے (یہ کام) قبول فرما بیشک تو جاننے والا ہے حتیٰ کہ دیواریں اتنی بلند ہو گئیں کہ ا. اہیم اپنے بڑھاپے کی وجہ سے پتھر اٹھانے سے عاجز ہو گئے سو وہ مقام (ا. اہیم) کے پتھر پر کھڑے ہو گئے اسماعیل انہیں پتھر دینے لگے اور کہتے تھے

آداب فرزندی:

وقت گزرتا رہا اور اسماعیل دس برس رہ سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں سید ا. اہیم علیہ السلام خواب دیکھتے ہیں:

''پھر . وہ اس کے ساتھ دوڑ دھوپ کی عمر کو پہنچ ۔ تو اس نے کہا اے میرے چھوٹے ۔ ٹ ! بلاشبہ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ بے شک میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، تو دیکھ تو کیا خیال کرتا ہے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

''جس کا فدیہ دیا ۔ تھا وہ جناب اسماعیل علیہ السلام ہیں، یہود کا دعویٰ کے ہے کہ وہ جناب اسحاق علیہ السلام ہیں۔ یہود نے یہ جھوٹ بولا ہے۔''

یہ فیضان تھا ۔ مکتب کی کرامت تھی
کس نے سکھائے اسماعیل کو آداب فرز· ی

سید· اسماعیل علیہ السلام نے کسی قسم کا کوئی سوال نہیں کیا مثلاً آپ مجھے کیوں ذبح کریں گے؟، میری خطا کیا ہے؟ کیا میں آپ کا پلوٹھی کا بچہ نہیں؟ کیا آپ کو مجھ سے محبت نہیں؟ کوئی حیل و حجت نہیں کی۔ فورا· ت ماننے کے لیے تیار ہو گئے۔

''اس نے کہا اے میرے ا· جان! تجھے جو کچھ حکم دیا جا رہا ہے کر· ر، اَ اللہ نے چاہا تو تو ضرور مجھے صبر کرنے والوں میں سے پ ئے گا۔''

ادھر اطا ۔ وفرماں · داری کی حد ہے ادھر شیطان اس منظر سے پ یشان ہے وہ اس مشن کو پ یہ تکمیل ۔ پہنچتے ہوئے دیکھنا نہیں چاہتا چنانچہ · ر· رسامنے آ ۔ ہے اور ہر· رمنہ کی کھا ۔ ہے اور· کام و· مراد ہو ۔ ہے۔

· پ کا احترام، · پ کی فرماں · داری اور · پ کی · مت کی ۔ غیب خاتم النبین

سیدالانبیاءوالمرسلین نے دلائی ہے:

حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ!

''میرے پاس مال بھی ہے اور میری اولاد بھی ہے۔ میرا باپ میرا مال ضائع (مجھ سے لے لینا) کرنا چاہتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تو اور تیرا مال دونوں تیرے باپ کے ہیں۔''

حضرت عبداللہ بن عباس W سے مروی ہے:

''ایک مینڈھا تھا جو بنی میں چالیس سال تک پوجا رہا۔''

تعمیر بیت اللہ

طوفان نوح کی وجہ سے بیت اللہ کے نشانات مٹ چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیت اللہ کی تعمیر کا حکم تو جناب ابراہیم علیہ السلام نے وضاحت چاہی تو اللہ تعالیٰ نے ہوا بھیجی جس نے بنیادوں کو ظاہر کر دیا تو ابراہیم علیہ السلام نے اپنے حلیم بیٹے کے ساتھ مل کر بیت اللہ کی تعمیر کی۔

''اور جب ہم نے ابراہیم کے لیے بیت اللہ کی جگہ متعین کر دی۔''

''اے بیٹے! کوئی خوبصورت سا پتھر لاؤ جو میں اس جگہ رکھ سکوں، تو کہنے لگے اے میرے ابا جان! میں بہت تھک چکا ہوں پھر جناب ابراہیم نے کہا لاؤ (پتھر) تو پھر (پتھر کی تلاش میں) چلے گئے۔''

جب ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے ہوئے دیواریں اونچی لے گئے تو سیدنا اسماعیل سے کہا کوئی خوبصورت پتھر لاؤ جو میں یہاں، نشانی، کے طور پر رکھ دوں تو ابراہیم نے دور رہ کہا کہ لاؤ تو اسماعیل چل پڑے انہیں نیند آئی اور سو گئے اتنے جبرائیل علیہ السلام حجر اسود لے آئے اور آپ نے اسے مشرقی جانب کے کونے میں رکھ دیا۔ واپس آئے تو دیکھا کہ پتھر تو رکھا جا چکا ہے پوچھا یہ کون لایا ہے تو ابراہیم نے جواب دیا جو تجھ سے زیادہ طاقتور ہے۔ چنانچہ دونوں باپ بیٹے تعمیر کر رہے تھے اور اپنی زبانوں سے یہ الفاظ بھی پڑھ رہے تھے

اسماعیل نے وعدہ سچ کر دیا

*

''اور کتاب میں اسماعیل کا ذکر کر، یقیناً وہ وعدے کا سچا تھا اور ایسا رسول جو نبی تھا، اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا اور وہ اپنے رب کے ہاں پسند کیا ہوا تھا۔''

بعض مفسرین کا کہنا ہے کہ اسماعیلu کے متعلق کہا ۔ ہے کہ وہ ''وعدے کے سچے تھے'' وہ اس طرح ۔ ۔ انہوں نے اپنے ۔ پ سے کہا: ''ا اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پ گے ۔'' تو انہوں نے اس وعدے کو سچا کر دکھا ۔:

''سہل بن عقیل کہتے ہیں کہ اسماعیل علیہ السلام نے کسی آدمی سے ا ۔ جگہ قات کا وعدہ کیا آپ علیہ السلام پہنچ گئے لیکن وہ شخص نہیں آ ۔ آپ وہیں ٹھہرے رہے حتی کی رات ٓ ۔ رگئی تو وہ شخص اگلے دن آ ۔ تو آپ نے پوچھا تو تو آ ۔ کیوں نہیں وہ شخص کہنے لگا میں بھول ٓ ۔ تھا، تو آپ نے فرما ۔: میں تیرے آنے ۔ یہیں ٹھہرا رہتا یہاں ۔ کہ تو آ جا ۔'' اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''کہ وہ وعدے کے سچے تھے کا یہی معنی ہے ۔''

اسماعیل علیہ السلام تیرا ۔ از تھے

سلمہ بن اکوعt کہتے ہیں کہ نبیe کا ٓ ۔ رقبیلہ بنو اسلم کے لوگوں کے پ س سے ہوا جو تیرا ۔ ازی کر رہے تھے تو آپe نے فرما ۔

''اسماعیل علیہ السلام کے بیٹو! تیرا ازی کرو بے شک تمہارے . پ اسماعیل علیہ السلام بھی تیرا ازتھے۔ہاں! تیرا ازی کرو میں بنی فلاں کی طرف ہوں (. . ا۔ فریق کے ساتھ ہوگئے) تو ا۔ وہ نے اپنے ہاتھ روک لیے' آپ نے فرما۔: کیا. ت پیش آئی تم نے تیرا ازی کیوں بندکردی؟ توانہوں نے جواب د۔: ہم کیسے تیرا ازی کر ۔ ہیں اورآپ ان کے ساتھ ہیں ۔تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔: تیرا ازی جاری رکھو میں تم . کے ساتھ ہوں۔''

دعائے ا. اہیم علیہ السلام اور قبول دعا

''اے میرے رب! اورانہیں میں سے ا۔ رسول بھیج جوان پ تیری آیتیں پ ھے اورانہیں کتاب وحکمت سکھائے ،اورانہیں پ ک کرے ، بے شک تو ہی . پ غا . ،کمال حکمت والا ہے۔''

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

’’بے شک اللہ تعالیٰ نے اسماعیل کی اولاد سے کنانہ کو، اور کنانہ سے قریش کو، اور قریش سے بنو ہاشم کو، اور بنی ہاشم سے مجھے چنا ہے۔‘‘

قربانی کے مسائل

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور ہم نے ہر امت کے لیے قربانی کی جگہ مقرر کی۔ کہ جو مویشی (جانور) اللہ نے ان کو دیئے ہیں ان پر اللہ کا نام ذکر کریں (یعنی اللہ کے نام پر ذبح کریں)۔''

تمہیدی کلمات:

اسلامی سال کا بارہواں مہینہ ذوالحجہ ہے۔ ذوالحجہ کا معنی حج والا، یہ حج والا سال، اس مہینے میں تمام مسلمان بیت اللہ کا حج کرتے ہیں اس لیے اس مہینے کا نام ذوالحجہ رکھا گیا ہے۔ یہ حرمت والے مہینے میں سے ایک ہے۔

ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں کی فضیلت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

''کوئی عمل ان دس دنوں کے عمل سے افضل اور محبوب نہیں''

صحابہ نے عرض کیا کہ: جہاد بھی نہیں.....؟ آپ نے جواب دیا کہ: جہاد بھی نہیں ہاں، وہ آدمی جو اپنا مال اور جان لے کر اللہ کے راستے میں نکلا اور کچھ لٹا دیا۔

ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں میں روزہ رکھنا

روزہ نیک اعمال میں سے ا یک عمل ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ہ میں نیک عمل کرنے کی ترغیب دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ کے نویں تاریخ، یوم عاشورا اور ہر مہینے تین دن اور ہر ماہ کے سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ا یک یہودی شخص نے ان سے کہا

''اے امیر المومنین! تمہاری کتاب میں ا ک آیت ہے جس کو تم پڑھتے ہو اگر ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اسکے یوم نزول کو عید بنا لیتے''

انہوں نے دریافت کیا:

کون سی آیت...؟ اس نے کہا۔

''آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''جس دن اور جس جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ (آیت) نازل ہوئی ہم اس سے آگاہ

ہیں۔ جمعہ کا دن تھا اور آپ ﷺ عرفات میں کھڑے تھے‘‘

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

’’رسول اللہ ﷺ سے یوم عرفہ (نو ذوالحجہ) کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ’’گذشتہ اور آئندہ سال کے گناہ دور کر دیتا ہے‘‘

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عرفہ کے سوا کوئی اور دن ایسا نہیں ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ اس کثرت سے بندوں کو (جہنم کی) آگ سے آزاد کرتا ہو۔ اس روز اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بہت قریب ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے ان (حاجیوں) کی وجہ سے فخر کرتا اور فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟ (یعنی اپنی دنیوی ضروریات کے وجود مجھ سے صرف اپنی بخشش کے لیے یہاں جمع ہوئے ہیں۔‘‘

یوم عرفہ قبولیت دعا کا دن ہے۔ اس کی بہترین دعا جو نبی کریم ﷺ نے مانگی وہ یہ ہے، اسے کثرت سے پڑھیں۔

’’اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کے لیے بادشاہی اور اسی کے لیے تعریف ہیں اور وہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے‘‘

ہ ذی الحجہ میں تکبیرات کہنا

ارشادر .نی ہے:

''وہ لوگ معلوم دنوں میں اللہ کا ذکر کریں۔''

اس ہ کے شروع ہونے سے لے کر ایم تشریق (۱۱،۱۲،۱۳) کے آ ٰ ی دن کے غروب آ فتاب۔ حاجیوں اور غیر حاجیوں کو اللہ کا ذکر ہر وقت کرتے رہنا چاہیے۔ صحابہ کرام ان دس دنوں میں تکبیر کہتے ہوئے .زار ٰ ۃ اور عام لوگ بھی ان کے ساتھ تکبیر کہنا شروع کر دیتے۔

تکبیرات کے الفاظ یہ ہیں:

قر .نی کرنے والا .ل اور .خن نہ کاٹے

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''. .تم ذوالحجہ کا چا ٰ دیکھو اور تم میں سے کوئی شخص قر .نی کا ارادہ رکھے تو وہ اپنے .ل اور .خن نہ کاٹے۔''

البتہ جس کی قربانی نہیں اس پر ایسی کوئی پابندی نہیں لیکن اگر وہ ان دنوں بالوں اور ناخنوں کو کاٹنے سے روکا رہے اور قربانی کے دن کاٹے تو اسے قربانی کا ثواب مل جائے گا، جیسا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ: میرے پاس ایک دودھ دینے والا جانور (دودھ دینے والا جانور) کے سوا قربانی کا کوئی جانور نہیں ہے، کیا میں اسکی قربانی دے لوں۔؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''نہیں! لیکن (اس دن) تم اپنے بال اور ناخن تراش لینا اور اپنی مونچھیں کاٹنا اور شرمگاہ کے بال مونڈ دینا اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ تیری قربانی ہو جائے گی۔''

قربانی کی فرضیت

ہر صاحب استطاعت کے لیے قربانی کرنا ضروری ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''جس کے پاس قربانی کرنے کی استطاعت ہو اور پھر بھی وہ قربانی نہیں کرتا تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب ہی نہ آئے۔''

صاحب کی شرط

قربانی کے لیے صاحب (اتنا مال جس پر زکوٰۃ فرض ہو) ہونا شرط ہے نہ ضروری۔ شہنشاہ کائنات، اللہ ذوالجلال والاکرام کا فرمان:

''پس تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر''

تمام امت مسلمہ کے لیے یکساں حکم ربانی ہے۔ چاہے صاحب حیثیت ہو یا نہ ہو۔

کن کن جانوروں کی قربانی کرنا جائز ہے؟

جماع مسلمین ۸ ہیں: بکرا، بکری، بھیڑ (نر اور مادہ) اونٹ (نر اور مادہ) اور گائے، بیل، کیونکہ اللہ رب العالمین نے فرمایا ہے :

''اور ہم نے ہر امت کے لیے قربانی کی جگہ مقرر کی تاکہ جو مویشی جانور اللہ نے ان کو دیئے ہیں ان پر اللہ کا نام ذکر کریں۔''

کن کن جانوروں کی قربانی کرنا جائز نہیں ہے؟

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں سے اشارہ کرکے فرمایا: قربانی میں چار قسم کے جانور جائز نہیں:

۱.....کانا (بھینگا) جانور، جس کا کانا پن واضح ہو۔

۲.....بیمار، جس کی بیماری واضح ہو۔

۳.....لنگڑا، جس کا لنگڑا پن واضح ہو۔

۴.....نہایت لاغر جانور، جس کے اندر گودا نہ ہو۔

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ:

''ہم (جانور) کی آنکھیں اور کان اچھی طرح دیکھیں''

سید. علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

صلی اللہ علیہ وسلم

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کان کٹے اور سینگ ٹوٹے جانور کی قر. نی سے فرمایا ہے۔''

وہ جانور جس کا کان آ دھا یا آ دھے سے زیادہ کٹا ہوا ہو۔

خارش زدہ جانور اور دوسرا وہ جس کا تھن کٹا ہوا ہو۔

یہ چند عیوب ہیں جن کی بناء پ جانور قر. نی کے لیے ذبح نہیں کیا جا سکتا۔ اور. یہ عیوب مزید. ھ جا مثلاً جانور مکمل ا. ھا ہو جائے یا لولا ہو یا چلنے پھرنے سے عا. ہو تو ان صورتوں میں بطریق اولیٰ قر. نی جائز نہیں ہے۔ اور یہ عیوب جانور میں. نے سے قبل موجود ہوں یا قر. نی والے دن قر. نی کرنے سے چند لمحے پہلے پیدا ہو جا دونوں صورتوں میں قر. نی جائز نہیں۔

خصی اور غیر خصی جانور کی قر. نی

خصی اور غیر خصی دونوں طرح کے جانوروں کی قر. نی کر. در. اور. سے ثا. ہے۔

خصی جانور کی قر. نی کی دلیل

حضرت جا. رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

''رسول اللہ ﷺ کے پاس دو سینگوں والے، پلتے کرے، بڑے بڑے خصی مینڈھے لائے گئے۔ آپ ﷺ نے ان دونوں میں سے ایک کو پچھاڑا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نام سے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، محمد اور ان کی امت کی طرف سے جنہوں نے تیری توحید کی گواہی دی اور میرے پیغام کو پہنچانے کی گواہی دی۔''

لہذا جانور کا خصی ہونا عیب نہیں لہذا خصی جانور کی قربانی جائز ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے دو خصی مینڈھے ذبح کیے قربانی کیلئے۔

غیر خصی جانور کی قربانی کرنے کی دلیل

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

ﷺ

''رسول اللہ ﷺ سینگوں والے، غیر خصی مینڈھے کی قربانی کیا کرتے تھے۔ اور اس کی آنکھیں، منہ اور ہاتھ پاؤں سیاہ ہوتے تھے۔''

قربانی کے جانور کی عمر کتنی ہو

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم صرف اور صرف ہی ذبح کرو لیکن اگر تمھیں دشواری پیش آئے تو
ضان (بھیڑ، چھترا، دنبہ) ایک سالہ) ذبح کرلو۔''

لہٰذا اس صحیح حدیث سے ثابت ہوا کہ قربانی جانور ہی کی کرنی چاہیے اور اگر دشواری ہو تو پھر بھیڑ کی جنس سے کرنے کی اجازت ہے۔

کیا ہے۔؟

جانور کے دودھ کے دانت دوسرے نئے دانت کی وجہ سے جا تو وہ کہلاتا ہے۔

کیا ہے۔؟

بھیڑ کے دو دانت سے کم عمر والے جس بچے (ضع) کو بطور قربانی ذبح کرنے کی رخصت ہے اس کی عمر کتنی ہوگی اس بارے میں مختلف آراء میں بعض علماء نے ایک سال مدت بتائی ہے، بعض چھ ماہ، بعض نے سات ماہ اور بعض نے ان سے مختلف دو آراء پیش کی ہیں۔
بھیڑ کی جنس (دنبہ، بھیڑ، چھترا) صحیح ترین قول کے مطابق ایک سال مکمل کرلے تو کہلاتی ہے۔
امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ضع کی عمر کے بارے میں سے زیادہ درست یہ ہے کہ اس کی عمر ایک سال پوری ہوچکی ہو۔''

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک سال عمر کی ترجیح دی ہے۔

قربانی کے جانور میں شرکت

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

''ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ والے سال اونٹ اور گائے کی سات سات آدمیوں کی طرف سے قربانی دی۔''

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں" :

صلی اللہ علیہ وسلم

''ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ عیدالاضحیٰ کا دن آگیا تو ہم سات سات افراد گائے کی قربانی میں اور اونٹ کی قربانی میں دس دس افراد شریک ہوئے۔''

سیدنا جابر بن اسید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

مجھے میرے گھر والوں نے غلط روی پر ابھارنے کی کوشش کی جبکہ مجھے خیر کا علم ہو چکا تھا کہ ایک گھرانے والے ایک دو بکریاں ذبح کرتے تھے، کہ (اب ہم ایسا ہی کریں گے تو) ہمارے پڑوسی ہمیں کنجوسی کا طعنہ دیں گے۔

حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

صلی اللہ علیہ وسلم

''رسول اللہ ﷺ اپنے سارے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری کی قربانی کرتے تھے۔''

سیدنا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ خود بھی اپنے تمام گھر والوں کی طرف سے ایک ہی بکری قربانی دیتے تھے۔

مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ:

۱۔ گائے اور اونٹ میں سات سات افراد شریک ہو سکتے ہیں۔

۲۔ اونٹ میں دس افراد بھی چاہیں تو شریک کر سکتے ہیں۔

۳۔ ایک یا دو بکریاں تمام گھر والوں کی طرف سے بھی کفایت کر جاتی ہیں۔

۴۔ وسعت ہو تو خلوص کے ساتھ کئی قربانیاں ایک آدمی بھی کر سکتا ہے جیسا کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر سو قربانیاں کی تھیں۔

حاجی کی قربانی کے مسائل کا خلاصہ

۱..... حج افراد کرنے والے پر قربانی واجب نہیں لیکن حج قران اور حج تمتع والے پر واجب ہے اگر وہ قربانی نہ کر سکیں تو ایام حج میں تین روزے اور واپس گھر آ کر سات روزے رکھیں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''جو (تم میں) حج کے وقت تک عمرے سے فائدہ اٹھانا چاہے وہ جیسی قربانی میسر ہو کرے اور جس کو (قربانی) نہ ملے وہ تین روزے ایامِ حج میں رکھے اور سات ...

واپس ہو۔ یہ پورے دس ہوئے۔''

۲.....منی، مکہ یہ حدود حرم میں کسی بھی جگہ قربانی کی جاسکتی ہے۔

۳.....حاجی استطاعت کے مطابق زیادہ بھی قربانیاں کرسکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک سو قربانیاں کی تھیں۔

۴.....حج کی قربانی کی شرائط وہی ہیں جو عام قربانی کی ہیں۔

۵.....اگر کوئی دس ذوالحجہ کو قربانی نہیں کرسکا تو ایام تشریق ۱۱۔۱۲۔۱۳ ذوالحجہ کے غروب آفتاب تک کسی بھی وقت قربانی کرسکتا ہے۔

۶.....آجکل رش اور حجاج کی سہولت کے لیے قربانی کی رقم بینک میں مخصوص کاؤنٹر پر جمع کی جاتی ہے تاکہ سعودی حکومت خود اس کی طرف سے دس ذوالحجہ کو قربانی کا جانور ذبح کرکے قربانی کردے اور گوشت کو محفوظ کرکے تیسری دنیا میں پہنچادے۔ تاہم اگر کوئی خود بھی قربانی کا جانور ذبح کرکے قربانی کرنا چاہے تو وہاں مذبح موجود ہے۔

قربانی کا جانور خود ذبح کرنا افضل ہے

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ نے کھڑے سات اونٹ اپنے ہاتھ سے ذبح کیے اور مدینہ میں دو عدد سینگوں والے مینڈھے ذبح کیے۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر آپ ﷺ نے سو (۱۰۰) قربانیاں دیں۔ جن میں سے تریسٹھ قربانیاں آپ ﷺ نے خود اپنے ہاتھ سے ذبح کیں اور باقی حضرت

علی رضی اللہ عنہ کو ذبح کرنے کا حکم دیا کہ میری طرف سے ان کو ذبح کرو۔

ذبح کرتے وقت خیال رہے

جانور قربانی کرنے سے پہلے چھری کو خوب اچھی طرح تیز کرنا چاہیے تاکہ جانور آسانی سے ذبح ہو جائے اور اسے زیادہ تکلیف نہ ہو۔

نیز ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کیا جائے نہ اس کے سامنے چھری کو تیز کیا جائے۔

جانور کو قبلہ رخ لٹا کر اور یہ دعا پڑھ کر ذبح کریں:

قربانی کے گوشت کی تقسیم

فرمان الٰہی ہے:

''معلوم دنوں میں جو چوپائے ہم نے دیئے ہیں ان پر اللہ کا نام ذکر کریں اور خود بھی کھاؤ اور تنگدست سوالی کو بھی کھلاؤ۔''

مزید فرمایا:

''خود بھی کھاؤ اور مانگنے والے اور نہ مانگنے والے کو بھی دو۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میں نے تمہیں مفلوک الحال لوگوں کے آنے کی بنا پ (قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ ذخیرہ کرنے سے) روکا تھا پس تم اب کھاؤ، ذخیرہ کرو اور صدقہ کرو۔''

ایک دوسری روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

''کھاؤ، کھلاؤ اور ذخیرہ کرو''

معلوم ہوا کہ ان دونوں احادیث میں فقراء اور مساکین کثیر ہوں تو ذخیرہ اندوزی سے احتراز ہی بہتر ہے البتہ رخصت اپنی جگہ قائم ہے۔
نیز مذکورہ بالا دلائل سے معلوم ہوا کہ قربانی کا گوشت بندہ خود بھی کھائے، دوستوں، احباب کو تحفہ بھی دے اور صدقہ بھی کرے۔ یہ تینوں کام کرے لیکن حصوں کی تحدید و تعین کتاب و سنت میں وارد نہیں ہوئی لہٰذا جو تنا سمجھتا ہو، رکھے، اللہ نے آزادی دی ہے۔

قربانی کی کھالوں کا مصرف

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ﷺ

''نبی کریم ﷺ نے مجھ کو حکم دیا کہ میں آپ ﷺ کے قربانی کے اونٹوں پر (بطور نگران) کھڑا ہوں اور حکم دیا کہ ان کا گوشت اور کھالیں اور جُل مساکین میں صدقہ کردوں اور اس (گوشت، کھالوں اور جُل) میں سے کچھ بھی اس کی اجرت کے طور

پہ نہ دوں‘‘

اس حدیث صحیح سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی کھالیں صدقہ ہیں اور صدقہ کے مصارف اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمائے ہیں:

’’صدقات (زکوٰۃ، ...) فقیروں کے لیے ہیں اور مسکینوں کے لیے، اور ان کے وصول کرنے والوں کے لیے اور ان کے لیے جن کے دلوں میں الفت ڈالنا مقصود ہو اور (دن چھڑانے میں، قرض داروں کے لیے، اور اللہ کی راہ (جہاد فی سبیل اللہ) میں اور مسافروں کے لیے، فرض ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ علم وحکمت والا ہے۔‘‘

حج کی اہمیت وفضیلت اوراحکام ومسائل

ارشاد ربی تعالیٰ ہے:

''اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف جانے کی طاقت رکھتے ہوں۔اس گھر کا حج فرض کردیا ہے اور جو کفر کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے بلکہ ساری دنیا سے بے پرواہ اور بے نیاز ہے۔''

تمہیدی کلمات:

حج کا لغوی معنی قصد اور ارادہ کرنا ہے شریعت کی اصطلاح میں حج مخصوص ایام میں خاص لباس کے ساتھ اللہ کی رضا کے حصول کیلئے بیت اللہ کی زیارت کا قصد کرنا۔

آپ ﷺ ہجرت کے چھٹے سال مکہ مکرمہ کی طرف عمرہ کی نیت سے روانہ ہوئے۔ حدیبیہ کے مقام پر مسلمانوں کو روک لیا گیا آئندہ سال ۷ھ کو عمرہ کی قضائی کے لیے آپ ﷺ عورتوں اور بچوں کے علاوہ دو ہزار افراد کے ساتھ مدینہ سے مکہ روانہ ہوئے اور عمرۃ القضاء کی ادائیگی کے بعد مکہ میں تین دن قیام کیا اور پھر مدینہ کی طرف واپس روانہ ہوئے۔جلد ہی اللہ نے ۱۰ رمضان المبارک ۸ھ کو فتح مکہ کی خوشی سنا دی ۹ھ کو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر مکہ کی طرف بھیجا۔

ہجرت کے بعد مدینہ میں نو سال گزر چکے تھے کہ آپ ﷺ نے حج نہیں کیا تھا پھر حج کی فرضیت نازل ہوئی تو دسویں سال آپ ﷺ نے لوگوں میں اعلان کرایا کہ رسول اللہ حج کا ارادہ رکھتے ہیں جو لوگ حج کے لئے جانا چاہتے ہیں وہ رفاقت کے لئے

تیار ہو جا آپ ﷺ کے ساتھ نوے ہزار آدمی تھے (بعض حضرات نے ا لاکھ تیس ہزار اور بعضوں نے اس سے بھی زا تعداد بیان کی ہے) اس قدر لوگوں کا حج .. اللہ کے لیے ۰ اس لیے بھی تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرے کا بہت ز ده ا. اور ان کے فوا ثمرات بیان فرمائے تھے۔ آج کے خطبہ میں ہم حج کی اہمیت وفضلیت کے ساتھ ساتھ مختصراً احکام ومسائل بھی ذکر کرنے کی کوشش کریں گے۔

اہمیت حج

جس طرح ز، روزہ، زکوٰۃ اِسلام کے ارکان اور فرائض ہیں، اسی طرح حج بھی دین کا بہت .ٹ ارکن اور فریضہ ہے۔ حج اسلام کے پنج :ی دی ارکان میں سے ا رکن ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما :

''اسلام (کا قصر پنج ستونوں) پ بنا ے ہے، اس .ت کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، ز پڑھنا، زکوۃ دینا، حج کر ، رمضان کے روزے رکھنا۔''

اور یہ ہر صا . استطا ت پ فرض ہے

''اور اللہ کے لیے لوگوں پ اس گھر کا حج (فرض) ہے، جو اس کی طرف راستے کی طاقت رکھے اور جس نے کفر کیا تو بے شک اللہ تمام جہانوں سے بہت

بے پ واہے۔

''اورلوگوں میں حج کا اعلان کردے، وہ تیرے پ س پیدل اور ہر لاغر سواری
پ آ گے، جو ہر دور دراز راستے سے آ گی۔''

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا ۔ ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآ لہ وسلم نے ہمیں خطبہ د ۔ اور فرما ۔:

''اے لوگو! تم پ حج فرض کیا َ ۔ ہے پس تم حج کرو تو ا ۔ آ دمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال حج فرض کیا َ ۔ ہے تو آ پ صلی اللہ علیہ وآ لہ وسلم خاموش رہے یہاں ۔ کہ اس نے آ پ صلی اللہ علیہ وآ لہ وسلم نے تین مرتبہ عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآ لہ وسلم نے فرما ۔ اَ میں کہتا ہاں تو ہر سال حج وا ۔ ہو جا ۔ اور تم اس کی طاقت نہ ر ۔ پھر آ پ صلی اللہ علیہ وآ لہ وسلم نے فرما ۔ کہ جن ۔ توں کو میں چھوڑ د ۔ کروں تم ان کے ۔ رے میں مجھ سے نہ پوچھا کرو کیو ۔ تم سے پہلے لوگ کثرت سوال کی وجہ سے ہلاک ہوئے

اور وہ اپنے نبیوں سے اختلاف کرتے تھے۔ میں تمہیں کسی چیز کا حکم کروں تو استطاعت تم اسے اپنا لو اور میں تمہیں کسی چیز سے روک دوں تو تم اسے چھوڑ دو۔''

افضل عمل

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا:

''کونسا عمل افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، کہا گیا کہ پھر کونسا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، کہا گیا کہ اس کے بعد کونسا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حج مبرور (مقبول حج)۔''

حاجی اللہ کے مہمان ہیں اور اللہ دعا قبول فرماتا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ کے راستہ میں لڑنے والا اور حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا اللہ کے وفد ہیں انہیں اللہ نے بلایا تو یہ گئے اور انہوں نے اللہ سے مانگا تو اللہ نے ان

کو فرمایا۔''

فقیری ختم اور ۔ لہ ۔ ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا ۔ ۔ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما ۔:

''حج اور عمرے پے در پے کیا کرو کیو یہ دونوں فقر اور َ ۔ ہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے سونے اور چا ۔ ی کے میل کو ختم کر دیتی ہے اور حج مقبول کا ۔ لہ صرف ۔ ۔ ۔ ہی ہے۔''

عمرہ َ ۔ ہوں کا کفارہ ہے

حضرت ابو ہر ۔ یہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔:

''ا ۔ عمرہ دوسرے عمرہ ۔ ۔ دونوں کے درمیانی َ ۔ ہوں کا کفارہ ہے ۔ حج مبرور (جس میں کسی قسم کے َ ۔ ہ کا ارتکاب نہ ہو) کا ۔ لہ ۔ ۔ ۔ کے علاوہ اور کوئی نہیں۔''

ہ معاف

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ عنہ سے روا یت کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

''جس نے اللہ کے لئے حج کیا اور اس نے نہ فحش بات کی اور نہ کا مرتکب ہوا تو اس دن کی طرح (گناہ سے پاک وصاف) ہوگا جس دن سے اس کی ماں نے جنا تھا۔

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا یت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے حج کیا اور اس دوران عورتوں کے ساتھ فحش کلامی فسق (یعنی گناہ) کا ارتکاب نہیں کیا تو اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔''

811

''حج چند مہینے ہے، جو معلوم ہیں، پھر جو ان میں حج فرض کر لے تو حج کے دوران نہ کوئی شہوانی فعل ہو اور نہ کوئی فرمانی اور نہ کوئی جھگڑا۔''

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ کہتے ہیں: اللہ نے میرے دل میں اسلام کی محبت ڈالی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں عرض کیا کہ اے اللہ

کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

''اپنا دایاں ہاتھ بڑھا تاکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پہ بیعت کروں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عمرو کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ایک شرط ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا شرط ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ شرط کہ کیا میرے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عمرو کیا تو نہیں جانتا کہ اسلام لانے سے اس کے گذشتہ سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور ہجرت سے اس کے سارے گذشتہ اور حج کرنے سے بھی اس کے گذشتہ سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔؟''

کمزوروں کا حج اور عمرہ جہاد ہے

رضی اللہ عنہا

''میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہم بھی کیوں نہ آپ کے ساتھ جہاد اور غزووں میں جایا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تمھارے لیے . سے اچھا اور منا . جہاد حج ہے، ایسا حج جو مقبول ہو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ . سے میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سنا ہے میں نے کبھی حج نہیں چھوڑا۔''

رضی اللہ عنہا

''میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا عورتوں پ جہاد فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ان پ جہاد فرض ہے لیکن اس میں قتال نہیں ہے اور وہ ہے حج وعمرہ۔''

رضی اللہ عنہ ﷺ

''بوڑھے، بچے، کمزور اور عورت کا جہاد حج اور عمرہ ہے۔''

رضی اللہ عنہما

''ا۔ آدمی نبی کریم ﷺ کے پ س آ۔ اور اس نے کہا بلاشبہ میں ا۔ ضعیف القلب اور کمزور آدمی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرما۔: ایسا جہاد کرو جس میں کوئی تکلیف نہیں اور وہ حج ہے۔''

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرما۔:

''حج ہر کمزور کا جہاد ہے۔''

رمضان میں عمرہ حج کے ۔ ا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روا۔ ۔ ہے کہ ۔ ۔ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو آپ ﷺ نے ام سنان ا ریہ رضی اللہ عنہا سے در۔ فت فرما۔ کہ

''تو حج کرنے نہیں گئی انھوں نے عرض کیا کہ فلاں کے ۔ پ (یعنی میرے خاو) کے پ س دو اونٹ پ نی پلانے کے تھے ا۔ پ تو وہ حج پ چلے گئے اور دوسرا ہماری زمین سیراب کرتا ہے آپ ﷺ نے اس پ فرما۔: رمضان میں عمرہ کر۔ میرے ساتھ حج کرنے کے ۔ ا۔ ہے۔''

صحیح مسلم کی روا۔ ۔ میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرما۔:

’’. . رمضان آئے تو عمرہ کر۔ کیو رمضان میں عمرہ (کا ثواب) حج کے
. ا. ہوتا ہے۔‘‘

پک زادراہ

197

’’اور زاد راہ لے لو کہ بے شک زاد راہ کی . سے بہتر خوبی (سوال
سے) بچنا ہے اور مجھ سے ڈرو اے عقلوں والو!‘‘

سید۔ ابن عباس t سے مروی ہے اللہ تعالی کے اس قول کے
متعلق کہ لوگ. . حج کے
لیے۔ تو اپنے ساتھ زادراہ یعنی کھا۔ پی۔ نہ لے کر جاتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ
آ۔ ۔ ۔ زل فرمائی کہ ’’اور زادراہ لے لو کہ بے شک زادراہ کی . سے بہتر
خوبی (سوال سے) بچنا ہے‘‘

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا۔ ۔ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرما۔:

''اے لوگو! اللہ پاک ہے اور پاک ہی کو قبول کرتا ہے اور اللہ نے مومنین کو بھی وہی حکم دیا ہے جو اس نے رسولوں کو دیا۔ اللہ نے فرمایا اے رسولو! تم پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو میں تمہارے عملوں کو جاننے والا ہوں اور فرمایا اے ایمان والو ہم نے جو تم کو پاکیزہ رزق دیا اس میں سے کھاؤ پھر ایسے آدمی کا ذکر فرمایا جو لمبے لمبے سفر کرتا ہے پریشان بال جسم گرد آلود اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف دراز کر کے کہتا ہے اے رب اے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام اور اس کا پہننا حرام اور اس کا لباس حرام اور اس کی غذا حرام تو اس کی دعا کیسے قبول ہو۔''

قیامت تک لکھا جاتا رہتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جوشخص حج کے لیے نکلے پھراسی دوران اس کی موت آ جائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن۔ اس کے لیے حاجی کا ا. لکھ دیتے ہیں اور جوشخص عمرہ کیلیے نکلے اور پھراس دوران اس کی موت آ جائیتو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن۔ اس کے لیے عمرہ کرنے والے کا ا. لکھ دیتے ہیں۔''

عمرہ کا طر

ا۔ احرام سے پہلے غسل کر. ہے۔

۲۔ مرد دچادروں میں احرام ب. ھے گا اور شلوار قمیص، پگڑی، اور ایسا جو۔ نہیں پہنچے گا جس سے ٹخنے چ. پ. ہوں۔

۳۔احرام میقات سے ب. ھا جا. ہے لیکن سہو ۔ کی خاطر گھر سے بھی ب. ھا جا سکتا ہے اور احرام ب. ھتے ہوئے یہ الفاظ ادا کریں:

یہ ب. ت ذہن نشین رہے کہ احرام کی کوئی ز نہیں ہے۔ میقات سے تلبیہ کہنا شروع کر. ہے۔

تلبیہ بلند آواز سے کہا جائے

حضرت خلاد بن السائ ب. ا ری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا۔ ۔ ہے کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''میرے پاس جبرا علیہ السلام تشریف لائے اور مجھ کو حکم دیا کہ میں اپنے دوستوں اور ساتھ والوں کو حکم دوں کہ وہ بلند آواز سے پڑھیں (البتہ عورت کے لیے پست آواز سے پڑھنا بہتر ہے)۔''

تلبیہ کا جواب

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو کوئی مسلمان تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں بائیں تمام پتھر، درخت اور کنکریاں جو تلبیہ کہتے ہیں یہاں تک کہ زمین ادھر ادھر (مشرق و مغرب) سے پوری ہو جاتی ہے (یعنی جہاں تک زمین ہے جو لبیک پکارتے ہیں۔''

جب تک اللہ پہنچنے تک تلبیہ کہتے چلے جاتے ہے۔ پہنچ کر تلبیہ بند کر دیتا ہے اور اپنا دائیاں کندھا ننگا کر کے حجر اسود کے پاس پہنچ کر اسے بوسہ دیتا ہے کچھ لوگ احرام باندھتے ہی دائیاں کندھا ننگا کرتے ہیں جو کہ درست نہیں ہے۔ اگر ممکن ہو ہاتھ لگانا اگر یہ بھی ممکن نہ

ہوتو دا ہاتھ سے اشارہ کر۔ ہے اور طواف شروع کر۔ ہے۔

۴۔ پھر۔۔ اللہ کو۔ طرف رکھ کر طواف کر۔ شروع کریں۔ پہلے تین چکروں میں حجر اسود سے رکن یمانی ۔ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر تیز چلنا ہے اور رکن یمانی سے حجر اسود۔ عام چال چلنا ہے اور ۔ قی چار چکروں میں بھی عام چال چلنا ہے۔

۵۔ طواف کے ہر چکر کے لیے کوئی خاص دعا نہیں ہے، لیکن دوران طواف ذکر کرتے رہیں اور رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھیں۔

حضرت عبداللہ بن السائ۔ سے روای۔ ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ ۔ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان میں آتے تو فرماتے:

حجر اسود اور رکن یمانی

عبداللہ بن عمرو کو روای۔ کرتے ہوئے سنا۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمای:

''رکن یمانی اور مقام ا۔ اہیم ۔ ۔ کے یقوتوں میں سے دو یقوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کی روشنی بجھا دی اور اَ اللہ تعالیٰ اسے نہ بجھا۔ تو ان کی روشنی مشرق سے مغرب۔ ۔ کچھ روشن کر دیتی۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا۔ ۔ ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما۔:

''حجر اسود . . ۔ ۔ سے ا۔ را َ ۔ تو دودھ سے بھی ز۔ دہ سفید تھا لیکن نبی آ دم کے َ ۔ ہوں نے اسی سیاہ کرد۔۔''

٦۔ طواف کرنے کے بعد مقام ا. اہیم کا پ ز

طواف کے بعد اپنا کندھا ڈھا۔ پ لیں اور مقام ا. اہیم پ جا کر دو رکعت ز پ ڑھیں اور پھر زمزم پئیں۔

٧۔ صفا مروہ کی سعی

بعد حجر اسود کو استلام کریں اور پھر صفا و مروہ کی سعی کے لیے نکل جا ۔ . . صفا کے قر۔ . پہنچیں تو یہ آ۔ ۔ پ ڑھیں:

صفا پہنچ کر یہ دعا پ ڑھیں:

تین . ر یہ عمل کریں اور پھر مروہ کی طرف روانہ ہو جا راستے میں دو سبز نوں کے درمیان دوڑیں البتہ عورتیں ایسا نہ کریں گی۔ پھر . مروہ کے قر۔ . پہنچیں تو پھر وہی

دعا پڑھیں اور مروہ پہ پہنچ کر مذکورہ بالا دعا پڑھیں اور صفا والا عمل ہی دہرائیں۔ یہ ایک چکر ہو جائے گا پھر اسی طرح مروہ سے صفا تک دوسرا چکر لگائیں اسی طرح سات چکر پورے کریں۔ سعی کے بعد بال منڈوالیں یا کٹوالیں۔ اس طرح عمرہ کا عمل مکمل ہو جائے گا۔

حج کا طریقہ

۱۔ آٹھ ذوالحج کو غسل کر کے احرام کا لباس پہن لیں، احرام باندھنے کے بعد تلبیہ کہنا شروع کریں اور منیٰ کی طرف روانہ ہو جائیں وہاں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور نو ذوالحج کی فجر ان کے اوقات میں قصر پڑھیں۔

۲۔ نو ذوالحج کو سورج نکلنے کے بعد تلبیہ کہتے ہوئے عرفات میں چلے جائیں، اگر عرفات کے قریب وادی نمرہ میں ٹھہریں اور ظہر کے بعد عرفات میں جائیں تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

ظہر اور عصر دونوں نمازیں ظہر کے وقت میں اکٹھی کر کے پڑھیں اور اس کے بعد مغرب تک وہاں دعا کرتے رہیں، ذکر اذکار کرتے رہیں۔

عرفات کے میدان اللہ تعالیٰ فخر کرتے ہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ عرفہ کے دن سے زیادہ کسی دن اپنے بندوں کو دوزخ سے آزاد نہیں کرتا اور اللہ اپنے بندوں کے قریب ہوتا ہے پھر فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پہ فخر فرماتے ہوئے فرماتا ہے کہ یہ سارے بندے کس ارادہ سے آئے ہیں؟''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف فرمایا اور . سورج غروب ہونے والا تھا تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا اے بلال:

''ذرا لوگوں کو خاموش کر کے میری طرف متوجہ کرو چنانچہ انہوں نے لوگوں کو خاموش کرایا اور پھر آپ نے فرمایا:
اے لوگوں کی جما - میرے پاس ابھی جبرا علیہ السلام آئے تھے انہوں نے مجھے میرے رب کا سلام پہنچایا اور کہا بے شک اللہ تعالیٰ نے اہل عرفات اور اہل مشعر کی مغفرت کر دی ہے اور ان کے حقوق کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لی ہے۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا اے اللہ کے رسول کیا یہ ہمارے لیے خاص ہے آپ نے فرمایا:

''یہ تمہارے لیے اور تمہارے بعد قیامت - آنے والے ہر شخص کے لیے ہے۔''

سورج غروب ہوجانے کے بعد عرفات سے نکلیں، مزدلفہ جا کر مغرب اور عشاء ا یـ
اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھیں اور فجر تـ آرام کریں۔

۳۔ دس ذوالحج فجر کی زمزدلفہ میں ادا کریں اور وہاں خوب دعا کریں۔ سورج
ع ہونے کے قر۔ ہو تو وہاں سے چل پڑیں، منیٰ پہنچ کر جمرہ عقبہ یعنی بڑے
جمرے کو سات کنکریاں ماریں۔۔ کنکریاں مارتـ تو تلبیہ کہنا بھی چھوڑ دیں۔
اس کے بعد قربانی کریں، اَ رقم جمع کروائی ہے تو وقت کا انتظار کریں۔
پھر سر منڈوالیں اور عورتیں اپنے تھوڑے سے بال کٹوالیں۔
اسی دن مغرب سے پہلے تـ طواف افاضہ یعنی طواف زیارت کریں جو کہ حج کا رکن
ہے۔

۴۔ یـ رہ ذوالحج کو ظہر کے بعد تینوں جمرات کو کنکریاں مارنی ہیں سے پہلے
چھوٹے جمرہ کو، ہر کنکری کے ساتھ اللہ کہیں، سات کنکریاں مارنے کے بعد پیچھے
ہٹ کر یـ اللہ کی طرف رخ کر کے خوب دعا کریں۔ اس کے بعد جمرہ وسطیٰ کو اسی
طرح کنکریاں ماریں اور دعا کریں، پھر تیسرے جمرے یعنی جمرہ عقبہ
کو کنکریاں ماریں اور یہاں دعا نہیں کرنی ہے۔

۵۔ رہ ذوالحج کو بھی ظہر کے بعد تینوں جمرات کو کنکریاں مارنی ہیں۔ اس کے بعد اَ مکہ
جا چاہیں تو جا تـ ہیں اَ اگلے دن یعنی تیرہ کی کنکریاں مارنے کے لیے
رکنا چاہیں تو رک تـ ہیں۔

۶۔ پھر مکہ سے اپنے علاقے واپس لوٹنا چاہیں تو پھر طواف وداع کریں۔
اَ عورت اپنے ایـ مخصوصہ میں ہو تو وہ بغیر طواف کیے بھی جا سکتی ہے۔

جو استطا تـ کے وجود حج نہیں کرتـ

''اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج (فرض) ہے، جو اس کی طرف راستے کی طاقت رکھے اور جس نے کفر کیا تو بے شک اللہ تمام جہانوں سے بہت بے پروا ہے۔''

محرم کو اسی حال میں دفن کر دو

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حالت احرام میں اپنی اونٹنی سے نیچے گرا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ اس وجہ سے اس کا انتقال ہو گیا۔ چنانچہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا:

''اس شخص کو بیری کے پتوں سے اور پانی سے غسل دو اور اس کو ان ہی دو کپڑوں میں کفن دو لیکن اس کا سر ہرگز نہ ڈھکنا اور اس کے خوشبو نہ لگانا کیونکہ یہ شخص قیامت کے دن اس طرح سے لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔''

اسلامی سال کا بارہواں مہینہ

ذی الحجة

اسلامی سال کا بارہواں مہینہ ذوالحجہ ہے۔ ذوالحجہ کا معنی حج والا، یعنی حج والا سال، اس مہینے میں تمام مسلمان اللہ کا حج کرتے ہیں اس لیے اس مہینے کا نام ذوالحجہ رکھا گیا ہے۔ حرمت والے مہینے میں سے ایک مہینہ ہے۔

ماہ ذی الحجۃ کے خطبات

① شہادت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

② سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے قرآنی اوصاف

③ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے قرآنی اوصاف

④ حرم مکی

⑤ حرم مدنی

⑥ ہمارا بھلا اس سے کیا تعلق..؟

شہادت سید· عثمان غنی رضی اللہ عنہ

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

''تو اَ یہ لوگ بھی اسی طرح ایمان لے آ جس طرح تم ایمان لے آئے ہو تو ہدا۔ ۔ فتہ ہو جا اور اَ منہ پھیر لیں (اور نہ ما) تو وہ (تمہارے) مخالف ہیں اور اُن کے مقابلے میں تمہیں اللہ ہی کافی ہے اور وہ ·· والا (اور) جاننے والا ہے''

تمہیدی کلمات:

سید· عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی عمر ۸۲ سال ہو چکی تھی اور ۱۸ ذوالحجہ ۳۵ ھ . وز جمعۃ المبارک کو وقت اجل آ ۔ اور آپ جام شہادت پی گئے، عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے زجنازہ پڑھا۔ اور رات کے وقت اس مظلوم شہید کو سپرد خاک کر دیَ ۔ ۔

آج ہم اسی شہید اور دوہرے دامادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ·· کرہ کریں گے۔

·م و :

عثمان بن عفان بن ابی العاص، عبد مناف یعنی پ نچویں پشت پ آپ کا سلسلہ رسول اللہ کے سلسلہ سے جاملتا ہے۔ دور جاہلیت میں آپ کی کنیت ابوعمرو تھی لیکن . . آپ کی زو۔ ۔ ۔ میں رقیہ ·· رسول آ اور ان کے بطن سے ا ۔ ٹ عبداللہ پیدا ہوا اس وقت سے انہوں نے ابوعبداللہ کنیت اختیار کی۔

قبول اسلام

حضرت عثمان ابتدائے اسلام میں ہی مسلمان ہوگئے تھے، ا یک دن حضرت ابوبکر صدیق نے کہا عثمان! تم بڑے سمجھ دار ہو حق اور باطل آپ پر واضح ہے یہ بت جنہیں آپ کی قوم کے لوگ پوجتے ہیں کیا یہ بے جان پتھر نہیں جو نہ سنتے ہیں اور نہ ہی دیکھتے ہیں اور نفع ونقصان کے مالک بھی نہیں۔ حضرت عثمان نے کہا:

''اللہ کی قسم بالکل ایسے ہی ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے محمد بن عبداللہ کو پوری ا کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے آپ نبی علیہ السلام کی دعوت کو پسند کریں گے؟ عثمان نے کہا ہاں! تھوڑے ہی دیر بعد نبی کریم حضرت علی کی معیت میں تشریف لے آئے۔ ابوبکر نے نبی کریم کو دیکھا جلدی سے نبی کریم سے سرگوشی کی، آپ وہیں تشریف فرما ہوئے اور حضرت عثمان کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا:

''اے عثمان! میں اللہ آپ اور تمام مخلوق کی طرف اللہ کا رسول ہوں، اللہ کی بت کو دعوت کو قبول کرلو۔''

حضرت عثمان کہتے ہیں، یہ سنتے ہی میں نے، بے اختیار کلمہ پڑھ لیا۔

8/177 39/25

رقیہ بت رسول اللہ ﷺ سے آپ کی شادی

عثمان رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام سے مسلمان انتہائی خوش ہوئے۔ آپ اور اہل ایمان کے درمیان محبت واخوت ایمانی کا رشتہ مضبوط ہوا۔ رقیہ بت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شادی کے ذریعے

سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت بخشی۔ رسول اللہ ﷺ نے رقیہ رضی اللہ عنہا کا عقد عتبہ بن ابی لہب اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا عقد عتیبہ بن ابی لہب سے کر رکھا تھا لیکن . سورۃ المسد ﴿تبت یدآ ابی لھب﴾ · زل ہوئی تو ابولہب اور اسکی بیوی ام جمیل .· · حرب نے اپنے دونوں بیٹوں کو طلاق دینے کا حکم دے دیا اللہ کے فضل و کرم سے ابھی رخصتی نہیں ہوئی تھی۔ دونوں نے اپنے والدین کے حکم پر عمل کرتے ہوئے طلاق دے دی۔

عثمان رضی اللہ عنہ کو . اس کی خبر ملی تو بے حد خوش ہوئے اور رقیہ رضی اللہ عنہا سے شادی کا پیغام رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پیغام کو قبول کرتے ہوئے شادی کر دی، ام المومنین · یجہ رضی اللہ عنہا نے رقیہ کو رخصت کیا۔ عثمان رضی اللہ عنہ قریش میں انتہائی خوبصورت تھے، اور رقیہ رضی اللہ عنہا حسن و جمال میں آپ سے کم نہ تھیں۔ رخصتی کے وقت لوگوں کی زبان پر یہ شعر تھا:

''خوبصورت جوڑے جنھیں کسی ا ن نے دیکھا رقیہ اور ان کے شوہر عثمان ہیں۔''

اخلاق میں . سے زیدہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہ

عبدالرحمٰن بن عثمان القرشی سے روا ۔ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیٹی کے گھر تشریف لے گئے، اس وقت وہ عثمان رضی اللہ عنہ کا سر دھلا رہی تھیں، اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیٹی! ابوعبداللہ کے ساتھ اچھا ۔ وکرو، یقیناً وہ میرے صحابی ہیں، اخلاق میں مجھ سے . سے زیدہ مشابہ ہیں۔''

اسکے رواۃ ثقات ہیں۔

فضائل ومناقب

.۔ کی ث رت

حضرت ابوموسیٰ ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ ا۔ روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی .غ میں تشریف لے گئے اور مجھ کو دروازہ کی حفاظت کا حکم د۔ پھرا۔ شخص نے ا۔ ر آنے کی اجازت طلب کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

''اس کو اجازت دے دو اور اس کو .۔ کی ث رت بھی دے دو، دروازہ کھول کر میں نے دیکھا تو وہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔''

پھرا۔ اور شخص نے ا۔ ر آنے کی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔:

''اس کو بھی آنے کی اجازت دو اور اس کو بھی .۔ کی ث رت دے دو دروازہ کھول کر دیکھا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔''

پھرا۔ اور شخص نے اجازت مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی د۔ خاموش رہے اور اس کے بعد فرما۔:

''اس کو آنے کی اجازت دو اور اس کو .۔ کی ث رت دو اس مصیبت پ جو اس کو پہنچے گی دیکھا تو حضرت عثمان بن عفان تھے۔''

2403 3695

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرما۔:

ابھی اس راستے سے ایک شخص آئے گا وہ جنتی ہے تو حضرت عثمان بن عفان آئے۔

732

پیکر حیا عثمان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری امت میں ان پر سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکر ہیں۔ اللہ کے حکم کی تعمیل میں سے زیادہ سخت عمر، سے زیادہ حیا عثمان بن عفان، حلال وحرام کا سے زیادہ علم رکھنے والے معاذ بن جبل، سے زیادہ علم میراث جاننے والے زید بن ثابت اور سے زیادہ قرات جاننے والے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ پھر ہر امت کا امین ہوتا ہے۔ اس امت کے امین ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔''

154 3790

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں لیٹے ہوئے تھے، اس حال میں کہ آپ کی ران یا پنڈلیاں مبارک کھلی ہوئی تھیں (اسی دوران) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت مانگی تو آپ نے ان کو اجازت

فرمادی اور آپ اسی حا - میں ٹ . تیں کررہے تھے، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت مانگی تو آپ نے ان کو بھی اجازت فرمادی اور آپ اسی حا - میں . تیں کرتے رہے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور اپنے کپڑوں کو سیدھا کرلیا، روای محمد کہتے ہیں کہ میں نہیں کہتا کہ یہ ا یک دن کی . ت ہے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ا· ر داخل ہوئے اور . تیں کرتے رہے تو . وہ . حضرات نکل گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو آپ نے کچھ خیال نہیں کیا اور نہ کوئی پ واہ کی، پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو بھی آپ نے کچھ خیال نہیں کیا اور نہ ہی کوئی پ واہ کی، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو آپ سیدھے ہوکر بیٹھ گئے اور آپ نے اپنے کپڑووں کو در - کیا تو آپ نے فرمایا (اے عائشہ!):

''کیا میں اس آدمی سے حیاء نہ کروں کہ جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔''

6906 2401

حیا عثمان رضی اللہ عنہ کے مشہور ترین اخلاق میں سے ہے۔ حیا کی صفت کتنی بہترین اور شریں ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مزین فرمایا تھا، یہ آپ کے ا· ر خیرو - کا منبع اور شفقت ورحمت کا مصدر تھا۔ آپ . سے زیدہ حیادار تھے۔

ا یک دن حسن بصری رحمہ اللہ نے عثمان رضی اللہ عنہ اور ا حیاداری کا ت· کرہ کرتے ہوئے فرمایا:

''آپ گھر کے ا· ر ہوتے، دروازہ بند ہوتا پھر بھی اپنے کپڑے نہیں ا· رتے تھے کہ پنی ڈال لیں، اور آپ کی حیاداری کا یہ عالم تھا کہ اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتے تھے۔''

میں نے کبھی شرمگاہ کو نہیں چھوا

اللہ تعالیٰ عثمان رضی اللہ عنہ پر اپنی رحمتیں نچھاور فرمائے آپ نے اپنا تعارف ہمارے لیے آسان کر دیا ہے، آپ فرماتے:

''میں نے کبھی گیت نہیں گایا، نہ اس کی تمنا کی، اور جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہے اپنے داہنے ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو نہ چھوا، نہ جاہلیت میں اور نہ اسلام میں کبھی شراب نوش کی، اور جاہلیت و اسلام میں کبھی زنا کے قریب نہ گیا۔''

شہادت عثمان کی پیشین گوئی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ (ایک روز) احد پہاڑ پر چڑھے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عثمان بھی تھے۔ وہ (جوش مسرت سے) ہلنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے احد ٹھہر جا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ایک ٹھوکر لگائی اور فرمایا:

''تیرے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔''

4651 3699

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتنوں کا تذکرہ فرما رہے تھے کہ سامنے سے ایک آدمی گذرا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر ارشاد فرمایا

''اس موقع پ یہ ب پوش آدمی مظلوم ہونے کی حا - میں شہید ہو جائے گا
میں نے جا کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔''

5953

جو تین چیزوں سے بچ َ -

حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرما:

- -

''جو شخص تین چیزوں سے ت پ َ ، وہ ت پ َ (تین مرتبہ فرما) میری موت، دجال اور حق پ ش - قدم خلیفہ کے قتل سے۔''

16973

عثمان ہدا - پ رہیں گے

حضرت کعب بن عجرہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ا فتنہ کا ذکر کیا قر زمانے میں اسی وقت ا آدمی اپنے سر کو ڈھا ہوئے ' را۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما:

''یہ شخص اس دن ہدا - پ ہوگا، میں نے چھلا َ لگائی اور حضرت عثمان کو پکڑ لیا۔ پھر میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پ س آ ا اور عرض

کی یہ والے، آپ نے فرمایا ہاں۔''

111

ابوحبیبہ رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہوئے ان دنوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے وہاں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے گفتگو کرنے کی اجازت طلب کر رہے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دے دی چنانچہ وہ کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میرے بعد فتنوں اور اختلافات کا سامنا کرو گے کسی نے پوچھا:

''یا رسول اللہ ہمارا کون ذمہ دار ہوگا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے امیر اور اس کے ساتھیوں کی ہمراہی کو لازم پکڑو۔ یہ کہہ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا۔''

8541

سفیر رسول ﷺ

ہجرت کے چھٹے سال مکہ مہ کی طرف آپ ﷺ نے عمرہ کی سے ر۔ ۔ سفر۔ ھا۔ حدیبیہ کے مقام پ آپ نے پڑاؤ کیا اور مکہ کے حالات کی آگاہی کیلئے سید۔ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر بھیجا۔ کہ رؤسائے قریش سے گفتگو کر کے انہیں مسلمانوں کو عمرہ کرنے کی اجازت پ آمادہ کر سکیں۔ انکا خیال تھا شاید کہ آپ ﷺ۔ کیلئے لاؤ لشکر لے کر آئے ہیں۔ انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو قید کر کے افواہ اڑا دی کہ عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہو چکے ہیں۔ تو رسول

اللہ ﷺ نے اس موقعہ پ تمام صحابہ کرام سے بیعت لی کہ ہم عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا . لہ لیے بغیر واپس نہیں جا گے . نے مرمٹنے پ بیعت کر لی۔اس بیعت کو بیعت رضوان کہا جا ہے۔جسکا ذکرہ قرآن مجید میں بھی ہے۔

''یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے خوش ہو ۔ جبکہ وہ در ۔ تلے تجھ سے بیعت کر رہے تھے ۔ا دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کر لیا اور ان پ اطمینان ۔ زل فرما یا اور انہیں قر ۔ کی فتح عنا ۔ فرمائی''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ شعر اس سلسلہ میں معروف ہے۔

''ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد (ﷺ) سے جہاد پ بیعت کی ہے ہمیشہ کیلئے، . ہمارے جسم میں جان ہے۔''

آنحضرت ﷺ نے اسکے جواب میں یوں فرما ۔:

''اے اللہ! ز ۔ گی تو بس آ ۔ ت ہی کی ز ۔ گی ہے پس تو (آ ۔ ت میں) ا راور مہا . ین کا اکرام فرما ۔''

عثمان رضی اللہ عنہ تو جہنم سے دور ہیں

سید ۔ علی رضی اللہ عنہ نے خطبے کے دوران میں یہ آ ۔ ت پڑھی:

''بیشک وہ لوگ جن کے مقدر میں ہماری طرف سے بھلائی ہے وہ جہنم سے دور رکھے جا گے۔''

(پھر) سید. علی رضی اللہ عنہ نے فرما یا:

''عثمان (رضی اللہ عنہ) انھی میں سے ہیں۔''

وہ دوسروں کو تکلیف نہیں دیتے تھے

چنانچہ عبداللہ رومی سے روا یت ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ رات کو. تہجد کیلئے اٹھتے تو وضو کا پانی خود لے تے تھے، آپ سے عرض کیا گیا: آپ کیوں زحمت اٹھاتے ہیں خادم کو کہہ دیا کریں کافی ہے۔ فرما یا: نہیں رات ا ہے اس میں آرام کرتے ہیں۔

سخاوت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں: کہ. عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا جا چکا تھا تو انہوں نے اوپ سے لوگوں پ جھانکا اور فرما یا کہ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، اور میں اللہ کا واسطہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کر دیتا ہوں کیا تم جا ہو کہ اللہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا تھا:

''جو شخص بئر رومہ. می کنواں ے گا (جو کہ یہودی کی ملکیت تھا) تو اس کے لیے . ہوگی۔''

پھر وہ کنواں میں نے ۔ ۔ ا تھا۔ کیا تم جا ہو کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرما یا تھا:

''جو شخص ۔ ۔ تبوک کا لشکر (مال دے کر) تیار کرے گا، تو اسے ۔ ۔ ۔ ملے گی۔'' پھر وہ لشکر بھی میں نے تیار کیا تھا۔

روای کہتا ہے: کہ لوگوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کی ۔ توں کی تصدیق کی۔

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''غزوہ تبوک کی تیاری کے وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ا ۔ ہزار دینار اپنی آستین میں چھپا کر لائے اور نبی ﷺ کی جھولی میں بکھیر دیئے۔''

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا

''آپ ﷺ نے دیناروں کو اپنی جھولی میں الٹاتے پلٹاتے ہوئے دو مرتبہ فرما یا کہ آج کے بعد عثمان کو کوئی عمل نقصان نہ دے گا۔''

ا یہ روا یت میں ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک میں لشکر اسلام کیلئے نو سو چالیس (۹۴۰) اونٹ اور ساٹھ گھوڑے فراہم کیے، ا ۔ ہزار کی گنتی کی اور رسول اللہ ﷺ کی ۔ مت میں حاضر ہو کر دس ہزار دینار (تقریباً ساڑھے پانچ کلو سونے کے سکے) نبی کریم ﷺ کی آغوش میں بکھیر دیے۔ رسول اللہ ﷺ انہیں ا ٹ جاتے تھے

اورفرماتے جاتے تھے:

''آج کے بعدعثمان جوبھی کریں انہیں ضرر نہ ہوگا۔''

اس غزوہ میں ا ق کرنے میں عثمان رضی اللہ عنہ . سے آگے رہے۔

سید. انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا اظہار محبت

سید. انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''کہ بعض لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں مومن ۔ مسلم کے دل میں علی اور عثمان دونوں کی محبت اکٹھی نہیں ہوسکتی، سن لو کہ ان دونوں کی محبت میرے دل میں اکٹھی ہیں۔''

تو وہ عثمان رضی اللہ عنہ تھے

ابواشعث سے رو۔ ۔ ہے: معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور امارت میں ایلیاء (۔ ۔ المقدس) میں خطباء جمع ہوئے اور لوگوں سے خطاب کیا، . سے آ ٔ میں مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: میں نے اَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ا حد۔ ث نہ سنی ہوتی تو میں خطاب نہ کرتا، میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ا فتنے کا ذکر فرمایا، اور اسے قر۔ کر کے پیش کیا، اتنے میں ا شخص اپنا سر چھپائے ہوئے ادھر سے ٓ را، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یہ شخص اور اسکے ساتھی اس وقت حق و ہدا۔ ۔ پ قائم ہوں گے۔''

میں نے عرض کیا، کیا یہی ۔ رسول اللہ؟ میں نے انکا چہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف کرد۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی۔ تو وہ عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

آ ٔ ی خطاب

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دور خلافت میں اہل فتنہ کے ڈر سے گھر میں محبوس تھے کہ ا یـ دن چھت پ پڑھے اور فرما یـ میں تم لوگوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم لوگوں کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما یـ:

''کسی مسلمان کا خون تین . موں کے علاوہ بہا· حرام ہے اول یہ کہ شادی شدہ ز· کرے دوسرا یہ کہ کوئی اسلام لانے کے بعد مر ّ ہو جائے اور تیسرا یہ کہ کوئی شخص کسی کو· حق قتل کرے اللہ کی قسم میں نے نہ کبھی زمانہ جاہلیت میں ز· کیا اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد پھر جس دن سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پ بیعت کی ہے اس کے بعد مر ّ نہیں ہوا اور نہ ہی میں نے کسی ایسے شخص کو قتل کیا ہے جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کیا پس تم لوگ مجھے کس . م میں قتل کرتے ہو۔''

2158 4502

حضرت ابن عباس کا بیان

حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ اَ تمام لوگ عثمان کے قتل میں شری ہوتے

''تو ان پ اس طرح پتھر. ستے جیسے نوح کی قوم پ . سے تھے۔''

746 1/461

علی وعثمان کا . ہمی تعلق

ام عمر: - حسان کہتی ہیں کہ مجھے میرے . پ نے بتا یہ کہ وہ کوفہ کی جامع مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت علی : پ خطبہ دے رہے تھے اور بلند آواز سے یہ . ت ارشاد فرما رہے تھے:

''اے لوگو، اے لوگو، اے لوگو! تم حضرت عثمان کے . رے میں بہت . تیں کرتے ہو میری اور عثمان کی مثال اس طرح ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرما یہ ہے:

47

729 1453

اعتراضات کا جواب

ابو حمزہ عثمان بن موہب سے روا - کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ا شخص (- بن بشر) .- اللہ کا حج کرنے آ تو کچھ اور لوگوں کو وہاں بیٹھے ہوئے دیکھا تو پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دی - یہ قریش ہیں۔ اس نے پوچھا: ان میں . رگ کون ہے؟ کہا - ابن عمر ہیں چنانچہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قر . آ اور کہا میں آپ سے

کچھ پوچھنا چاہتا ہوں

''کیا آپ کو علم ہے کہ عثمان بن عفان احد کے دن بھاگ نکلے تھے؟''
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہاں! پھر اس نے کہا کیا تم جا ہو:

عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ. َ . رسے غیر حاضر تھے؟
آپ نے کہا ہاں! پھر اس نے کہا کیا تم کو معلوم ہے؟

عثمان بیعت رضوان سے بھی محروم رہے تھے؟ آپ نے کہا ہاں!
اس وقت سائل نے اللہ اکبر کہا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرما یآؤ میں تم کو ان سوالات کی حقیقت بتاؤں احد کے دن بھاگنے والوں کے قصور کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دی، (جیسا کہ مندرجہ. لا آ یت سے ظاہر ہوا). َ . رسے غیر حاضر ہونے کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صا ادی حضرت رقیہ بیمار تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرما یا:

''تم ان کی دیکھ بھال کرو۔ لیکن ثواب تم کو بھی اتنا ہی ملے گا جتنا شر یہ ہونے والے کو اور مال غنیمت سے بھی حصہ پ ؤ گے۔''
بیعت رضوان میں شر یہ نہ ہونے کی وجہ یہ ہوئی کہا َ کوئی مکہ والوں پ ان سے گہرا اث ر ت ہوت تو آپ اسے بھیج دیتے لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کو مکہ والوں کے پ س سمجھانے کے لئے بھیجا اور پھر ان کی غیر موجودگی میں بیعت واقع ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دا یں ہاتھ اپنے. ہاتھ پ رکھ کر فرما یا:

''یہ عثمان کا ہاتھ ہے۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعرابی سے فرمایا: اے اعرابی! یہ تیں یہ درکھ اور انہیں اپنے ساتھ لے کر واپس جا۔

3698

وہ قرآن کی آیت یہ ہے:

155

قبر کی فکر

عبداللہ بن بجیر حضرت عثمان کے آزاد کردہ غلام ہانی سے کرتے ہیں کہ حضرت عثمان کسی قبر پہ کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ آپ کی داڑھی مبارک تر ہو جاتی ان سے کہا گیا: آپ جنت و دوزخ کے ذکر پہ اتنا نہیں روتے جتنا قبر کو دیکھ کر روتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے حضرت عثمان نے فرمایا اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے اگر کسی نے اس سے نجات پالی تو بعد کے مرحلے اس کے لئے آسان ہیں لیکن اگر کسی شخص کو اس سے نجات نہ ملی تو بعد کے مرحلے اس سے بھی زیادہ سخت ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے قبر کے منظر سے زیادہ گھبراہٹ میں مبتلا

کرنے والا منظر نہیں دیکھا۔''

4267 2308

اَ دل صاف ہوجا

حضرت حسن کہتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین حضرت عثمان نے فرمایا:

''اَ ہمارے دل پ ک ہوجا تو کبھی رب کے کلام سے سیر نہ ہوں۔''

مزید فرماتے ہیں کہ میں اس ب ت کو نہ پسند کرتا ہوں کہ کوئی دن َ رے اور میں نے مصحف سے دیکھ کر تلاوت نہ کروں۔

775 2030

خلافت کی ث رت ب ن ت

سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

'' ت کی خلافت تیس سال رہے گی پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہیں گے اسے ملک ۔ فرمایا کہ اس کا ملک اسے کریں گے سعید کہتے ہیں کہ سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ تم شمار کرلو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت دو سال حضرت عمر کی دس سال اور حضرت عثمان کی ۔ رہ سال اور اسی طرح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ساڑھے پ نچ ۔ س اور چھ ماہ حضرت حسن کی کل کرتیس سال ہوئے۔''

لوگوں کی خبر گیری

اس قدر وسیع سلطنت ہونے کے . وجود کوئی فخر وتکبر نہیں کرتے تھے۔ رعایا کے امور کا خیال ر ۔ ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرتے، نومولود بچوں کے وظیفے جاری کرتے اور اس دور میں کوئی ایسا شخص بطور مثال بھی پیش نہیں کیا جا سکتا جو ضرورت مند ہو اور اس کی ضرورت .۔ المال سے پوری کرنے کا حکم نہ دیا ہو۔

امام احمد بن . لکھتے ہیں کہ موسیٰ ابن طلحہ کا بیان ہے کہ میں نے عثمان ابن عفان کو دیکھا کہ وہ . تشریف فرما ہیں اور لوگوں سیان کے سامان واشیاء کے بھاؤ پوچھ رہے ہیں۔

812

فتوحات:

آپ کے . رہ سالہ دور خلافت کے دور میں تقریبا . لاکھ مربع میل اسلامی سلطنت میں شامل ہوئے۔ اور بڑے بڑے علاقے فتح ہوئے جن میں سے چند مشہور قابل ذکر ہیں اسکندریہ، لیبیا، تیونس، مراکش، . یہ قبرص، اسان، سجستان، طبرستان، کابل، آذر . ئجان اور آرمینیہ وغیرہ۔

شہادت

ایم تشریق کے درمیانے دن یعنی ۱۲ ذوالحجہ کو ایک آدمی آپ کے پس آیا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ تیرے اور میرے درمیان اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے آپ اس وقت قرآن کی تلاوت فرما رہے تھے تو وہ آدمی گیا، پھر ایک اور آدمی آیا آپ نے اسے بھی فرمایا: کہ تیرے اور میرے درمیان اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے اور قرآن مجید کا نسخہ آپ کے سامنے تھا اس نے آپ پر تلوار کا وار کیا تو آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے روکا، تلوار نے ہاتھ کاٹ دیا پھر کنانہ بن

بشر التجیبی نے آپ کو تیر پھل مارا جس سے آپ کا خون ((
)) آ۔ ۔ ۔ پ بہنے لگا پھر آپ شہید کر دیئے گئے۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے قرآنی اوصاف

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''بیشک ابراہیم (لوگوں کے) امام (اور) اللہ کے فرمانبردار تھے جو ایک طرف کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ اس کی نعمتوں کے شکر گزار تھے اللہ نے ان کو برگزیدہ کیا تھا اور (اپنی) سیدھی راہ پر لگایا تھا۔''

تمہیدی کلمات:

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا قرآن مجید کے مختلف مقامات پر ذکر مختلف سورتوں میں ۶۹ مرتبہ آیا ہے جن میں ۱۵ مقامات صرف سورۃ بقرہ میں ہیں۔ آج کے خطبہ میں ہم ابراہیم علیہ السلام کے قرآنی اوصاف کا ذکر کریں گے۔

صدیق نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور ذکر کرو کتاب (قرآن مجید میں) ابراہیم کا یقیناً وہ صدیق (سچے) نبی تھے۔''

صدیق کے کئی ا۔ معانی ہیں:

ا۔ اہیم علیہ السلام بھی سچے نبی تھے ان کی ز۔ ن سے کبھی جھوٹ صادر نہیں ہوا تھا اور رہی وہ حد۔ ث جس میں ا۔ اہیم کے کذب ثلاثہ کا ذکر ہے حقیقت میں وہ توریہ تھا۔

سید۔ ابو ہر۔ یہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرما۔:

''سید۔ ا۔ اہیم علیہ السلام نے تین مواقع کے سوا کبھی جھوٹ نہیں کہا' ان میں سے دو اللہ کے لیے تھے (ایسے جھوٹ جن سے اللہ کی توحید کی حقا ۔ ث۔ کر۔ مقصود تھا)؛ ا۔ آپ کا یہ فرما۔ کہ ''میں بیمار ہوں۔'' دوسرا یہ کہ ''یہ کام ان کے بڑے (۔ ۔) نے کیا ہے۔'' اور تیسرا واقعہ کچھ یوں ہے کہ سید۔ ا۔ اہیم علیہ السلام اور سیدہ سارہ علیہا السلام سفر میں تھے کہ ا۔ ۔ کردار۔ دشاہ کے شہر میں سے گ۔ رہوا۔ جس کو کسی نے۔ خبر کر دی کہ ا۔ ایسا شخص آ۔ ہے جس کے ساتھ ا۔ انتہائی حسین خاتون ہے۔ ۔ دشاہ نے سید۔ ا۔ اہیم علیہ السلام کو بلا بھیجا اور پوچھا: یہ عورت کون ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرما۔: ''میری بہن ہے۔'' پھر آپ علیہ السلام نے سارہ سے کہا کہ روئے زمین پ میرے اور تیرے سوا کوئی مومن نہیں' اس کے پوچھنے پ میں نے اسے بتا۔ ہے کہ تو میری بہن ہے' لہٰذا میری۔ ت جھٹلا نہ دینا۔''

پھر۔ دشاہ نے سیدہ سارہ کو اپنے پ س بلا۔'۔ ۔ وہ اس کے پ س گئیں اور اس نے

انہیں چھوڑ چاہا تو وہ جکڑ دیتے۔ اس نے کہا' میرے لیے دعا کیجیے میں آپ کو تنگ نہیں کروں گا۔ انہوں نے دعا کی تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ اس نے پھر چھوڑ چاہا تو پھر جکڑ دیتے۔ اس نے پھر کہا کہ میرے لیے دعا کیجیے میں آپ کو تکلیف نہیں پہنچاؤں گا۔ انہوں نے دعا کی تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ اس نے اپنے دربان کو بلا کر کہا' تم میرے پاس کسی انسان کو نہیں بلکہ کسی جن کو لے آئے ہو۔ پھر اس نے انہیں چھوڑ دیا اور ہاجرہ مت کے لیے ساتھ ہاجرہ علیہا السلام بھی کر دیں۔ وہ واپس گھر آئے تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام زاد اکر رہے تھے' آپ نے اشارے سے حالات دریافت کیے تو انہوں نے جواب دیا' اللہ تعالیٰ نے کافر کی سازش ناکام بنا دی اور ہاجرہ مت کے لیے ہاجرہ دے دی۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اے پانی کیزہ آسمان والو! (اہل عرب!) یہ (عظیم ہستی) تمہاری والدہ محترمہ ہیں۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت میں کچھ یوں بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے تین مواقع کے سوا کبھی جھوٹ نہیں بولا؛ ایک دفعہ انہیں بتوں کی طرف بلایا گیا تو انہوں نے فرمایا: ''میں بیمار ہوں۔'' دوسرا ''یہ کام ان کے اس بڑے (بت) نے کیا ہے۔'' اور سیدہ سارہ علیہا السلام کے بارے میں فرمایا: ''یہ میری بہن ہے۔''

واقعہ کچھ یوں ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام ایک شہر (مصر) میں داخل ہوئے جس کا حکمران ایک ظالم اور جابر بادشاہ تھا' اسے بتایا گیا کہ آج رات ابراہیم ایک انتہائی خوبصورت عورت کے ہمراہ شہر میں داخل ہوا ہے۔ بادشاہ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو بلا بھیجا اور پوچھا: تمہارے ساتھ عورت کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: ''میری بہن ہے۔'' اس نے کہا: اسے بھیج دو۔ آپ علیہ السلام نے انہیں بھیج دیا اور فرمایا: ''میری بات کی تکذیب نہ کرنا میں

نے اسے بتایا ہے کہ تم میری بہن ہو' حقیقت یہ ہے کہ زمین پر ہم دونوں کے سوا کوئی مومن موجود نہیں۔''

سیدہ سارہ علیہا السلام جب بادشاہ کے پاس پہنچیں تو وہ آپ کی طرف بڑھا' آپ نے وضو کیا' نماز پڑھی اور دعا کی کہ ''اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور اپنے شوہر کے سوا ہر ایک سے اپنے جسم کی حفاظت کی ہے۔ اب تو اس کافر کو مجھ پر مسلط نہ ہونے دینا۔'' بادشاہ کی سانس بند اب ہوگئی اور وہ زمین پر پاؤں مارنے لگا۔

سید ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ سارہ علیہا السلام نے فرمایا: ''اللہ! اگر یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے' اس نے اسے قتل کر دیا ہے۔'' تو وہ ٹھیک ہو گیا اور دوبارہ سے آپ کی طرف بڑھا۔ آپ نے پھر وضو کیا' نماز پڑھی اور پہلے والی دعا کی۔ اس پر پھر اس کی سانس بند اب ہوگئی اور وہ زمین پر پاؤں مارنے لگا۔ سیدہ سارہ علیہا السلام نے فرمایا: ''اللہ! اگر یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے کہ اس نے اسے قتل کر دیا ہے۔'' تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ تیسری یا چوتھی بار اس نے دربان سے کہا: تم نے میرے پاس کوئی شیطان (جن) بھیج دیا ہے' اسے واپس ابراہیم کے پاس لے جاؤ۔ اور اسے ہاجرہ بھی دے دو۔

سیدہ سارہ علیہا السلام واپس آ گئیں اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے کہا: ''اللہ نے کافروں کی تدبیر کو ناکام بنا دیا اور لونڈی خدمت کے لیے ایک لڑکی دے دی ہے۔''

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا سیدہ سارہ علیہا السلام کو ''وہ میری بہن ہے۔'' کہنے سے مراد دینی بہن تھا۔ اور آپ علیہ السلام کا یہ کہنا کہ ''روئے زمین پر میرے اور تیرے سوا کوئی مومن موجود نہیں۔'' اس سے لازماً مراد یہی ہے کہ کوئی مومن میاں بیوی موجود نہیں' کیونکہ ان کے ساتھ سیدنا لوط علیہ السلام بھی تھے جو نبی تھے۔

خلیل نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل بنایا۔''

خلت محبت کا آخری درجہ ہے۔ جو محبت کے درجات میں سے اونچا درجہ ہے
محبت کے چند درجات جنہیں شرح عقدہ طحاویہ کے مؤلف نے ذکر کیا ہے:

۱: **علاقة۔** وہ محبت کہ جس میں دل محبوب کے ساتھ ہی اٹکا رہے۔

۲: **ارادة۔** وہ محبت کہ جس میں دل محبوب کی طرف مائل ہو اور اس میں محبوب کا طلب گار بھی ہو۔

۳: **صبابة۔** دل کا محبوب کی طرف اس طرح متوجہ ہونا کہ محبّ دل کو پھیرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو۔

٤: **عزام۔** وہ محبت جو دل کے ساتھ لازم ہو اسی سے لفظ عزیم (چٹی) ہے یعنی جس سے چٹی کا بھرنا ضروری اور لازم ہوتا ہے اسی طرح یہ محبت بھی اس بندے کے ساتھ ہر وقت لازم رہتی ہے۔

٥: **مودّة۔** محبّ کا محبوب کی محبت میں خالص ہونا۔

٦: **شغف۔** کہ محبوب کی محبت کا دل کے پردوں تک پہنچ جانا۔

۷: **عشق۔** وہ حد سے بڑھی ہوئی محبت جس کی وجہ سے محبّ کی جان خطرے میں ہو۔

نوٹ: عشق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی صفت بیان نہیں کی جاسکتی یعنی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اللہ تعالیٰ عشق کرتا ہے۔ کہ میں اللہ سے عشق کرتا ہوں محبت کے درجات میں سے اونچا درجہ محبت کا وہ عشق ہے جس کی وجہ سے بہت سی بیماریاں لاحق ہوتیں ہیں کیونکہ یہ ذات خدا یہ

بیماری ہے۔آج ہمارے معاشرے میں ا یہ اہم غلطی کی جاتی ہے لیکن بولنے والا اس کو غلطی تصور نہیں کرتا وہ یہ ہے کہ پیار کا اظہار کرتے ہوئے محبت کی جگہ عشق کا لفظ بولنا جس طرح غا ب نے کہا:

بلبل کے کارو بار پہ خندہ ہائے گل
کہتے ہیں جس کو عشق خلل ہے دماغ کا (غا ب)

۸: تَیُم ۔بمعنی "التعبّد"

۹: تعبّد ۔آٹھ اور نو نمبر قسم گویا کہ ایک ہی قسم ہیں یعنی محبّ محبوب کی محبت میں اتنا ہو جائے کہ وہ اسکی عبادت شروع کر دے۔

۱۰: خُلّة۔ ایسی محبت جو محبّ کے روح اور قلب میں داخل ہو جائے محبت کے درجات میں سے بہترین درجہ خلت (خلیل) کا ہے کیونکہ یہ خلت اللہ تعالی نے اپنے پیغمبروں کے ساتھ کی جس طرح نبی ﷺ نے فرمایا:

''بے شک اللہ نے مجھے اپنا خلیل بنا لیا ہے جس طرح اللہ تعالی نے ابراہیم کو اپنا خلیل بنایا تھا''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اگر اپنی اُمت کے کسی فرد کو اپنا خلیل بنا سکتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن وہ میرے دینی بھائی اور میرے دوست ہے''

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل کیوں بنایا.....؟ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے مجھے تین اشیاء کی وجہ سے اپنا خلیل بنایا ہے۔

''اللہ کے معاملے کو کسی غیر پر ترجیح نہیں دیتا''

''میں ان کی کفالت کا خیال رکھتا ہوں جن کا اللہ نے مجھے کفیل بنایا ہے''

''میں نے کوئی کھانا خواہ صبح کا ہو یا شام کا بغیر مہمان کے نہیں کھایا''

نیز صحیح بخاری میں ہے' آپ ﷺ نے فرمایا:
''بلاشبہ تم ننگے جسم، ننگے پاؤں اور بغیر ختنہ کے قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے جیسا کہ پہلی مرتبہ تمھاری پیدائش ہوئی تھی۔''
اور پھر فرمایا:

''یقیناً سب سے پہلے ابراہیم کو قیامت کے دن لباس پہنایا جائے گا۔''

فرمانبردار نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''بے شک ابراہیم علیہ السلام ایک امت تھے اللہ کے فرمانبردار۔''

ابراہیم علیہ السلام نے فرمانبرداری کی انتہا کر دی آغاز عمر سے لے کر ۱۷۵ سال کی عمر تک ہر اللہ کے حکم کو مانا خواہ ہجرت کرنی پڑی، بیوی بچوں سے جدائی کی بات ہوئی، بیٹے کی

قربانی کا حکم یعنی تعمیر۔ اللہ، اللہ کے ہر حکم کے سامنے سر جھکا کر اللہ کے سے بڑھ کر فرمانبردار بن گئے۔

شاکر نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام

ارشاد ربانی تعالیٰ ہے:

''بیشک ابراہیم (لوگوں کے) امام (اور) اللہ کے فرمانبردار تھے جو ایک طرف کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ اس کی نعمتوں کے شکر گزار تھے اللہ نے ان کو چن لیا تھا اور (اپنی) سیدھی راہ پر لگا لیا تھا۔''

ابراہیم علیہ السلام کو زندگی کے کسی بھی موڑ پر دیکھو تو وہ اللہ کا شکر کرتے ہی آتے ہیں آیئے قرآن پڑھتے ہیں، ارشاد ہوتا ہے:

''اے اللہ! میں نے اپنی اولاد میدانِ (مکہ) میں جہاں کھیتی نہیں تیرے عزت (وادب) والے گھر کے پاس لا بسائی ہے، اے اللہ! تاکہ یہ نماز پڑھیں، تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ ان کی طرف جھکے رہیں اور ان کو میووں سے روزی دے تاکہ (تیرا) شکر کریں۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اللہ شکر کرنے والے کو پسند کرتا ہے بلکہ یہی اللہ کی بھی

پسند ہے۔ارشاد ہوتا ہے:

''اور اَ شکر و کرو تو وہ (اللہ) اس کو تمھارے لیے پسند کرتا ہے۔''

شکر َ ٗ اری انبیاء کی صفت ہے' سلیمان علیہ السلام کی حکایت قرآن میں ہوئی ہے، اللہ نے ان پر نعمتوں کی بارش کی تو فرمایا:

يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ

''یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں یا شکری کرتا ہوں اور جو شکر کی روش اختیار کرے پس وہ اپنے لیے ہی شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے، پس بے شک میرا رب بے پروا اور بزرگ ہے۔''

اور اللہ نے اپنے بندے موسیٰ کو حکم دیا کہ توراۃ اور اس سے ہم کلامی ہونے والی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرے، اور فرمایا:

''کہا: اے موسیٰ! بے شک میں نے تجھے اپنی رسالت اور ہم کلامی کے ذریعے دوسرے لوگوں سے چن لیا، پس لے لو جو میں نے تمھیں دیا اور شکر گزاروں میں سے ہو جاؤ۔''

سیدنا سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''نبی اللہ نوح علیہ السلام جب کوئی لباس پہنتے یا کھانا کھاتے یا کچھ بھی کھاتے پیتے تو کہتے

تو آپ کو (شکر ار بندہ) کا لقب ۔''

تمام بنونوع ا ن کے سردار جناب محمد ﷺ راتوں کو قیام اللیل اتنا طویل کرتے تھے کہ آپ ﷺ کے قدم مبارک سوج جاتے تھے، تو آپ سے کہا ۔: آپ یہ کام کرتے ہیں، حالا آپ کے تو اگلے پچھلے تمام ہ معاف کر دیے گئے ہیں؟
تو آپ ﷺ نے فرما:

''کیا میں ا کا شکر ار بندہ نہ بنوں۔''

سو اللہ تعالیٰ نے شکر کو ا مات کی زیدتی کا ذریعہ بنا ہے، اور شکری کو عذاب کا، یہ اللہ کی طرف سے سچا وعدہ ہے جو پورا ہو کر رہے گا۔
فرمان او ی ہے:

''ا تم شکر اری کی روش اختیار کرو گے، ۔ میں اپنے فضل سے زیدہ دوں گا اور ا تم شکری تو بے شک میرا عذاب بہت سخت ہے۔''
اللہ تعالیٰ شکری کا ۔ لہ د میں بھی دے سکتا ہے اور آ ت میں بھی، جیسے اللہ کی مشیت ہو، یہ نہیں ہو سکتا کہ شکری کا ۔ لہ نہ ملے، کتنی ایسی بستیاں تھیں جو کہ نعمتوں سے بھری پڑی تھیں، ۔ ان بستیوں والوں نے اللہ کی نعمتوں کی شکری کی تو اللہ نے ان سے نعمتیں اٹھا لیں، فرما:

''اللہ تعالیٰ ایسی بستی کی مثال بیان فرما تا ہے، جو پورے امن واطمینان سے تھی، اس کی روزی اس کے پ س. فرا ن ت ہر جگہ سے چلی آ رہی تھی، اس نے اللہ کی نعمتوں کا کفر کیا، تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھوک اور ڈر کا مزہ چکھا یا جو. لہ تھا ان کے کرتوتوں کا۔''

دوسری جگہ فرما یا:

''قوم سبا کے لیے اپنی بستیوں میں (قدرت الٰہی) کی نی تھی، ان کے دا . دو. غ تھے، ہم نے ان کو حکم دی تھا کہ اپنے رب کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو، یہ عمدہ شہر اور بخشنے والا رب ہے، لیکن انھوں نے رو َ دانی کی، تو ہم نے ان پ زور کے سیلاب کا پ نی بھیج دی، اور ہم نے ان کے بھرے بھرے. غوں کے . لے دو ایسے . غ دیے جو. مزہ میووں والے تھے، (بکثرت) کچھ بیری کے درختوں والے تھے، ہم نے ان کی · شکری کا یہ . لہ انہیں دی، ہم ایسی سخت سزا. ٹ ے. ٹ ے · شکروں کو دیتے

ہیں۔''

صاف دل والے نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام

ارشاد ربانی تعالیٰ ہے:

''اور انہی کے پیروؤں میں ابراہیم تھے۔ ۔ ۔ وہ اپنے پروردگار کے پاس (عیب سے) پاک دل لے کر آئے۔''

اللہ کے پیاروں کا دل قلب سلیم ہوتا ہے اور اللہ کے دشمن اور نافرمانوں کا دل (کافر) کہ ان کے دلوں میں بیماری ہوتی ہے۔ اگر ان کا دل درست ہو تو سارا بدن درست رہتا ہے اگر اس کے برعکس ہو تو سارا جسم بیمار لگتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جسم کے اندر ایک ٹکڑا ہے اگر وہ درست ہو تو سارا بدن درست ہوتا ہے اور اگر وہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے خبردار وہ ٹکڑا دل ہے۔''

روز قیامت اگر کسی کو فائدہ ہو سکتا ہے تو وہ بیمار دل کا نہیں بلکہ صاف شفاف قلب سلیم کا ہو سکتا ہے ارشاد ہوتا ہے:

''جس دن نہ مال ہی کچھ فائدہ دے سکے گا اور نہ بیٹے۔ ہاں جو شخص اللہ کے پاس پاک دل لے کر آیا (وہ بچ جائے گا)۔'' (الشعراء:۸۸،۸۹)

نبی کریم ﷺ نے بھی فرمایا ہے:

''کسی بندے کا ایمان سیدھا (صحیح) نہیں ہوسکتا۔ ۔ ۔ اس کا دل سیدھا (مستقیم) نہ ہو اور آدمی کا دل مستقیم نہیں ہوسکتا حتی کہ آدمی کی زبان سیدھی ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے لیے زمین میں۔ تن میں اور تمھارے رب کے۔ تن اس کے نیک بندوں کے دل ہیں اور ان میں سے اسے ۔ سے زیدہ محبوب دل وہ ہیں جو ۔ سے زیدہ نرم اور ۔ سے زیدہ رقت والے ہیں۔''

آیئے! اپنے دلوں کو کھوٹ ہوں کی گندگی سے پاک صاف کریں، کیونکہ اللہ کو وہی دل پسند ہے جو ہر طرح کے کھوٹ سے پاک ہو۔

عبداللہ بن عمرو بن عاص بیان کرتے ہیں کہ کسی نے آپ ﷺ سے دریافت کیا لوگوں میں سے افضل کون ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو مخموم القلب اور صدوق اللسان ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: زبان سچ والا تو سمجھ آتا ہے مخموم القلب کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''یہ وہ ہے جس کے دل میں اللہ کا خوف ہو جس کا دل صاف ہو اس میں نہ کھوٹ

ہواور ظلم اور نہ خیا۔ ہواور نہ حسد۔''

حلیم نبی سید۔ا۔ اہیم علیہ السلام

ارشاد۔ری تعالیٰ ہے:

''بے شک ا۔ اہیم یقیناً بہت زیدہ آہ آہ کرنے والے۔ د۔ د تھے۔''

''بے شک ا۔ اہیم یقیناً۔ د۔ د بہت زیدہ آہ آہ کرنے والے (رب کی طرف)رجوع کرنے والے تھے۔''

۔ د۔ر،تحمل اللہ کی خاص نعمتوں میں سے ا۔ نعمت ہے خوش قسمت ہے جسے اللہ یہ پیغمبرانہ صفت فرمادے نبی کریم ﷺ نے وفد عبدالقیس کے سردار اشج کو کہا تھا:

''بلاشبہ تم میں دو خوبیاں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ د۔ ری (حلم) اور ٹھہر کر سوچ سمجھ کر کام کرنا۔''

موحد نبی سید۔ا۔ اہیم علیہ السلام

ارشاد۔ری تعالیٰ ہے:

''پھر ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی کہ دینِ ا۔ اہیم کی پیروی اختیار کرو جو ا۔ طرف کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔''

اورفرمایا:

''کہہ دیجیے اللہ نے سچ فرمایا پس تم ا. اہیم کے دین کی پیروی کروی جو یکسو تھے اور وہ مشرکین میں سے نہ تھے۔''

مزید ارشاد فرمایا:

''میں نے . سے یکسو ہو کر اپنے آپ کو اُسی ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔''

ا. اہیم کا. ر. رو اپنے والد اور قوم کو دعوت دینا اور بتوں کو توڑ· توحید ہی کی دعوت کا نتیجہ تھی یعنی ا. اہیم علیہ السلام اللہ کے موحد بندے تھے۔

اللہ کی طرف رجوع کرنے والے نبی سید· ا. اہیم علیہ السلام

ارشاد. ری تعالیٰ ہے:

''بے شک ا. اہیم یقیناً. د. د بہت زیادہ آہ آہ کرنے والے (رب کی طرف) رجوع کرنے والے تھے۔''

سید· ا. اہیم علیہ السلام نے ساری زن گی کے ہر پہلو میں . بھی کبھی مشکل آئی تو رب کے حضور سر جھکادیا اور اس میں اللہ سے راہنمائی طلب کی مثلاً

. نمرود سے حیات بعد الممات پر مناظرہ ہو چکا اور وہ لاجواب ہوَا تکبر و نخوت کی وجہ سے دعوت قبول نہ کی تو کہنے لگے:

''میں اپنے رب کی طرف جارہا ہوں اور وہی میری راہنمائی فرمائے گا۔''

. . آپ کو لوگوں نے آگ میں ڈالا تو کسی کی طرف رجوع نہیں کیا حتی کہ اللہ کے فرشتوں کی بھی راہنمائی قبول نہ کی بلکہ کہا:

''اے میرے اللہ! تو آسمان میں اکیلا معبود ہے اور میں زمین میں اکیلا عا . ، میرے سوا زمین میں تیرا کوئی عبادت َ ار نہیں ہے مجھے میرا اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہتر کارساز ہے۔''

اسی کے نتیجے میں اللہ رب العزت نے بلا واسطہ فرمایا تھا:

''اے آگ تو ا. اہیم پ ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جا۔''

علامہ اقبال اسی توکل ا. اہیم اور ا . - الی اللہ کو بیان کرتے ہوئے کہا تھا:

آج بھی ہو جو ا. اہیم کا ایمان پیدا
آگ کر سکتی ہے ا ا ز گلستان پیدا

ا. اہیم کی دعا

''پروردگار! مجھے صالح (اولاد) فرما۔''

''اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد اس بے کھیتی کی وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس بسائی ہے' اے پروردگار! یہ اس لیے کہ وہ نماز قائم کریں' پس تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں سے روزیاں فرما تا کہ یہ شکر گزاری کریں۔''

''اور جب ابراہیم (علیہ السلام) نے دعا کی کہ پروردگار! اس شہر کو امن والا بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی عبادت سے بچا۔ پروردگار! انہوں (بتوں)

نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا ہے، تو جو بھی میری اتباع کرے گا وہ میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے گا تو تو بخشنے والا مہربان ہے۔ ہمارے پروردگار! میں نے اپنی اولاد کو تیرے حرمت والے گھر کے پاس ایسی سرزمین میں لا بسایا ہے جہاں کھیتی نہیں، ہمارے پروردگار! یہ اس لیے کہ وہ نماز پڑھیں، تو تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف جھکا دے اور انہیں پھلوں سے رزق پہنچا تاکہ وہ تیرا شکر کریں۔ ہمارے پروردگار! ہم جو چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں تو جانتا ہے۔ اور اللہ پر تو زمین و آسمان میں کچھ بھی مخفی نہیں۔ تمام حمد و ثنا اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے بڑھاپے کے باوجود اسماعیل اور اسحاق عطا فرمائے۔ بلاشبہ میرا رب دعا کا سننے والا ہے۔ میرے پروردگار! مجھے نماز پڑھنے والا بنا اور میری اولاد میں سے بھی، پروردگار! میری دعا کو قبول فرما۔ پروردگار! مجھے، میرے والدین کو اور مومنوں کو جس دن حساب ہوگا بخش دینا۔''

اولوالعزم پیغمبر سیدنا ابراہیم علیہ السلام

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا شمار ان پانچ اولوالعزم پیغمبروں میں ہوتا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تمام انبیاء میں سے خاص طور پر نام سے ذکر فرمایا۔ ارشاد ہوتا ہے:

''اور جب ہم نے پیغمبروں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے اور عہد بھی ان سے پکا لیا۔''

اور فرمایا:

''اس نے تمہارے لئے دین کا وہی رستہ مقرر کیا جس (کے اختیار کرنے کا) نوح کو حکم دیا تھا اور جس کی (اے محمد ﷺ!) ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے اور جس کا ا. اہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا (وہ یہ) کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔''

ا یک دفعہ کسی نے آپ ﷺ کو ''اے تمام مخلوقات میں سے بہتر! تو آپ ﷺ نے کسر نفسی کرتے ہوئے فرمایا وہ تو ا. اہیم ہیں۔

جناب محمد ﷺ کے ساتھ سے افضل نبی جناب ا. اہیم ہیں یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ درود پڑھتے وقت اپنے بعد ا. اہیم علیہ السلام کا ہی ذکر کا حکم جاری فرمایا ہے۔

آزمائش پورے اترنے والے نبی سید ا. اہیم علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور ا. اہیم کے رب نے ان کی چند چیزوں میں آزمائش کی تو انھوں نے اس کو پورا کر دیا۔''

ا. اہیم پر بھی کوئی آزمائش آئی تو اللہ کے پیغمبر نے اس کو صابر و شاکر ہو کر پورا کیا جیسا کہ خود اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں:

''اور ا. اہیم کی (خبر نہیں پہنچی) جنھوں نے (حق ادا ۔ ورسا ۔) پورا کر دیا۔''

ا. اہیم کو دس چیزوں کے ساتھ آزمایا گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمان الٰہی۔

''اللہ تعالیٰ نے ا. اہیم علیہ السلام کو چند چیزوں کے ساتھ آزمایا'' (البقرۃ: ۱۲۴)

کے متعلق مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''طہارت کے سلسلے میں آزمایا تھا جن میں پانچ کا تعلق سر اور پانچ کا تعلق جسم سے ہے''

سر کی پانچ (سنتیں)

مونچھیں کاٹنا

کلی کرنا

ناک میں پانی ڈالنا

مسواک کرنا

سر میں مانگ نکالنا

جسم کی پانچ (سنتیں)

ختنہ کرنا

زیر ناف بال مونڈنا

بغلوں کے بال مونڈنا

''پنی کے ساتھ بول و. از کے ت دھو.''

انبیء کو عام لوگوں سے زیدہ آزمائشیں آیکرتی ہیں اور پھر اللہ ا. بھی اسی حساب سے عنایت فرماتا ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا: کہ لوگوں میں کون شخص زیدہ آزماش میں مبتلا ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''انبیء'' پھر وہ لوگ جو انبیء سے بہت زیدہ مشابہ ہوں پھر وہ لوگ جو ان سے بہت زیدہ مشابہ ہوں۔''

(پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) ا ن اپنے دین کے مطابق (مصیبت میں) مبتلا کیا جاتا ہے، چنانچہ اگر کوئی شخص اپنے دین میں سخت ہوتا ہے تو اس کی مصیبت بھی سخت ہوتی ہے اور اگر کوئی شخص اپنے دین میں نرم ہوتا ہے تو اس کی مصیبت بھی ہلکی ہوتی ہے، (لہٰذا اپنے دین میں سخت شخص اسی طرح ہمیشہ) مصیبت و بلاء میں گرفتار رہتا ہے جس کی وجہ سے اس کی مغفرت ہوتی ہے، یہاں تک کہ وہ زمین کے اوپر اس حال میں چلتا ہے کہ (اس کے نامہ اعمال میں کوئی گناہ نہیں ہوتا۔''

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

میں نبی ﷺ کی ۔ مت میں حاضر ہوا، ۔ ۔ کہ آپ کو بخار تھا۔ میں نے کہا، ۔ رسول اللہ! بلاشبہ آپ کو شد ۔ بخار ہو ۔ ہے۔ آپ نے فرما ۔، ہاں، مجھے اتنا بخار ہو ۔ ہے جتنا تمہارے دو آدمیوں کو۔ میں نے کہا، آپ کے لئے ا۔ بھی دو ۔ ہے؟ آپ نے فرما ۔، ہاں یہ ایسا ہی ہے۔ جو بھی مسلمان، اسے کوئی تکلیف پہنچے، کا ٹ لگے ۔ اس سے ۔ ڑی تکلیف آئے۔ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی ۔ ائیاں دور فرما دیتا ہے اور اس کے ۔ ہ اس سے اس طرح ۔ ۔ تے ہیں، جیسے (پ ۔ جھڑ کے موسم میں) در ۔ ۔ سے اس کے پتے ۔ ۔ تے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے ا۔ اہیم علیہ السلام کو کئی ا ۔ آزمائشوں سے ۔ ارا ا۔ اہیم علیہ السلام ہر آزمائش میں پورے ا ۔ ے مثلاً توحید کی دعوت دی وطن چھوڑ ۔ پڑ ۔، ۔ ڑھاپے میں ۔ ٹ د ۔ تو اسے ا ۔ بے آ ۔ د جگہ چھوڑ ۔ پڑ ۔، بچہ آنکھوں پ ۔ جچنے لگا تو ذبح کا حکم مل ۔ ۔ الغرض ا۔ اہیم علیہ السلام ہر آزمائش میں پورے ا ۔ ے تو اللہ تعالیٰ نے ا۔ اہیم علیہ السلام پ ۔ بہت سے ا ۔ امات عنا ۔ ۔ فرمائے۔

ا۔ سارے جہاں کی امامت

ارشاد ۔ ری تعالیٰ ہے:

''اور . اللہ نے چند. توں میں ا. اہیم کی آ زمائش کی تو وہ ان میں پورے ا ترے تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بناؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ (اے اللہ) میری اولاد میں سے بھی (پیشوا بنائیو تو اللہ تعالیٰ نے) فرما۔ کہ ہمارا اقرار ظالموں کے لئے نہیں ہوا کرتا۔''

۲۔ بلندی درجات فرمادیے

ارشاد. ری تعالیٰ ہے:

''اور یہ ہماری دلیل تھی جو ہم نے ا. اہیم کو اُن کی قوم کے مقابلے میں کی تھی۔ ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کرتے ہیں۔ بیشک تمہارا رب دا· اور خبردار ہے۔''

۳۔ امام اور صالح بنا۔

ارشاد. ری تعالیٰ ہے:

''اور ہم نے ا. اہیم کو اسحٰق کئے اور مستزاد. اں یعقوب اور . کو نیک بخت کیا۔ اور ان کو پیشوا بنا۔ کہ ہمارے حکم سے ہدا۔ کرتے تھے اور ان کو

نیک کام کرنے اور ز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا اور وہ ہماری عبادت کیا کرتے تھے۔''

۴۔ زمین وآسمان کی سیر کروائی

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

''اور ہم اسی طرح ا۔ اہیم کو آسمانوں اور زمین کے عجائبات دکھانے لگے۔ کہ وہ خوب یقین کرنے والوں میں ہو جا ۔''

۵۔ نیک اور ۔ ہ بندہ بنادیا

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

''اور ا۔ اہیم کے دین سے کون رُو دانی کر سکتا ہے سوائے اس کے جو نہا۔ ۔ دان ہو۔ ہم نے ان (ا۔ اہیم علیہ السلام) کو د میں بھی منتخب کیا تھا اور آ ت میں بھی وہ (زمرۂ) صلحاء میں ہوں گے۔''

۶۔ پچھلوں میں ذکر خیر چھوڑا

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

''اور پیچھے آنے والوں میں ا. اہیم کا (ذکرِ خیر. قی) چھوڑ دی۔ کہ ا. اہیم پ
سلام ہو۔ نیکوکاروں کو ہم ایسا ہی. لا دیا کرتے ہیں۔ وہ ہمارے مومن بندوں
میں سے تھے۔''

۷۔ فرمانبردار اور مخلص بنا

ارشاد. ری تعالیٰ ہے:

''بیشک ا. اہیم (لوگوں کے) امام (اور) اللہ کے فرمانبردار تھے جوا طرف
کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ اس کی نعمتوں کے شکر ار
تھے اللہ نے ان کو. ن ہ کیا تھا اور (اپنی) سیدھی راہ پ تھا۔ اور ہم نے
ان کو د میں بھی خوبی دی تھی اور وہ آ ت میں بھی نیک لوگوں میں ہوں
گے۔ پھر ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی کہ دینِ ا. اہیم کی پیروی اختیار کرو جو
ا طرف کے ہو رہے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔'' (النحل:
۱۲۰۔۱۲۳)

۹۔ مقام ا. اہیم پ زکا حکم

ارشاد. ری تعالیٰ ہے:

''اور . ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے جمع ہونے اور امن پانے کی جگہ مقرر کیا اور (حکم دیا کہ) جس مقام پر ابراہیم کھڑے ہوئے تھے اس کو نماز کی جگہ بنا لو اور ابراہیم اور اسماعیل کو کہا کہ طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے میرے گھر کو پاک صاف رکھا کرو۔''

۱۰۔ درود ابراہیمی کیا

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلام کیا کہ میرے نبی ﷺ کا ذکر ہوگا تو اکثر تیرا بھی ساتھ ہی ذکر ہوگا اور اس بندہ مومن کی نماز ہی اللہ قبول نہیں فرمائے گا جس میں وہ درود نہیں پڑھے گا بلکہ اللہ وہ دعا بھی قبول نہیں فرماتے جس سے پہلے درود نہ پڑھا جائے۔

سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، تو آپ سے بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا:

''اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ نے ہمیں آپ پر درود وسلام پڑھنے کا حکم دیا ہے، تو ہم آپ پر درود وسلام کیسے پڑھیں؟''

پس رسول اللہ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے آرزو کی کہ بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ آپ سوال ہی نہ کرتے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ پڑھا کرو۔

''اے اللہ محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت نازل فرمائی۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ۔ ۔ ۔ نازل فرما جیسے تو نے ابراھیم علیہ السلام کی آل پر ۔ ۔ ۔ نازل فرمائی بے شک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے اور سلام (اسی طرح پڑھنا ہے) جیسے تم جانتے ہو۔''

ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

''اے اللہ! صلوۃ بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر کہ جس طرح تو نے صلوٰۃ بھیجی ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔ یقیناً تو تعریف والا بزرگی والا ہے.....اے اللہ ۔ ۔ ۔ نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر کہ جس طرح تو نے ۔ ۔ ۔ نازل کی ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔ یقیناً تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔''

مہمان نواز نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام

سید ا. اہیم علیہ السلام کی کنیت ''مہمان نواز'' تھی' اللہ تعالیٰ ا. اہیم علیہ السلام کے مہمانوں کی . ت قرآن مجید میں سنائی ہے: ارشاد ہو ت ہے:

''اور ہمارے بھیجے ہوئے ا. اہیم (علیہ السلام) کے پ س خو ی لے کر آئے تو سلام کہا۔ (ا. اہیم نے بھی) سلام کہا۔ ابھی تھوڑی د ی ٹھہرے تھے کہ (ا. اہیم) ا ی بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔ اب جو دیکھا کہ ان کے ہاتھ بھی اس کی طرف نہیں جاتے تو ان سے اجنبیت محسوس کر کے دل میں خوف محسوس کرنے لگے۔ کہنے لگے' ڈرو مت' ہمیں تو قوم لوط کی (ہلا ت کی) طرف بھیجا گیا ہے۔ اس (ا. اہیم علیہ السلام) کی بیوی جو کھڑی تھی ہنس پڑی' تو ہم نے اسے اسحاق اور اسحاق کے بعد یعقوب کی خو ی سنائی۔ کہنے لگی' ہائے میری کم بختی! کیا مجھے اولاد ہوگی جبکہ میں (. نجھ) ٹھیا ہوں اور (اس پہ) میرا بوڑھا خاوند' یہ تو بہت عجیب . ت ہوئی۔ (فرشتے) کہنے لگے: کیا اللہ کے فیصلے پ تعجب کرتی ہو؟ گھر والو! تم پ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور . کتیں ہوں وہ (اللہ) تعریف اور . رگی کا مالک ہے۔''

پھر مز ا ی دوسری جگہ ارشاد فرما ی:

''(اے نبی) انہیں ا. اہیم (علیہ السلام) کے مہمانوں کی خبر دیں'. وہ اس کے پ س آئے تو سلام کہا۔ (ا. اہیم علیہ السلام نے) کہا: ہم تم سے خوف محسوس کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا' ڈریں مت ہم آپ کوا علم والے بیٹے کی خو ی دیتے ہیں۔ (ا. اہیم علیہ السلام نے) کہا: مجھے ب ھاپ آ چکنے کے بعد خو ی دیتے ہو؟! بھلا یہ خو ی کیوں؟ کہنے لگے: ہم آپ کو سچی خو ی دے رہے ہیں آپ مایوس مت ہوں۔ (ا. اہیم علیہ السلام نے) کہا' اللہ کی رحمت سے کون مایوس ہوتا ہے! (اس سے تو صرف) گمراہ مایوس ہوتے ہیں۔''

علاوہ ازیں . سے پہلے مہمان نوازی کی ر ت قائم کرنے والے ا. اہیمؑ ہیں جیسا کہ ابو ہر ہ رضی اللہ عنہ کی روا ت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ا:

''یقیناً ا. اہیمؑ پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے مہمان نوازی کی ر ت جاری کی''

شیخ البانیؒ نے فرما ا ہے:

مہمان نوازی اللہ تعالیٰ کی ت ہے

. . اللہ کے مہمان مؤمن بندے اللہ کی . ت میں جا گئے تو اللہ ان کی ضیافت فرمائے گا بلکہ ہر روز صبح وشام مہمان نوازیاں ہوں گی۔ مسجد کا زی اللہ کا مہمان ہے

حضرت ابو ہر ہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ا:

''جو شخص صبح اور شام کو مسجد کی طرف جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مہمان نوازی کا سامان ہر مرتبہ تیار کرواتا ہے جب بھی وہ صبح یا شام کے وقت مسجد میں آتا ہے۔''

آیئے اللہ کے مہمان کی بات کرتے ہیں:

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص نے اپنے گھر میں اچھی طرح وضوء کیا پھر وہ مسجد آیا تو وہ اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے اور بے شک میزبان کے ذمے مہمان کی تکریم کرنا لازم ہے۔''

حج اور عمرہ کرنے والا اور راہ خدا میں لڑنے والا یہ سب اللہ کے مہمان ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا، حاجی اور عمرہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں بلایا تو انھوں نے اس دعوت کو قبول کیا اور پھر انھوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا تو اس نے انھیں عطا کر دیا۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روا۔ کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں تشریف آوری کی خبر۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے آ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چند سوالات کئے جن میں سے ا یہ تھا کہ سے پہلی غذا کو ہے جو اللہ اپنے جنتی مہمانوں کو کھا گے۔؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما:
اہل۔ کی سے پہلی مہمان نوازی مچھلی کی کلیجی ہوگی۔

مہمان نوازی ا ء کی ہے

ہمارے آقا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ درجہ کے مہمان نواز تھے۔ اصحاب صفہ n تو گو۔ آپ کے مستقل مہمان تھے ہی ویسے بھی مدینہ میں جو وفود آتے وہ آپ کے مہمان رہتے تھے۔ کبھی متعدد مہمان آ جاتے تو آپ اپنے گھروں میں معلوم کراتے جہاں سے بھی کھانے کا ہو جا مہمان کو پیش کیا جا۔ اور ا ازواج مطہرات میں سے کسی گھر میں بھی انتظام نہ ہو تو آپ اپنے گھروں میں معلوم کراتے جہاں سے بھی کھانے کا ہو جا مہمان کو پیش کیا جا۔ اور ا ازواج مطہرات میں سے کسی گھر میں بھی انتظام نہ ہو تو آپ مہمانوں کو اپنے جاں رصحابہ میں تقسیم فرما دیتے۔ اور جس صحابی کو بھی یہ سعادت ملتی وہ اس کا حتی الامکان پوری ش اور خوش دلی سے حق ادا کر۔ ا مرتبہ اسی قسم کا واقعہ پیش آ۔ ا شخص آپ کے یہاں مہمان ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کے گھروں میں کھانے کو معلوم کرا تو اتفاق سے کسی کے یہاں انتظام نہ تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس میں موجود صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرما کہ میرے اس مہمان کی کون میز۔ نی کرے گا؟ تو حضرت ابوطلحہ ا نے عرض کیا کہ رسول اللہ یہ سعادت میں حاصل کروں گا۔ چنانچہ اس مہمان کو لے کر حضرت ابوطلحہ ا گھر پہنچے اور اپنی پ ک طینت اہلیہ حضرت ام سلیم m سے پوچھا کہ کھانے کا کیا انتظام ہے؟ انہوں نے جواب د کہ

بس ہمارے اور بچوں کے بقدر انتظام ہے۔ حضرت ابوطلحہ نے فرمایا کہ بچوں کو بہلا کر سلا دو اور دسترخوان بچھاؤ تو پ اغ بجھا دینا اور مہمان کے ساتھ میں بیٹھ جاؤں گا۔ اور یہ احساس دلاؤں گا کہ میں بھی کھا رہا ہوں" کہ مہمان کو گواری نہ ہو۔ چنانچہ اہلیہ نے ایسا ہی کیا۔ اپنا سارا کھانا ان دونوں نے مہمان کو کھلا دیا اور خود حالا دن میں روزے سے تھے، بھوکے ہی سو گئے۔ صبح زفجر میں حضرت ابوطلحہ ا آنحضرت ﷺ کی مت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ یکھتے ہی فرمایا: ابوطلحہ ارات تمہارا اپنے مہمان کے ساتھ معاملہ اللہ تعالیٰ کو بڑا پسند آیا اور اس کے تم دونوں میاں بیوی کی شان میں یہ آیت نازل فرمائی ہے:

''اور مقدم رکھتے ہیں ان کو اپنی جان سے اور اگرچہ ہو اپنے اوپر فاقہ۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ مہمان کی عزت وتکریم کرے''

جناب نافع رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمرؓ اس وقت تک کھانا نہیں کھایا کرتے تھے جب تک کوئی مسکین شخص ان کے ساتھ کھانے میں نہیں شریک ہوتا تھا۔ ایک روز میں ایک مسکین کو بلا کر لایا۔ وہ ان کے ساتھ کھانے لگا اور اس نے بہت کھایا۔ سیدنا ابن عمرؓ نے اپنے خادم (نافع) سے کہا اب اس کو میرے پاس نہ لانا کیوں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا:

''مومن ا ۔ آ ۔ ۔ میں کھا ۔ ہے اور کافر سات آنتوں میں کھا ۔ ہے۔''
(یعنی خوب پیٹ بھر کے کھا ۔ کھا ۔ ہے۔)

بہترین نمونہ سید ۔ ا۔ اہیم علیہ السلام

ارشاد ۔ ری تعالیٰ ہے:

''تمہیں ا۔ اہیم اوران کے رفقاء کی نیک چال چلنی (ضرور) ہے۔ ۔ انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ ہم تم سے اوران (بتوں) سے جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو بے تعلق ہیں (اور) تمہارے (معبودوں کے کبھی) قائل نہیں (ہو ۔ ۔) اور ۔ ۔ ۔ ۔ تم اللہ واحد پ ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کھلم کھلی عداوت اور دشمنی رہے گی۔''

ا۔ اہیم علیہ السلام کی ز ۔ گی کے مختلف پہلوؤں میں ہمارے لیے ز ۔ گی ۔ ارنے کے بہت سے اصول وقانون موجود ہیں علاوہ ازیں ہمیں حکم بھی یہی ہے:

''پس آپ ا۔ اہیم کے دین حنیف کی اتباع کریں۔''

سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے قرآنی اوصاف

ارشاد ربانی تعالیٰ ہے:

''اور کتاب میں اسماعیل کا بھی ذکر کرو وہ وعدے کے سچے اور (ہمارے) بھیجے ہوئے نبی تھے۔ اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم کرتے تھے اور اپنے پروردگار کے ہاں پسندیدہ (و مرضیہ) تھے۔''

تمہیدی کلمات:

سابقہ خطبہ میں ہم نے اسماعیل علیہ السلام کی زندگی کا مختصر خاکہ پیش کیا تھا آج کے خطبہ میں سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی صفات جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر کی ہیں کا ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

حلیم نبی سیدنا اسماعیل علیہ السلام

ارشاد ربانی تعالیٰ ہے:

''تو ہم نے ان کو ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دی۔''

حلیم، تحمل، حلم دل اور سوچ سمجھ کر کام کرنے والے کو کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم کی بھی یہی صفات بیان فرمائی تھی۔ فرمایا:

''بے شک ا. اہیم یقیناً بہت زیدہ آہ آہ کرنے والے. د. د تھے۔''

''بے شک ا. اہیم یقیناً. د. د بہت زیدہ آہ آہ کرنے والے (رب کی طرف
) رجوع کرنے والے تھے۔''

یعنی. پ بھی حلیم آ گے. ٹ بھی حلیم، اسماعیل کے بعد اسحاق وہ بھی حلم والے، آ گے سید. یعقوب اور سید. یوسف وہ بھی حلم والے، . د. داور. دا ش کرنے والے تھے۔

وعدے کے سچے نبی سید. اسماعیل علیہ السلام

ارشاد. ری تعالیٰ ہے:

''اور کتاب میں اسماعیل کا بھی ذکر کرو وہ وعدے کے سچے اور (ہمارے)
بھیجے ہوئے نبی تھے۔''

وعدے کی پ بندی سید. اسماعیل کی خاص صفت ہے جو اللہ تعالیٰ نے خصوصا ذکر کی ہے۔ صا . ابن کثیر لکھتے ہیں کہ ا دفعہ اسماعیل سے کسی نے وعدہ کیا کہ آپ ادھر ٹھہریں میں آ تا ہوں آپ ا دن اور رات اسی جگہ پ ٹھہرے رہے اس آدمی کو یاد آ یا تو وہ دوڑا ہوا آ یا اور آ کر کہا آپ کے کل کے ادھر ہی کھڑے ہیں سید. اسماعیل نے کہا. . وعدہ ہو چکا تھا پھر میں کیسے جا ا۔ اس آدمی نے ت. معذرت کی۔

وعدے کے پ سداری ا. یء کی ت اور تعلیم ہے' علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پ وعدہ کے وفا کرنے کا حکم دیا ہے ارشاد. ری تعالیٰ ہے:

''عہد کو پورا کرو، اس لیے کہ عہد کے . رے میں پوچھا جائے گا''۔

''اے ایمان والو! عہد واقرار کو پورا کرو''۔

رسول اللہ ﷺ نے فرما یا:

''اس شخص کا کوئی ایمان نہیں ہے جو اما٠ ت دار نہیں ہے''۔

''اس شخص کا کوئی دین نہیں ہے جو اپنے وعدے کا پکا نہیں ہے''۔

نبی کریم ﷺ نے منافق کی ں بیان کرتے ہوئے فرما یا:

منافق کی تین ں ہیں

''. . . ت کرے تو جھوٹ بولے''

''. . وعدہ کرے تو اسکی خلاف ورزی کرے''۔

''. . اس کو امین بنا یا جائے تو خیا٠ ت کرے''۔

رسول اور نبی سید٠ اسماعیل علیہ السلام

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

''اور کتاب میں اسماعیل کا بھی ذکر کرو وہ وعدے کے سچے اور (ہمارے) بھیجے ہوئے نبی تھے۔''

رسول صا ۔ شریعت اور صا ۔ کتاب کو کہتے ہیں اور نبی جس شخص پ صرف وحی ۔ زل ہوتی ہو اور وہ پہلے نبی کی شریعت اور کتاب پ عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتا ہو البتہ رسول اور نبی دونوں لفظ مترادف بھی استعمال ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اسماعیل کو نبی اور رسول دونوں صفتیں فرمائی جبکہ ان ک بھائی اسحاق کو صرف نبی والی صفت عنا۔ ۔ فرمائی جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے:

''اور ہم نے ان کو اسحٰق کی ۔ ش رت بھی دی (کہ وہ) نبی (اور) نیکوکاروں میں سے (ہوں گے)۔اور ہم نے ان پ اور اسحاق پ ۔ کتیں ۔ زل کی تھیں اور ان دونوں کی اولاد میں سے نیکوکار بھی ہیں اور اپنے آپ پ صریح ظلم کرنے والے (یعنی گنہگار) بھی ہیں۔''

قرآن مجید کے کئی ا۔ مقامات پ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پیغمبر کی حیثیت سے مخاطب فرما۔ارشاد ہوتا ہے:

''(اے محمد!) ہم نے تمہاری طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوح اوران سے پچھلے پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی اورا. اہیم اوراسمٰعیل اوراسحٰق اور یعقوب اور اولادِ یعقوب اورعیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اورسلیمان (علیہم السلام) کی طرف بھی ہم نے وحی بھیجی تھی اور داؤد کوہم نے زبور بھی عنا۔ ۔ کی تھی۔''

اورفرما۔:

''(مسلمانو) کہوکہ ہم اللہ پ ایمان لائے اور جو(کتاب) ہم پ اُ ّ ی اس پ اور جو(صحیفے) ا. اہیم اوراسماعیل اوراسحٰق اوریعقوب اوران کی اولاد پ ۔ زل ہوئے ان پ اور جو(کتابیں) موسیٰ اورعیسیٰ کو ہو اُن پ اور جواور پیغمبروں کواُن کے پ وردَ کی طرف سےملیں اُن پ (. پ ایمان لائے) ہم اُن پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اسی (معبودِ واحد) کےفرمانبردار ہیں۔''

زوزکوۃ کے پ بند نبی سید۔ اسماعیل علیہ السلام

ارشاد. ری تعالیٰ ہے:

''اور کتاب میں اسماعیل کا بھی ذکر کرو وہ وعدے کے سچے اور (ہمارے) بھیجے ہوئے نبی تھے۔اور اپنے گھر والوں کو زاور زکوٰۃ کا حکم کرتے تھے اور اپنے پروردگار کے ہاں پسندیدہ (و.ً.یہ) تھے۔''

زہر نبی پر فرض رہی ہے البتہ ہر کی تعداد، کیفیت، اور نوعیت میں فرق رہا ہے۔

سید. اسماعیل خود بھی زکے پابند تھے اور ان کے گھر والے بھی، بلکہ آپ ذرا پیچھے جا تو آپ کوا. ازہ ہوگا کہ اسماعیل کو اور ان کی والدہ ہا. ہ کو. سید. ا. اہیم مکہ میں چھوڑ کر واپس فلسطین جانے لگے تھے تو انھوں نے دعا بھی یہی کی تھی کہ اے اللہ میں ان کو یہاں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ کہ یہ زپڑھیں اور ساتھ تیرا گھر کعبہ موجود ہے اس کی آ. دی کا . . بنیں۔ارشاد. ری تعالیٰ ہے:

''اے اللہ! میں نے اپنی اولاد میدانِ (مکہ) میں جہاں کھیتی نہیں تیرے عزت (وادب) والے گھر کے پاس لا بسائی ہے، اے اللہ! ۔کہ یہ زپڑھیں، تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ ان کی طرف جھکے رہیں اور ان کو میووں سے روزی دے۔ کہ (تیرا) شکر کریں۔''

حضرت ا. اہیم علیہ السلام اپنے اور اپنی کے لیے دعا فرماتے ہیں:

''اے میرے پروردگار! مجھ کو اور میری میں سے لوگوں کو زقائم کرنے والا بنا، اے ہمارے رب میری دعا کو قبول فرما۔''

حضرتِ لُوط، حضرتِ اسحٰق، حضرتِ یعقوب علیہم السلام اور ز

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

''اور ہم نے ان کو نیک کام کرنے اور ز پڑھنے کی وحی کی۔''

حضرت شُعَیب علیہ السلام اور ز

حضرت شعیب علیہ السلام کو ان کی قوم طعنہ دیتی ہے، ارشاد ری تعالیٰ ہے:

''کیا تمہاری زتم کو یہ حکم دیتی ہے کہ ہمارے پ دادا جس کو پوجتے آئے ہیں اس کو چھوڑ دیں۔''

امتِ موسیٰ علیہ السلام میں زِخوف

دونوں پیغمبروںؑ نے اپنی امت کو ز کا حکم دیا، تو فرعون کے مظالم کا خطرہ درپیش ہوا، اس پر حکم نازل ہوا۔

''اپنے گھروں کو قبلہ رخ بنالو اور ز قائم کرو۔''

حضرت لقمان علیہ السلام اور ز

حضرت لقمان علیہ السلام اپنے بیٹے کو نصیحت فرماتے ہیں:

''اے میرے بیٹے ز قائم کر۔''

حضرت زکریا علیہ السلام اور ز

حضرت زکریا علیہ السلام کے متعلق قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''فرشتوں نے انہیں آواز دی۔ کہ وہ محراب میں زادا کر رہے تھے۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پہلی نصیحت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ ماں کی گود میں آتے ہیں اور قوم سے معجزانہ طور پر کم سنی میں تیں کرتے ہیں، تو دعوی ت کے ساتھ اللہ کے احکام کے ذکر میں زکو سے پہلے پیش فرماتے ہیں:

''اور مجھے زکی تلقین فرمائی۔''

بنی اسرا والے بھی زپڑھتے تھے زکوۃ دیتے تھے

''اور۔ ہم نے بنی اسرا سے وعدہ لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کر۔ اور والدین کے ساتھ احسان کر۔ ،قرا۔ ۔ داروں، یتیموں اور مسکینوں سے بھی احسان کر۔ اور لوگوں کو اچھی ۔ ت کہنا، اور زقائم کر۔ ،زکوۃ دینا، پھر تم پھر گئے تھوڑے تم سے، یعنی وہ اپنے وعدہ پ قائم نہ رہے۔''

محمد ﷺ کو زکی تلقین

نبی کریم ﷺ کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہی حکم فرمایا تھا۔ ارشاد ربانی تعالیٰ ہے:

''اور اپنے گھر والوں کو زکا حکم کرو اور اس پ قائم رہو ہم تم سے روزی کے خواستگار نہیں بلکہ تمہیں ہم روزی دیتے ہیں اور (نیک) ا م (اہلِ) تقویٰ کا ہے۔''

مسلمانوں کو زکا حکم

''اے نبی کہہ دیجئے میرے ان بندوں سے جو ایمان لائے کہ قائم کریں ز اور چ کریں اس مال سے جو ہم نے ان کو دیا ہے، اس د آنے سے پہلے جس میں نہ وفرو ت ہوگی اور نہ دوستی کام آئے گی۔''

''اے پیغمبر کہہ دیجئے کہ بے شک میری ز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔''

'' ز پڑھو، اور زکوۃ دو، اور اطا ت کرو رسول اللہ ﷺ کی ت کہ تم پ رحم کیا جائے۔''

اور دوسرے مقام پ اللہ تعالیٰ نے ہرا یہ کو حکم دیہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو جہنم سے بچانے کے لیے انھیں نصیحت کرو، ڈراؤ، ارشاد ہری تعالیٰ ہے:

''مومنو! اپنے آپ کو اپنے اہل وعیال کو آتش (جہنم) سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جس پ تندخو اور سخت مزاج فرشتے (مقرر) ہیں جو ارشاد اللہ ان کو فرماتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ان کو ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ایسے آدمی پ جو قیام اللیل کے لیے اٹھتا ہے اور ساتھ اپنی بیوی کو بھی بیدار کرتا ہے۔ تو کہ وہ بھی زادا کرے۔ اگر وہ بیوی اٹھنے سے انکار کرتی ہے (یا سستی کرتی ہے) تو یہ پانی کے چھینٹ اس کے چہرے پ مارتا ہے''۔

''اللہ تعالیٰ ایسی عورت پ رحم فرمائے جو زوج (تہجد) کے لیے رات کو بیدار ہوتی ہے اور زوج پڑھتی ہے اور اپنے خاوند کو بیدار کرلیا اس نے زوج پڑھی اور اگر وہ (نیند کے غلبہ کی وجہ سے) انکار کرتا ہے تو پانی کے چھینٹ مارتی ہے''۔

اسے ابن حبان نے صحیح کہا ہے۔]

اسی طرح اس آیت مبارکہ میں اسماعیل کی زکوۃ کا بھی ذکر کیا گیا ہے زکوۃ کی ادائیگی اور وصولی کے لیے محمد کریم ﷺ کو بھی حکم دیا گیا ہے

''اُن کے مال میں سے زکوٰۃ قبول کرلو کہ اس سے تم اُن کو (ظاہر میں بھی) پاک اور (باطن میں بھی) پاکیزہ کرتے ہو اور اُن کے حق میں دعائے خیر کرو کہ تمہاری دعا اُن کیلئے موجبِ تسکین ہے۔''

اللہ کا پسندیدہ نبی سیدنا اسماعیل علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم کرتے تھے اور اپنے پروردگار کے ہاں پسندیدہ (و باکیزہ) تھے۔''

اسماعیل کو اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر اولاد ابراہیم سے پسند فرمایا جیسا کہ صحیح مسلم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اولاد اسماعیل علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے کنانہ کو پسند فرمایا، اور کنانہ سے قریش کو

اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے میں (محمد ﷺ) کو پسند فرمایا۔''

آپ کو خاص طور پہ اللہ تعالیٰ نے چنا اور پسند کیا ہے، ارشاد ربانی تعالیٰ ہے:

''اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کو یاد کرو جو ہاتھوں والے اور آنکھوں والے تھے۔ ہم نے ان کو ایک (صفت) خاص (آخرت کے) گھر کی یاد سے ممتاز کیا تھا۔ اور وہ ہمارے نزدیک منتخب اور نیک لوگوں میں سے تھے۔ اور اسماعیل اور الیسع اور ذوالکفل کو یاد کرو وہ سب نیک لوگوں میں سے تھے۔''

نیکوکار نبی سیدنا اسماعیل علیہ السلام

ارشاد ربانی تعالیٰ ہے:

''اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل (کو بھی یاد کرو) یہ سب صبر کرنے والے تھے۔ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا بلاشبہ وہ نیکوکار تھے۔''

سیدنا اسماعیل کا خاندان جس کی راہنمائی وحی سے ہوتی تھی جس کی عبادت کائنات

کے لیے نمونہ تھی جس کی عادات کو اللہ نے قرآن مجید بنا کر محمد کریم ﷺ پر نازل فرما وہ گھرانہ جس پر اللہ خوش ہوا اس گھرانے سے زیادہ کوئی اور نیک اور صالح ہو سکتا ہے۔

صابر نبی سید نا اسماعیل علیہ السلام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل (کو بھی یاد کرو) یہ سب صبر کرنے والے تھے۔ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا بلاشبہ وہ نیکوکار تھے۔''

مذکورہ آیت میں تین نبیوں کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے اس کی صفت بیان فرمائی کہ یہ سب صابر اور نیکوکار تھے۔ اسماعیل کے صبر کی مثال تو شاید کائنات میں کوئی دے ہی نہیں سکتا کہ باپ نے آ کر خبر دی کہ مجھے خواب آئی ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں اور یہ اللہ کا حکم ہے تو بیٹا فوراً کہنے لگا آہ مجھے ذبح کریں میں صبر کروں گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”. . وہ ان کے ساتھ دوڑنے (کی عمر) کو پہنچا تو ا. اہیم نے کہا کہ .ٹے میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ (گویا) تم کو ذبح کر رہا ہوں تو تم سوچو کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا کہ ا. جو آپ کو حکم ہوا ہے وہی کیجئے اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صا. وں میں پ یئے گا۔ . دونوں نے حکم مان لیا اور . پ نے .ٹے کو ماتھے کے بل لٹا دیا۔ تو ہم نے ان کو پکارا کہ اے ا. اہیم! تم نے خواب کو سچا کر دکھایا ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی . لا دیا کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی۔ اور ہم نے ای .ٹی قر. نی کو ان کا فدیہ دیا۔ اور پیچھے آنے والوں میں ا. اہیم کا (ذکرِ خیر . ق) چھوڑ دیا۔ کہ ا. اہیم پ سلام ہو۔ نیکوکاروں کو ہم ایسا ہی . لا دیا کرتے ہیں۔ وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔“

اسماعیل نے نہ صرف صبر کا مظاہرہ کیا بلکہ فرمانبردار .ٹے کی بھی مثال ایسی پیش کر دی کہ کسی .ٹے نے اس قدر . پ کے حکم کی تعمیل نہ کی ہوگی اسی لیے علامہ اقبال تجسس کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں:

یہ فیضان تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی

حرم مکی

ارشاد ہ ری تعالیٰ ہے:

97.96

''اس میں واضح ں ہیں ا. اہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو کوئی اس میں داخل ہوا امن والا ہو ۔ اور اللہ کے لیے لوگوں پ اس گھر کا حج (فرض) ہے، جو اس کی طرف راستے کی طاقت رکھے اور جس نے کفر کیا تو بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے پ واہ ہے۔''

تمہیدی کلمات

مکہ کائنات میں . سے زیدہ عظمت وحرمت والا شہر ہے اس کی عظمت کی کئی ا۔ وجوہات ہیں جن میں سے ا۔ یہ ہیں کہ اس میں اللہ کا گھر ہ۔ ۔ اللہ ہے، حجر اسود ہے، مقام ا. اہیم ہے، صفا مروہ ہیا ورزم زم وغیرہ

. سے پہلی مسجد

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روا۔ ۔ کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ:

۔رسول اللہ! د میں . سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔ (مکہ کی) مسجد حرام میں نے عرض کیا پھر کون سی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔ (.۔۔ المقدس کی) مسجد اقصی، میں نے عرض کیا ان کے درمیان میں کتنا فاصلہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔ چالیس سال۔

520 3366

تعمیر حرم مکی کے ۔ رہ مراحل:

پہلی مرتبہ فرشتوں نے تعمیر کیا۔
دوسری مرتبہ آدم علیہ السلام نے تعمیر کیا۔
تیسری مرتبہ آدم علیہ السلام کے بیٹوں نے تعمیر کیا۔
چوتھی مرتبہ حضرت ا. اہیم واسماعیل علیہما السلام نے

127

''اور. . ا. اہیم اس گھر کی :۔دیں اٹھا رہے تھے اور اسماعیل بھی، اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما، بے شک تو ہی . کچھ ·· والا، . کچھ جاننے والا ہے۔''
۔نچویں تعمیر عمالیق نے کی۔
چھٹی. ربنو. ہم نے تعمیر کیا۔
ساتویں. رنبی علیہ السلام کے . امجد قصی بن کلاب نے کی۔
آٹھویں. رقریش نے کعبہ کی تعمیر کی جس میں خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی شر ۔

فرمائی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روا یہ کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ:

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حطیم کے متعلق پوچھا کہ کیا وہ بھی خانہ کعبہ میں داخل ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں، میں نے پوچھا کہ پھر کیوں اس کو خانہ کعبہ میں داخل نہیں کرتے، آپ نے فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس خرچ کم ہو گیا تھا میں نے پوچھا کہ پھر اس کا دروازہ کیوں اونچا ہے، آپ نے فرمایا کہ تمہاری قوم نے اس لئے ایسا کیا کہ جس کو چاہیں اندر آنے دیں، اور جس کو چاہیں روک دیں، اگر تمہاری قوم کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہ ہوتا تو مجھے اندیشہ نہ ہوتا کہ ان کے دل اس کو (وہ سمجھیں گے، تو میں حطیم کو خانہ کعبہ میں داخل کر دیتا، اور اس کے دروازے کو زمین سے ملا دیتا۔

1584

نو یں تعمیر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ نے کی۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روا یہ کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہ! اگر تمہاری قوم سے جاہلیت کا زمانہ قریب نہ ہوتا تو میں خانہ کعبہ کے منہدم ہونے کا حکم دیتا اور اس میں سے جو حصہ نکال دیا گیا ہے اسے میں اس میں شامل کر دیتا اور اس کو زمین سے ملا دیتا اور اس میں دو دروازے رکھتا، ایک مغرب کی طرف، دوسرا مشرق کی طرف کھلتا اور ابراہیمی کے مطابق کر دیتا۔ یہی حدیث ہے جس نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو کعبہ کے منہدم کرنے پر آمادہ کیا۔ یزید نے بیان کیا کہ میں ابن زبیر کے پاس موجود تھا، جس وقت انہوں نے اس کو گرا کر بنایا اور حجر اسود کو اس میں داخل کیا اور میں نے یزید ابراہیمی کے پتھر دیکھے، جو اونٹ کی کوہان کی طرح تھے

’’. . مہدی بن منصور کا دور آیا اس نے امام مالک بن انس رحمہ اللہ سے مشورہ کیا کہ انہی ینوں پر اسے دوبارہ بنادیا جائے جن ینوں پر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بنایا تھا، کہنے لگے مجھے خشیہ ہے کہ کہیں بادشاہ اسے کھیل ہی نہ سمجھ لیں، یعنی . بھی کوئی بادشاہ آئے وہ اسے اس طرح بناڈالے جس طرح وہ چاہتا ہے، پھر اسی طرح اس کا معاملہ رہا جس طرح آج موجود ہے۔‘‘

دسویں تعمیر حجاج بن یوسف نے خلیفہ عبدالملک بن مروان کے حکم پر کی۔

گیارہویں مرتبہ سلطان مراد چہارم عثمانی نے 1040 ہجری میں کی۔

مکہ کی آبادکاری

کہا جاتا ہے کہ سیدہ ہاجرہ کی آمد سے قبل بھی اس جگہ پہلے سے کوئی آباد تھے پختہ دلائل سے کچھ معلوم نہیں ہوسکا۔ لیکن یہ بات تو طے شدہ ہے کہ یہاں اللہ کا گھر بیت اللہ تھا جسے فرشتوں اور آدم نے تعمیر کروایا تھا (بیت اللہ کی تعمیر کا تذکرہ آگے آئے گا۔) لیکن ابراہیم نے سیدہ ہاجرہ اور بیٹے اسماعیل کو جہاں چھوڑا تو اس گھر کی آبادکاری کی دعا فرمائی تھی فرمایا:

’’اے میرے پروردگار! میں نے اپنی اولاد میدانِ (مکہ) میں جہاں کھیتی نہیں تیرے عزت (وادب) والے گھر کے پاس لا بسائی ہے، اے اللہ! تاکہ یہ نماز پڑھیں، تو لوگوں کے دلوں کو ایسا کردے کہ ان کی طرف جھکے رہیں اور ان کو میووں سے روزی دے تاکہ (تیرا) شکر کریں۔‘‘

معلوم ہوا کہ مکہ شہر کی آبادکاری میں اولین کردار خانوادہ ابراہیم اور پھر بنو ہاجرہ وغیرہ کا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ اللہ نے تمام کائنات کے لوگوں کے دل اس مکہ شہر کی طرف پھیر دیے۔ جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ بنو ہاجرہ اس شہر کے پاسبان تھے۔

انھوں نے اس کا حق ادا نہ کیا بلکہ اس کی بے حرمتی کی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کر دیا تو تم اس کی توہین نہ کرو بلکہ اس کی حرمت کی تعظیم بجالاؤ۔

فضائل حرم مکی:

ابن عباس t سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ e نے مکہ سے فرمایا:

تو تمام شہروں سے بڑھ کر کس قدر اچھا اور پاکیزہ ہے اور تو مجھے کس قدر زیادہ پیارا ہے اگر تیری قوم مجھے تجھ سے نہ نکالتی تو میں تیرے علاوہ کسی اور شہر میں نہ سکونت اختیار کرتا۔''

سیدنا عبداللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام حزورہ میں کھڑے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مکہ کو مخاطب کر کے) فرمایا:

''اے مکہ! تو اللہ کی زمین سے بہتر ہے اور اللہ کی ساری زمین میں سے پسند ہے اگر میں یہاں سے نہ نکالا جاتا تو میں تجھ سے کبھی نہ نکلتا۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقعہ پر فرمایا تھا:
''اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے اسی دن سے حرمت والا بنایا ہے جس دن آسمان وزمین پیدا فرمائے تھے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حرمت کی وجہ سے محترم

ہے۔ یہاں کسی کے لیے بھی مجھ سے پہلے لڑائی جائز نہیں تھی اور مجھے بھی صرف ایک دن گھڑی بھر کے لیے (فتح مکہ کے دن) اجازت ملی تھی اب ہمیشہ یہ شہر اللہ کی قائم کی ہوئی حرمت کی وجہ سے قیامت تک کے لیے قابل احترام ہے۔ پس نہ اس کا کانٹا کاٹ جائے نہ شکار ہانکا جائے اور اس شخص کے سوا جو اعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہو کوئی یہاں کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائے اور نہ یہاں کی گھاس اکھاڑی جائے۔ سیدنا عباسt نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اذخر گھاس کی تو اجازت ہونی چاہیے کیونکہ یہاں زرگروں اور گھروں کی ضرورت ہے تو آپe نے اذخر گھاس کے کاٹنے کی اجازت مرحمت فرما دی۔''

ایک دوسری حدیث میں ہے۔ سیدنا جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''تمھارے کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ مکہ میں اسلحہ اٹھائے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اے لوگو! یقیناً اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمان و زمین کی مخلوقات کو پیدا فرمایا ہے اسی دن سے حرمت و عزت والا قرار دے دیا ہے اب یہ قیامت تک عزت و حرمت والا ہی رہے گا۔''

سید. عبداللہ بن ز ۔ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔:

''ا. اہیم نے مکہ کو حرمت والا قرار د ۔ (یعنی ان کی دعا کی . و ۔) اور اس کے لیے دعا فرمائی میں نے مدینہ کو اس طرح حرمت والا قرار د ۔ ہے کہ جیسے کہ ا. اہیم نے مکہ کو حرام قرار د ۔ تھا۔''

اس .۔ ۔ اللہ میں ا ۔ ز پڑھنے کا ثواب ا ۔ لاکھ ز کے . ا. ہے

مکہ مہ امن والا شہر ہے

سید. ا. اہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا بھی اسی چیز کی تھی:

''اے میرے پ وردگار! اس شہر (مکہ) کو امن والا بنا۔''
تو اللہ تعالیٰ نے اس کو امن والا بنا د ۔ ارشاد . ری تعالیٰ ہے:

''جو شخص اس حرم میں داخل ہو جائے امن والا ہے۔''

اللہ کا پسند ۔ ہ شہر مکہ

حضرت کعب احبار رحمہ اللہ نے فرما ۔:

''اللہ تعالیٰ نے شہروں کو چنا تو . سے زیدہ شہر حرام مکہ کو پسند فرمایـ۔''

اس کی طرف منہ کر کے بول و. ازکر· سخت ہے

حضرت جا. بن عبداللہ t سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

''کہ نبی e نے پیش ب یـ خانہ کرتے ہوئے قبلہ کی طرف منہ کرنے سے پس آپ e کی وفات سے ا یـ قبل آپ e کو قبلہ کی طرف منہ کر کے قضاء حا. ـ کرتے ہوئے دیکھا۔''

قضائے حا. ـ کے وقت قبلہ کی جا· . منہ یـ پشت کر· ہے البتہ یہ مما فضا میں ہے عمارتوں میں نہیں۔

قبلہ رخ تھوکنے کی سزا

سید· ابوسعید· ری t سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

''نبی اکرم a نے مسجد میں قبلہ والی دیوار پ بلغم دیکھا تو آپ a نے اس کو کنکری کے ساتھ دیوار سے کھرچ دیـ۔ پھر آپ a نے فرمایـ کہ کوئی شخص بھی اپنے سامنے (قبلہ کی جا· .) یـ دا جا· . نہ تھوکے۔
البتہ . جا· . یـ پؤں کے نیچے تھوک یـ· در ـ ہے۔''

یہ اس وقت کی .ت ہے . . مسا . خام یعنی کچی ہوتی تھیں اور ر.ی۔ وغیرہ نیچے ہوتی تھی اس لیے مسجد میں اَ تھوک د.جا۔ تو اس کا کفارہ دفن کر. تھا یعنی اس پ مٹی ڈال دینا لیکن اب فرشوں والی مسا . میں رومال. کپڑے سے صاف کر. دھو. ضروری ہے۔

زربن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضرت ٠ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روای۔ کرتے ہیں کہ آپ نے فرما. کہ

جس شخص نے قبلہ رخ تھوک د. وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا تھوک اس کی دنوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پ) ہوگا

3824

طواف کرنے کا ا. وثواب

آپ e نے فرما. کہ:

. . کوئی شخص طواف میں ای قدم ر.ت ہے اور ای قدم اٹھا.ت ہے تو اس کا ای ٠ ہ معاف اور ای نیکی لکھ دی جاتی ہے

959

بے دینی کو فروغ دینے والے کی سزا

ارشاد .ری تعالیٰ ہے:

''اور جو بھی اس میں کسی قسم کے ظلم کے ساتھ کسی کج روی کا ارادہ کرے گا ہم اسے درد ناک عذاب سے مزہ چکھا گے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کہ لوگوں میں سے زیادہ مبغوض (یعنی ۱) اللہ کے ہاں تین شخص ہیں، حرم میں ظلم کرنے والا، اسلام میں جاہلیت کا طریقہ تلاش کرنے والا، اور کسی شخص کا خون ناحق طلب کرنے والا تاکہ اس کا خون بہائے۔

6882

بتوں کو نکال کر ہر کیا

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

1601

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس آئے تو اندر جانے سے انکار کر دیا اور اس میں تصاویر رکھے ہوئے تھے۔ ان کے نکالنے کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا،

چنانچہ وہ نکال دیئے گئے۔ لوگوں نے حضرت ا. اہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے . ۔ بھی نکال دیئے کہ ان دونوں کے ہاتھ میں پ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یہ۔ اللہ تعالیٰ ان مشرکوں کو. . دکرے، واللہ وہ لوگ جا ہیں ان دونوں نے کبھی پ نہیں پھینکے، پھر خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور اس کے اطراف (کونوں) میں تکبیر کہی اور زنہیں پڑھی۔

یہ حرمت والا شہر ہے

ارشاد. ری تعالیٰ ہے:

57

''اور کیا ہم نے انہیں ا یہ . امن حرم میں جگہ نہیں دی؟ جس کی طرف ہر چیز کے پھل کھینچ کر لائے جاتے ہیں، ہماری طرف سے روزی کے لیے اور لیکن ان کے اکثر نہیں جا ۔''

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روا یہ۔ کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرما یہ کہ:

اللہ تعالیٰ نے اس شہر کو حرام بنا یہ ہے، اس کے کا نہ کاٹے جا گے، اس کے شکار نہ بھگائے جا گے اور نہ کوئی پ ڑی ہوئی چیز اٹھائی جائے گی، وہ شخص جو اس کا اعلان کرے۔

1587

عبادت کا حکم

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

91

''مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے، کہ میں اس شہر کے رب کی عبادت کروں جس نے اسے حرمت دی اور اسی کے لیے ہر چیز ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرماں داروں میں سے ہو جاؤں۔''

مسجد حرام کو آنے کی مختلف ادوار میں سازشیں ہو اور لوگوں کے دلوں کا رخ موڑنے کے لیے مختلف دشاہوں نے اس کے مقابلے میں معبد خانے بنائے۔ جیسا کہ ا ھہ نے یمن کے صنعاء شھر میں قلیس می قلعہ بنایا۔ امریکہ میں ایک عمارت خانہ کعبہ کی مثل تعمیر ہوئی جس کو انہوں نے بطور مہ خانہ استعمال کیا۔ ایران میں ایک اس جیسا معبد خانہ تعمیر ہوا۔

دجال شہر مکہ میں داخل نہیں ہو سکے گا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کوئی شہر ایسا نہیں ہے جس کو دجال پامال نہ کرے گا مدینہ اور مکہ۔ کہ وہاں داخل ہونے کے جتنے راستے ہیں ان پر فرشتے صف بستہ ہوں گے اور ان کی نگرانی کریں گے۔

۔۔ اللہ کو َ انے کی کوششیں

نبی علیہ السلام سے قبل چار مختلف فوجی قوتوں نے ۔۔ اللہ کو َ انے کی کوشش کی لیکن ان میں سے کوئی بھی کامیاب نہیں ہوسکا۔ وجود اس کے کہ مکہ کی کوئی فوج بھی نہ تھی۔

یو ن کا سکندر اعظم جس کے مقابل یورپ، افر ، ا ِیان وغیرہ میں کوئی بھی نہیں تھا اس نے ہر طرف فتوحات کیں، لیکن ۔ اس نے مکہ کو فتح کرنے کا سوچا تو وہ اس د سے چل بسا۔

رومیوں نے ۔ دیکھا کہ ان کے مدمقابل اب اس روئے زمین پ کوئی ایسا ۔دشاہ نہیں جو ٹھہر سکے اور مقابلہ کر سکے بہت سے مما لک فتح کرنے کے بعد ۔ انہوں نے مکہ کو فتح کر ۔ چاہا تو ان کے خلاف فارس اٹھ کھڑے ہوئے اور آ پس میں ہی لڑتے رہے یوں اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کو بچا ِ۔

فارسیوں نے اس پ قبضہ کی کوشش کی وہ بھی ۔ کام رہے۔

۔ شاہ حبشہ نے مکہ کی شہرت اور خوش حالی دیکھی تو وہ حسد کی آ گ میں جل َ ۔۔ اس نے اپنی طاقت کے بل بوتے پ ا ِ اور مذہبی مر ۔تعمیر کر کے خانہ کعبہ کو َ انے کی ٹھان لی۔

یمن کے ۔دشا ۔ ہ کا صنعاء میں ا ِ کلیسا تعمیر کروا ۔

حضرت ام المومنین سیدہ حفصہ سے روا ِ ۔ ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

اس گھر (. ۔ اللہ) والوں سے لڑنے کے ارادہ سے ا ۔ لشکر پ ڑھائی کرے گا یہاں ۔ کہ . . وہ زمین کے ہموار میدان میں ہوں گے تو ان کے درمیانی لشکر کو دھنسا د ۔ جائے گا اور ان کے آ گے والے پیچھے والوں کو پکاریں گے پھر انہیں بھی دھنسا د ۔ جائے گا اور سوائے ا ۔ آ دمی کے جو بھاگ کر ان کے . رے میں اطلاع دے گا کوئی بھی . تی نہ رہے گا ا ۔ آ دمی نے کہا میں گواہی دیتا ہوں تیری اس . ت پ کہ تو نے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پ جھوٹ نہیں . ھا اور حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پ بھی میں گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پ جھوٹ نہیں . ھا۔

2883

حرم مدنی

ارشاد ۔ ری تعالیٰ ہے:

''اور ۔ ۔ ان میں سے ای جما ۔ کہتی تھی کہ اے اہلِ مدینہ! (یہاں) تمہارے لئے (ٹھہرنے کا) مقام نہیں تو لوٹ چلو۔''

تمہیدی کلمات

طوفان نوح کے بعد ۔ سے پہلے جو لوگ مدینہ منورہ میں آ ۔ دہوئے وہ عمالقہ بن سام بن نوح تھے۔ انہوں نے ہی ۔ سے پہلے اپنی اولاد میں سے ای ۔۔ٹے کے ۔م پ اس کا ۔م یثرب رکھا۔ ان لوگوں نے یہاں مکا ۔ت تعمیر کیے، کھیتی ۔ڑی کی، ۔زار اور قلعے تعمیر کیے۔

عیسوی میں رومیوں نے ۔ ۔ یہودیوں کو فلسطین کی سرزمین سے نکالا تو ان میں اکثر قبائل حجاز میں داخل ہوئے۔ جن میں بنونضیر، بنوقریظہ اور بنوقینقاع مدینہ آ کر آ ۔ دہوئے۔ آہستہ آہستہ یہ لوگ عمالقہ پ غا ۔ آ گئے۔

450 عیسوی میں ۔ ۔ یمن میں قیامت خیز سیلاب آ ی تو قوم سبا کے مختلف قبائل اطراف عرب میں داخل ہونے پ مجبور ہو گئے ان میں سے اوس اور ۔ زرج کے قبیلے مدینہ منورہ میں آ کر آ ۔ دہوئے۔

کفار مکہ کی سازشیں:

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

30

''اور . وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، تیرے خلاف خفیہ بیریں کر رہے تھے، کہ تجھے قید کر دیں، یا تجھے قتل کر دیں، یا تجھے نکال دیں اور وہ خفیہ بیر کر رہے تھے اور اللہ بھی خفیہ بیر کر رہا تھا اور اللہ . خفیہ بیر کرنے والوں سے بہتر بیر کرنے والا ہے۔''

قریشی دارالندوہ میں جمع ہوئے اور نبی علیہ السلام کے خلاف سازش کی اسی مجلس میں شیطان بھی ا . رگ کی شکل میں آ نجد کے ا . رگ کی شکل میں آ اور نبی کریم ﷺ کے قتل کی سازش بتا کر ۔

ہجرت کا حکم:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روا ۔ ہے وہ فرماتے ہیں کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پ چالیس سال کی عمر میں وحی · زل ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں (بعد ت) تیرہ سال رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کا حکم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور

وہاں دس سال رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی صلی اللہ علیہ وسلم۔''

3851

غارثور میں قیام:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں:

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ غار میں موجود تھا کہ مشرکوں کے آنے کی آہٹ معلوم ہوئی تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ اَ کسی نے قدم اٹھایا تو ہمیں دیکھ لے گا اس وقت آپ نے فرمایا کہ اے ابوبکر! تم ان دو آدمیوں کے متعلق کیا خیال کرتے ہو کہ جن کا تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔''

4663

سراقہ بن مالک جعشمی کا تعاقب کرنا

ابن شہاب نے بیان کیا اور مجھے عبدالرحمٰن بن مالک مدلجی نے خبر دی، وہ سراقہ بن مالک بن جعشم کے بھتیجے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں خبر دی اور انہوں نے سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے اور یہ پیش کش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اَ کوئی شخص قتل کر دے یا قید کر لائے تو اسے ہر ایک کے لے میں ایک سو اونٹ دیئے جائیں گے۔ میں اپنی قوم بنی مدلج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان کا ایک آدمی سامنے آیا اور ہمارے قریب کھڑا ہو گیا۔ ہم ابھی بیٹھے ہوئے تھے۔

اس نے کہا سراقہ رضی اللہ عنہ ساحل پہ میں ابھی چند سائے دیکھ کر آ رہا ہوں میرا خیال ہے کہ وہ محمد اور ان کے ساتھی ہی ہیں سراقہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں سمجھ گیا اس کا خیال صحیح ہے لیکن میں نے اس سے کہا کہ وہ لوگ نہیں ہیں میں نے فلاں فلاں آدمی کو دیکھا ہے ہمارے سامنے سے اسی طرف گئے ہیں۔ اس کے بعد میں مجلس میں تھوڑی دیر اور بیٹھا رہا اور پھر اٹھتے ہی گھر گیا اور لونڈی سے کہا کہ میرے گھوڑے کو لے کر ٹیلے کے پیچھے چلی جائے اور وہیں میرا انتظار کرے، اس کے بعد میں نے اپنا نیزہ اٹھایا اور گھر کی پشت کی طرف سے باہر نکل آیا میں نیزے کی نوک سے زمین پہ لکیر کھینچتا ہوا گیا اور اوپر کے حصے کو چھپائے ہوئے تھا۔ (سراقہ یہ کچھ اس لئے کر رہا تھا کہ کسی کو خبر نہ ہو ورنہ وہ بھی میرے انعام میں شریک ہو جائے گا) میں گھوڑے کے پاس آ کر اس پہ سوار ہوا اور صبا رفتاری کے ساتھ اسے لے چلا، جتنی جلدی کے ساتھ بھی میرے لئے ممکن تھا، آگے میں نے ان کو پا ہی لیا۔ اسی وقت گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور مجھے زمین پہ گرا دیا۔ لیکن میں کھڑا ہو گیا اور اپنا ہاتھ ترکش کی طرف بڑھایا اس میں سے تیر نکال کر میں نے فال نکالی کہ آیا میں انہیں نقصان پہنچا سکتا ہوں یا نہیں۔ فال (اب بھی) وہ نکلی جسے میں پسند نہیں کرتا تھا۔ لیکن میں دوبارہ اپنے گھوڑے پہ سوار ہو گیا اور تیروں کے فال کی پرواہ نہیں کی۔ پھر میرا گھوڑا مجھے تیزی کے ساتھ دوڑائے لئے جا رہا تھا۔ آگے جا کر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت سنی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف کوئی توجہ نہیں کر رہے تھے لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بار بار مڑ کر دیکھتے تھے، تو میرے گھوڑے کے آگے کے دونوں پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ وہ گھٹنوں تک دھنس گیا تو میں اس کے اوپر گر پڑا اور اسے اٹھنے کے لئے ڈانٹا میں نے اسے اٹھانے کی کوشش کی لیکن وہ اپنے پاؤں زمین سے نہیں نکال سکا۔ بڑی مشکل سے اس نے پوری طرح کھڑے ہونے کی کوشش کی تو اس کے آگے کے پاؤں سے منتشر سا غبار اٹھ کر دھوئیں کی طرح آسمان کی طرف بڑھنے لگا۔ میں نے تیروں سے فال نکالی لیکن اس

مرتبہ بھی وہی فال آئی جسے میں پسند نہیں کرتا تھا۔ اس وقت میں نے آنحضرت ﷺ کو امان کے لئے پکارا۔ میری آواز پہ وہ لوگ کھڑے ہو گئے اور میں اپنے گھوڑے پہ سوار ہو کر ان کے پاس آیا۔ ان کا ارادے کے ساتھ پہنچنے سے جس طرح مجھے روک دیا گیا تھا، اسی سے مجھے یقین ہو گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی دعوت غالب آ کر رہے گی۔ اس لئے میں نے حضور ﷺ سے کہا کہ آپ کی قوم نے آپ کے مارنے کے لئے سو اونٹوں کے انعام کا اعلان کیا ہے۔ پھر میں نے آپ کو قریش کے ارادوں کی اطلاع دی۔ میں نے ان حضرات کی خدمت میں کچھ توشہ اور سامان پیش کیا لیکن حضور ﷺ نے اسے قبول نہیں فرمایا مجھ سے کسی اور چیز کا بھی مطالبہ نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ ہمارے متعلق رازداری سے کام لینا۔ لیکن میں نے عرض کیا کہ آپ میرے لئے ایک امن کی تحریر لکھ دیجیے۔ حضور ﷺ نے عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے چمڑے کے ایک رقعہ پہ تحریر امن لکھ دی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے۔

ام معبد کی بکری کا دودھ

حضرت ہشام اپنے والد حبیش بن خالد سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عامر بن فہیرہ کے ساتھ اُمّ معبد رضی اللہ عنہا کے خیمے کے پاس پہنچے۔ یہ خاتون ذرا بڑی عمر کی تھیں۔

یہ صحن میں بیٹھی رہتیں اور آنے جانے والوں کو پانی پلاتیں اور کھانا کھلاتیں۔ اللہ کے رسول ﷺ اُمّ معبد رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُمّ معبد سے پوچھا: ''کیا تمہارے پاس گوشت اور کھجوریں ہیں....؟ تاکہ وہ ہم آپ سے خرید لیں''۔ لیکن اس کے پاس تو کچھ بھی نہ تھا۔ لوگ ان دنوں خشک سالی اور قحط کا شکار تھے۔ اس دوران اللہ کے رسول ﷺ کی نظر خیمے کے ایک کونے میں پڑ گئی، جہاں ایک بکری کھڑی تھی۔

آپ ﷺ نے پوچھا:

''اے اُمّ معبد! یہ بکری کیسی ہے..؟''

اُمّ معبد نے کہا:

''یہ اپنی کمزوری کی وجہ سے اس قابل نہ تھی کہ ریوڑ کے ساتھ چلی جاتی لہٰذا یہاں کونے میں کھڑی ہے''۔

آپ ﷺ نے پوچھا:

''کیا یہ دودھ والی ہے...؟''

اُمّ معبد رضی اللہ عنہا نے کہا:

''یہ بے چاری اس قابل کہاں...؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''کیا تم مجھے اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ دوہ لوں..؟''

اُمّ معبد رضی اللہ عنہا نے کہا:

''میرے ماں باپ صدقے، اگر آپ اس میں دودھ دیکھتے ہیں تو دوہ لیجیے''۔

''پس رسول اللہ ﷺ نے بکری کو منگوایا اور اس کے تھن پہ ہاتھ پھیرا۔ اللہ کا نام لیا اور اس بکری کے لیے دُعا فرمائی''۔

اور بکری نے دودھ کے لیے پاؤں پھیلا دیئے، تھن دودھ سے بھر گئے۔ آپ ﷺ نے بڑا تن منگوایا تو اُمّ معبد اتنا بڑا تن لے کر آئی کہ وہ بھر جائے تو کئی لوگوں کے لیے کافی ہو۔ آپ ﷺ نے اس میں دودھ دوہا۔ حتیٰ کہ یہ تن بھر گیا اور اس کے اوپر جھاگ ہی جھاگ تھی۔ پھر آپ ﷺ نے اُمّ معبد کو دودھ پلایا۔ وہ خوب سیر ہو گئیں۔ تو آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو

پلایا۔ سے آ میں خود پیا۔ آپ ﷺ کے ساتھیوں نے دو رہ پیا اور خوب سیر ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے دوسری راسی. تن میں دودھ دوہنا شروع کر دیحتیٰ کہ اس. تن کو بھر دیا اور اسے اُمّ معبد کے پس ہی چھوڑ دیا۔ اُمّ معبد رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کر لیا۔ اللہ کے نبی ﷺ سوئے منزل چل پڑے۔

آپ ﷺ کو کوچ کیے ہوئے تھوڑی دیر ہی تھی کہ اُمّ معبد کے خاوند جناب ابومعبد رضی اللہ عنہ اپنی کمزور بکریوں کو جو دبلے پن کی وجہ سے مریل چال چل رہی تھیں، ہانکتے ہوئے آ پہنچے۔ خیمے میں پڑا دودھ دیکھا تو حیران رہ گئے۔ بیوی سے پوچھنے لگے:

''اے اُمّ معبد! تیرے پس یہ دودھ کہاں سے آیا...؟ بکریاں تو دور دراز تھیں، اور جوا گھر میں تھی تو وہ دودھ دینے کے قابل نہ تھی''۔

اُمّ معبد کہنے لگیں:

''تجھے کیا بتلاؤں، اللہ کی قسم! ایک ایسا شخص تھا جو ہمارے پس سے ہو کر گیا''۔

اور پھر اُمّ معبد رضی اللہ عنہا نے پورا واقعہ بیان کیا۔ اب ابومعبد کہنے لگے: ''اس مبارک آدمی کا حلیہ تو بتلا کہ وہ تھا کیسا....؟''

اُمّ معبد رضی اللہ عنہا اپنے خاوند ابومعبد رضی اللہ عنہ کو مبارک آدمی کا حلیہ بتلانے لگیں کہ میں نے جو مبارک آدمی دیکھا تو:

ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ	رنگ چمکتا ہوا
اَبْدَجَ الْوَجْهِ	تابناک چہرہ
حَسَنَ الْخَلْقِ	بناوٹ میں حسن کا رہ
لَمْ تَعِبْهُ ثَجْلَةٌ	نہ بڑھے پیٹ کا عیب لگا ہوا
وَ لَمْ تَزْرِيْهِ صَعْلَةٌ	نہ سر پر بالوں کی کمی کا مسئلہ
وَسِيْمٌ قَسِيْمٌ	کھلا کھلا خوبصورت مکھڑا

فِیْ عَیْنَیْهِ دَعَجٌ	آنکھیں سرگیں
وَ فِیْ اَشْعَارِهٖ وَطْفٌ	لمبی پلکیں
وَ فِیْ صَوْتِهٖ صَهَلٌ	آوازرُ . دار
وَ فِیْ عُنُقِهٖ سَطْحٌ	دن صراحی دار
وَ فِیْ لِحْیَتِهٖ کَثَاثَةٌ	داڑھی میں .ل ہلکے سے گولائی دار
اَزَجُّ	ا. و. ر اوردراز
اَقْرَنُ	بھنوؤں والے
اِنْ صَمَتَ فَعَلَیْهِ الْوَقَارُ	خاموش ہوں تو پ وقار
وَ اِنْ تَکَلَّمَ سَمَاهُ وَ عَلَاهُ الْبَهَاءُ	گفتگوفرما توعالیشان و پ کشش
اَجْمَلَ النَّاسِ وَ اَبْهَاهُ مِنْ بَعِیْدٍ	دور سے دیکھیں تو . سے .ڑھ کر .کمال اور پ جمال
وَ اَحْسَنَهٗ وَ اَجْمَلَهٗ مِنْ قَرِیْبٍ	قر. . سے دیکھیں تو حسن ورعنائی کے آئینہ دار
حُلْوَ الْمَنْطِقِ	بولیں تو لگے شیرینی اور مٹھاس کا احساس
فَصْلًا لَّا نَزْرَ وَ لَا هَذْرَ	جملے واضح اور دوٹوک، نہ اختصار نہ زیادہ بول .لا
کَاَنَّ مَنْطِقَهٗ خَرَزَاتُ نَظْمٍ یَتَحَدَّرْنَ	بولتے تو یوں لگتے جیسے . سات میں . ستے موتیوں کی لڑی سی لگی ہے
رَبْعَةً لَّا تَفْنَأُهٗ مِنْ طُوْلٍ	قد درمیانہ، کہ اتنا لمبا کہ لگے گوار
وَ لَا تَقْتَحِمُهٗ عَیْنٌ مِنْ قَصْرٍ	اس قدر چھوٹ کہ آ کو لگے اب حال
غُصْنٌ بَیْنَ غُصْنَیْنِ	قد ایسا کہ وہ ہے دو شانوں کے درمیان ایسی شاخ
فَهُوَ اَنْصَرُ الثَّلَاثَةِ مَنْظَرًا	جو دیکھنے میں دیتی ہے . سے زیدہ تر زہ بہار

وَاحْسَنُهُمْ قَدْرًا	. سے زیدہ متنا . ا ءوالا
لَهٗ رُفَقَاءُ يَحْفُوْنَ بِهٖ	اس کے ساتھی اس کے د(یوں) گھیراڈالے: تہیں
	(جیسے تروں میں گھرا چا)
اِنْ قَالَ سَمِعُوْا لِقَوْلِهٖ	آپ بولیں تو وہ گوش. آواز ہوتے ہیں
وَ اِنْ اَمَرَ تَبَادَرُوْا اِلٰى اَمْرِهٖ	حکم فرما تو بجالانے میں پہ رکاب ہوتے ہیں
مَحْفُوْدٌ	ہرکوئی ٠ مت کے لیے حاضر. ش
مَحْشُوْدٌ	حاشیے کے ا٠ رچادر پھول دار
لَا عَابِسٌ	پیٹ نی پہ شکن نہیں
وَلَا مُفَنَّدٌ	طبیعت تش نہیں

ابومعبد رضی اللہ عنہ یہ حلیہ سن کر کہنے لگے: ان صفات کا حامل۔ اللہ کی قسم! وہی قریش والا شخص ہے جس کی سر میوں کا ذکر چلتا رہتا ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں اس کی ٠ مت میں حاضری دوں۔ اَ کوئی راستہ نکلا تو میں ایسا ضرور کروں گا۔

.یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔

قباء میں چند دن قیام کر٠

’’. . رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو مدینہ کے عوالی (. لائی) علاقے میں بنوعمرو بن عوف کے قبیلے میں پڑاؤ ڈالا جہاں آپ چودہ دن تر رہے۔‘‘

مسجد قباء کی فضیلت:

اسید بن ظہیرا ری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''مسجد قباء میں ز پڑھنا اس طرح ہے جیسے کسی نے عمرہ ادا کیا۔''

324

یہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں قیام کے دوران بنوائی تھی۔ اس کے بعد آپ مدینہ کی طرف چلے جمعہ کا دن تھا بنی سالم کی بستی میں پہنچے تو جمعہ کا وقت ہو َ یا تھا۔

5414

''بنو سالم بن عوف کی بستی میں جمعہ کا وقت ہوا تو آپ ﷺ نے بطن وادی میں مسجد میں جمعہ پڑھایا۔''

مسجد ی کی تعمیر

مدینہ میں قائم کے بعد . سے پہلے آپ e نے:

پھر ر کے سرداروں کو بلا بھیجا، وہ اپنی تلواریں ٹ ئے ہوئے آئے، وہ منظر اب بھی میرے سامنے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پ سوار تھے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے تھے اور بنو ران کے اردَ د تھے، یہاں ت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے صحن میں پہنچ گئے، ابتداء جہاں بھی ز کا وقت ہو جا ت، نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہیں ز پڑھ ی ت، اور بکریوں کے ب ڑے میں بھی ز پڑھ ی ت تھے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ا ی مسجد تعمیر کرنے کا حکم دے دی اور بنو ر کے لوگوں کو بلا کر ان سے فرما ا اے بنو ر! اپنے اس ب غ کی قیمت کا معاملہ میرے ساتھ طے کرلو، وہ کہنے لگے کہ ہم تو اس کی قیمت اللہ ہی سے لیں گے، اس وقت وہاں مشرکین کی کچھ قبریں، و ی انہ اور ا ی در ت تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پ مشرکین کی قبروں کو اکھیڑ دی ی، و ی انہ ا ب کر دی ی اور در ت کو کاٹ دی ی، قبلہ مسجد کی جا ب در ت لگا دی اور اس کے دروازوں کے کواڑ پتھر کے بنا دیئے، لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ا پکڑاتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جا رہے تھے کہ اے اللہ! ا صل خیر تو آ ت کی ہے، اے

اللہ!ا راورمہا. ین کی ت فرما۔

مسجد ی کی دوسری تعمیر غزوہ خیبر کے بعد سات ہجری میں ہوئی اوراس میں توسیع کی گئی۔

سترہ ہجری کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں مسجد ی کی توسیع ہوئی۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روا ۔ کرتے ہیں کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد کچی ا سے (بنی ہوئی) تھی اور اس کی چھت چھوہارے کی شاخوں کی تھی، اس کے ستون چھوہارے کی لکڑیوں کے تھے، ابوبکر نے اس میں کچھ زیادتی نہیں کی، البتہ عمر نے اس میں زیادتی کی اوراس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی عمارت کے موافق کچی ا اور چھوہارے کی شاخوں سے بنایا، اوراس کے ستون پھر بھی لکڑی کے لگائے، اس کے بعد عثمان نے اس کو. ل دیا اور اس میں بہت سے تیمیم کردی، اس کی دیوار نقشین پتھروں اور گچ کی بنائی اوراس کی چھت ساکھوا قیمتی لکڑی جواس وقت ہندوستان سے منگوائی گئی تھی0 سے بنائی۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ 29 ہجری کو اس کی توسیع کی تھی۔
گنبد کی تعمیر 678 ہجری سلطان منصور صالحی نے کی۔

فضائل مدینہ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

مجھے ایسے شہر جانے کا حکم دیا گیا جو دوسرے شہروں کو کھا جائے، منافق لوگ اس کو یثرب کہتے ہیں اس کا نام مدینہ ہے اور یہ لوگوں کو اس طرح دور کر دے گا جس طرح بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے۔''

1382 1871

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ

''ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی، پھر اسے شدید بخار آیا تو اس نے کہا کہ میری بیعت واپس کر دیجئے، آپ نے انکار کر دیا، پھر آپ کے پاس آیا اور کہا کہ میری بیعت واپس کر دیجئے، آپ نے انکار کیا پھر وہ باہر نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ

بھٹی کی طرح ہے کہ گندگی کو دور کرتا ہے اور پاکیزگی کو رہنے دیتا ہے۔''

7209

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ:

''ہم مدینہ آئے تو وہاں بخار کی وبا آئی ہوئی تھی تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار ہو گئے تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بیماری دیکھی تو فرمایا اے اللہ جیسا کہ تو نے ہمارے لئے مکہ کو محبوب فرمایا مدینہ کو بھی ہمیں محبوب فرما اس سے بھی زیادہ محبوب فرما دے اور مدینہ کو صحت کی جگہ بنا دے اور ہمارے لئے مدینہ کے صاع میں اور ان کے مد میں برکت فرما اور مدینہ کے بخار کو جحفہ کی طرف پھیر دے۔''

1376

عبداللہ بن زید، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

’’حضرت ا. اہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا اور اس کے لئے دعا کی، میں نے مدینہ کو حرام قرار دیا جس طرح ا. اہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا اور میں نے مدینہ کے صاع اور مد کے لئے دعا کی جس طرح ا. اہیم علیہ السلام نے مکہ کے لئے دعا کی۔‘‘

2129

ا. اہیم علیہ السلام کی دعا

ارشاد ری تعالیٰ ہے:

126

’’اور . ا. اہیم نے کہا اے میرے رب! اس (جگہ) کو ایک امن والا شہر بنا دے اور اس کے رہنے والوں کو پھلوں سے رزق دے، جو ان میں سے اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائے۔ فرمایا اور جس نے کفر کیا تو میں اسے بھی تھوڑا سا فائدہ دوں گا، پھر اسے آگ کے عذاب کی طرف بے بس کروں گا اور وہ لوٹنے کی بری جگہ ہے۔‘‘

مدینہ میں رہائش رکھنا بہتر ہے:

سفیان ابن ابی زہیر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

''ملک یمن فتح ہوگا، ا۔ جما ۔ سواری کے جانوروں کو ہانکتی ہوئی آئے گی اور وہ لوگ اپنے گھر والوں کو اور ان کو جوان کا کہنا ما گے لاد کر لے جا گے حالا اَ انہیں معلوم ہو تو مدینہ ان کے لئے بہتر تھا اور ملک شام فتح ہوگا تو ا۔ جما ۔ سواری کا جانور ہانکتی ہوئی لائے گی اور وہ اپنے گھر والوں کو جوان کی . تیں ما گے ان کو سوار کر کے لے جا گے حالا مدینہ ان کے لئے بہتر تھا۔''

1388 1875

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روا۔ ۔ ہے فرما۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

''جو آدمی مدینہ کی تکلیفوں پ صبر کرے گا تو میں اس کے لئے سفارش کروں گا۔ قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا۔''

1377

عجوہ کھجور کی . ۔

عامر بن سعد اپنے والد سے روا۔ ۔ کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما۔ کہ:

''جو آدمی ہر صبح کو سات عجوہ کھجوریں کھالے تو اس دن کوئی زہر اور جادو اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔''

2047 5445

دین اسلام کامر ۔

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا ۔ ۔ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما ۔ کہ:

''اسلام کی ابتداء غر ۔ ۔ کی حا ۔ ۔ میں ہوئی اور پھر ایسا وقت آئے گا کہ یہ (اسلام) ابتداء کی طرح غر ۔ ۔ کی حا ۔ ۔ میں ہو جائے گا اور وہ سمٹ کر دو سجدوں میں آ جائے گا جیسا کہ سا ۔ پ سمٹ کر اپنے سوارخ میں جا ۔ ہے۔ ''

146

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما ۔:

''مدینہ کے عیر سے لے کر فلاں مقام ۔ ۔ حرم ہے، جس نے اس میں کوئی نئ ۔ ت پیدا کی (۔ ۔ ۔ کی) تو اس پ اللہ کی اور تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی

لعنت ہے، اس کی نہ کوئی فرض عبادت اور نہ عبادت مقبول ہوگی۔''

7300

مدینہ اور اہل مدینہ کی حفاظت

عائشہ ؓ سعد، سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

''اہل مدینہ سے جو شخص بھی فریب کرے گا وہ اس طرح گھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔''

1877

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

''مدینہ کے راستوں پر فرشتے مقرر ہیں مدینہ میں نہ طاعون داخل ہوگا اور نہ ہی دجال۔''

1379

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''مسیح دجال مشرق کی طرف سے آئے گا اور مدینہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرے گا یہاں تک کہ احد پہاڑ کے پچھلی طرف اترے گا پھر فرشتے اس کا منہ وہیں سے شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ وہیں ہلاک ہو جائے گا۔''

1380

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''زمینِ حجاز سے آگ نکلے گی قیامت قائم نہ ہوگی جو کہ بصری کے اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی۔''

2902 7118

بصری شام کے ایک شہر کا نام ہے۔

حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں یہ بات کی ہے ۶۵۴ ہجری میں جمادی کے روز یہ آگ ایک زلزلے کی وجہ سے نکلی۔ یہ آگ مدینہ کے قریب تھی اہل مدینہ سخت پریشان تھے آگ کی شدت کے باوجود مدینہ کی طرف آنے والی ہوا ٹھنڈی ہوتی تھی۔

ہمارا بھلا اس سے کیا تعلق..؟

ارشاد ری تعالیٰ ہے کہ

''مومنو! اللہ کا ارشاد مانو اور پیغمبر کی فرمانبرداری کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ ہونے دو۔''

تمہیدی کلمات:

''لیس منا'' کا معنی ومفہوم محدثین کے نزدیک یہ ہے کہ وہ ہمارے طریقہ پر نہیں ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ ہمارے کامل دین پر نہیں ہے' اس کا معنی دین سے نکل جانا نہیں ہے۔ آج انہی لوگوں کے متعلق بات کریں گے جنہیں رسول اللہ e نے کہا کہ ہمارا بھلا تم سے کیا تعلق..؟

سنت سے اعراض کرنے والا

حمید بن ابوحمید طویل، انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں تین آدمی آپ کی عبادت کا حال پوچھنے آئے، جب ان سے بیان کیا گیا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کو بہت کم خیال کرتے ہوئے کہا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھلا کس طرح برابری کر سکتے ہیں، آپ کے تو اگلے پچھلے گناہ معاف ہوگئے ہیں، ایک نے کہا میں رات بھر نماز پڑھا کروں گا، دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا، تیسرے نے کہا میں نکاح نہیں کروں گا اور عورت سے ہمیشہ الگ رہوں گا، اس کے بعد رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

کیا تم لوگوں نے یوں یوں کہا ہے؟ اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ سے تمہاری بہ نسبت بہت زیادہ ڈرنے والا اور خوف کھانے والا ہوں، پھر روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور ساتھ ساتھ عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، یہ دیکھو جو میری سنت سے روگردانی کرے گا، وہ میرے طریقہ پر نہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مجھے تلوار دے کر بھیجا گیا ہے کہ اللہ کی ہی عبادت کی جائے جس کا کوئی شریک نہیں، میرا رزق میرے نیزے کے سائے کے نیچے رکھا گیا ہے میرے احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لئے بھرپور ذلت لکھ دی گئی ہے۔

غیر مسلموں کی مشابہت کرنے والا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو ہمارے غیر کی مشابہت اختیار کرے اس کا ہم سے تعلق نہیں ،تم یہود و ریٰ کی مشابہت اختیار نہ کرو، بے شک یہودیوں کا سلام ہاتھ کی انگلیوں سے اور عیسائیوں کا سلام ہاتھ کی ہتھیلی سے ہوتا ہے۔

ہاتھ سے اشارے کے ساتھ اَ سلام بھی کہا جائے ۔اس کا جواب دیا جائے تو درست ہے وَ نہ نہیں۔

مردو ں کے کانوں میں . لیا ں ، . لوں کا سٹائل ،داڑھی کی بے حرمتی اور سٹائل، کھڑے ہو کر پیش ب کر ، کھڑے ہو کر کھا ، . ہاتھ سیکھا ، عورتوں کا عریں لباس پہننا، تہذ . وتمدن ہمارے شادی بیاہ کے معاملے، کیا اسلام کوئی قص دین ہے ۔اسلام ہماری ان معا ت میں رہنمائی نہیں کرتا ہے؟ جو ہم مغربی تہذ . کی طرف دیکھتے ہیں۔

جادو کرنے والا اور کروانے والا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جادو کرنے والا اور کروانے والا ہم میں سے نہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

: :

سات ہلا - میں ڈال دینے والی چیزوں سے بچو، عرض کیا ۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ سات ہلاک کرنے والی چیزیں کو ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریٹھہرا اور جادو کر اور کسی کا قتل کر جسے اللہ نے حرام کیا سوائے حق کے اور یتیم کا مال کھا ، سود کھا ، جہاد سے دشمن کے مقابلہ سے بھا اور پ کدامن عورتوں پ کاری کی تہمت لگا ۔

:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

جادوَ واور جادوَ نی کو قتل کردو

قرآن کو خوبصورت آواز میں نہ پڑھنے والا

ابو ہریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص قرآن کو خوش آواز سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔

: :

:

حضرت . اء بن عازب بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

اپنی آوازوں کے ذریعے قرآن کو خوبصورت کرو کیو اچھی آواز کے ذریعے قرآن کے حسن

میں اضافہ ہوتا ہے۔

قرآن اچھی آواز سے پڑھنے کا حکم ہے لیکن گانے کی طرز پر موسیقی کے انداز میں نہیں پڑھنا چاہیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

:

چھ چیزوں کے واقع ہونے سے پہلے نیک اعمال کرنے میں جلدی کرلو، بیوقوفوں کی حکومت، پولیس والوں کی کثرت، قطع رحمی کرنا، ناحق قتل کو معمولی سمجھنا، اور ایسی نئی قسم جو قرآن کریم کو موسیقی کی طرح گا کر پڑھنے لگیں جن کو آگے کریں گے یعنی امام بنائیں گے، اگرچہ وہ ان میں سے سمجھ میں کم ہو۔

جو چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کا احترام نہ کرے

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک بوڑھا شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کی غرض سے حاضر ہوا لوگوں نے اسے راستہ دینے میں تاخیر کی تو آپ نے فرمایا:

جو شخص کسی چھوٹے پر شفقت اور بڑے کا احترام نہ کرے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا بوسہ لیا اور آپ کے پاس اقرع بن حابس بیٹھے ہوئے تھے، اقرع نے کہا:

:

میرے پ س دس بچے ہیں، میں نے کبھی ان کا بوسہ نہیں لیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا پھر فرما یہ کہ جو شخص رحم نہیں کرتا اس پ بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

:

سہل ابن ابی حثمہ سے روا یت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ ابن مسعود بن زید یہ دونوں خیبر کی طرف روانہ ہوئے اور خیبر والوں سے صلح کا زمانہ تھا ایک مرتبہ یہ دونوں ذرا الگ ہو گئے تھے کہ عبداللہ بن سہل کے پ س محیصہ کی لاش کو خون میں لتھڑا ہوا لا یا جن کو انہوں نے دفن کر دیا اور پھر اس کے بعد وہ مدینہ لوٹ آئے ایک مرتبہ سہیل کے بیٹے عبدالرحمٰن اور مسعود کے دو بیٹے محیصہ اور حویصہ یہ تینوں مل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عبداللہ بن سہل شہید کی بات عبدالرحمٰن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا:

بڑے کو بات کرنے دو اور وہ عمر میں سب سے چھوٹے تھے لہذا وہ خاموش ہو گئے

حضرت عبداللہ ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرما یا:

تمہارا بیڑوں کے ساتھ ہے۔

جو خاوند کے خلاف بیوی کو انگیختہ کرے

حضرت ابو ہر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا یت ہے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما یا:

جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر سے یا غلام کو اس کے آ قا سے . گشتہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے

مسند احمد میں یہ الفاظ ہیں

جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف بھڑ کا تا ہے وہ بھی ہم میں سے نہیں ہے۔

اس فعل قبیح میں عام طور پ عورت کی ں ہوتی ہیں پھر بسا اوقات خا ان کے دوسرے لوگ ہوتے ہیں جو عورت کو اس کے خاو کے متعلق . ظن کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بعض . نصیب والدین بھی ایسے ہوتے ہیں جو اپنی بیٹی کو اس کے خاو کے متعلق بھڑ کاتے رہتے ہیں۔ معاملہ پھر طلاق جا پہنچتا ہے اور اس عمل سے شیطان کو بے حد خوشی ہوتی ہے۔
حضرت جا. رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا یت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا بے شک ابلیس اپنا تخت پ نی پ ر تا ہے پھر وہ اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے پس اس کے نز دی مرتبے کے اعتبار سے وہی مقرب ہو تا ہے جو فتنہ ڈالنے میں ان سے . ڑا ہوا ان میں سے ا آ تا ہے اور کہتا ہے:

:

: : :

"

میں نے اس اس طرح کیا تو شیطان کہتا ہے تو نے کوئی (بڑا کام) سرا م نہیں د پھران میں سے ا (اور) آ ہے اور کہتا ہے کہ میں نے (فلاں آدمی) کو اس وقت نہیں چھوڑا . اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان . ائی نہ ڈلوادی شیطان اسے اپنے قر . کر کے کہتا ہے ہاں! تو ہے (جس نے بڑا کام کیا ہے) اعمش نے کہا میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا وہ اسے اپنے سے چمٹا ہے۔

مونچھیں نہ کاٹنے والا

ز بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما:

جو شخص مونچھیں نہ کٹوائے وہ ہم میں سے نہیں۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ا مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ا ر کے کچھ عمر رسیدہ افراد کے پ س "جن کی ڈاڑھیاں سفید ہو چکی تھیں " تشریف لائے اور فرما اے وہ ا ر !اپنی ڈاڑھیوں کو سرخ زرد کرلو اور اہل کتاب کی مخالفت کرو ہم نے عرض کیا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) اہل کتاب شلوار پہنتے ہیں تہبند نہیں . ھتے ؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما تم شلوار بھی پہن ہو اور تہبند بھی . ھ ہو، البتہ اہل کتاب کی مخالفت کیا کرو، ہم نے عرض کیا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) اہل کتاب موزے پہنتے ہیں، جوتے نہیں پہنتے ؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما تم موزے بھی پہنا کرو اور جوتے بھی پہنا کرو اور اس طرح اہل کتاب کی مخالفت کیا کرو ہم نے عرض کیا رسول اللہ ! صلی اللہ علیہ

وسلم

: .

: "

اہل کتاب ڈاڑھی کٹاتے اور مونچھیں .ٹھاتے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مونچھیں" اشا کرواور ڈاڑھیاں .ٹھایا کرواوراس طرح اہل کتاب کی مخالفت کیا کرو۔

نو وماتم کرنے والا

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو رخسار پیٹ اور َ یبان چاک کرے اور جاہلیت کی سی .تیں کرے۔

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کی لعنت ہو اپنا چہرہ نوچنے والی، َ یبان چاک کرنے والی اور ہلا ت مانگنے والی عورت پ ۔

مسلمان بھائی کی طرف اسلحہ کرنے والا

ایس بن سلمہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس نے ہم پر یعنی مسلمانوں پر تلوار اٹھائی وہ ہم میں سے نہیں۔

اسلحہ کا رخ بھی نہیں کرنا چاہیے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

جس آدمی نے اپنے کسی بھائی کی طرف ہتھیار کے ساتھ اشارہ کیا تو فرشتے اس پر اس وقت تک لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اشارہ کرنا چھوڑ نہیں دیتا اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو۔

دھوکہ دینے والا

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلہ کے ایک ڈھیر پر سے گزرے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں اپنا مبارک ہاتھ ڈالا تو انگلیاں تر ہوگئیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلہ کے مالک سے پوچھا:

:

یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بارش کی وجہ سے بھیگ گیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم یہ حصہ اوپر نہیں کرتے تھے کہ لوگ اس کو دیکھ لیتے پھر فرمایا جس نے دھوکہ دیا ہو مجھ سے نہیں۔

دھوکے کی کئی صورتیں ہیں لین دین میں،تجارت میں نہ بتا،دونمبر چیز ا
نمبر بتا کر دینا، ہرجانے کے لیے کم عمر زیدہ بتا،رشتہ کے معاملہ میں عمر لڑکی کی کم بتا،تعلیم
زیدہ بتا،وہ کچھ ظاہر کر جونہیں ہے،جعلی اسناد بنوا،بنا وغیرہ یہ معا ت دھوکہ میں
آتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ات کا اظہار فرمایہ ہے۔

لے کے ڈر سے سا پ نہ مارنے والا

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

جوسا ں کو ان کے انتقام کے ڈر سے چھوڑ دے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ہم نے سا ں
سے صلح نہیں کی۔ سے ہم نے ان سے جَ شروع کی ہے۔

مال ز دستی پی والے سے میرا کوئی تعلق نہیں

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

''جس نے کسی کا مال ز دستی چھینا وہ ہم میں سے نہیں''

دوسروں کی چیزوں کو غصب کرنے والے کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے دعویٰ کیا ایسی چیز کا جو اس کی نہیں وہ ہم میں سے نہیں اور اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم

میں بنا۔''

جہادی مشق سیکھ کر چھوڑنے والے سے میرا کوئی تعلق نہیں

ایک آدمی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو تیراندازی کرتے دیکھا تو کہا آپ کا جسم بھاری ہو گیا ہے اور آپ یہ نہایت دشوار کام کرتے ہیں تو انھوں نے فرمایا: یہ میں اس لیے کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔

''جو شخص تیراندازی کا فن سیکھ کر پھر (اس پر مشق کر کے) چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے نافرمانی کی۔'

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''اللہ تعالیٰ تمھارے لیے زمینوں کو فتح کرا دے گا اور اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی نعمتوں سے نوازے گا لہٰذا تم میں سے کوئی شخص اس سے عاجز نہ رہے کہ اپنے تیروں سے کھیلے۔''

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ اسلم کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے وہ سوق نامی جگہ پر ہم تیراندازی کا مقابلہ کر رہے تھے آپ نے دیکھ کر فرمایا:

''اے اسماعیل کے بیٹو! تیراندازی جاری رکھو تمھارا باپ بھی ماہر تیرانداز

تھا۔''

نہ لگاؤ میں بھی فریقین میں سے فلاں وہ کی طرف سے نہ لگانے میں شریک ہوتا ہوں۔

صحابی کا بیان ہے کہ اس کے بعد دوسرے وہ والے رک گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ہوا؟ انھوں نے کہا آپ ہمارے مدمقابل ہیں ہم کیسے.....؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''اچھا تیرا ازی جاری رکھو میں دونوں کے ساتھ ہوں۔''

سید عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ تشریف فرما تھے اور یہ آیت تلاوت فرمائی۔

''اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) قوت تیار رکھو۔''

پھر فرمایا:

''خبردار! قوت سے مراد نہ بازی ہے خبردار قوت سے مراد نہ بازی ہے خبردار قوت سے مراد نہ بازی ہے۔''

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک تیر تین آدمیوں کو جنت میں لے کر جائے گا۔

''بے شک اللہ تعالی ا۔ تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو ۔ ۔ ۔ میں داخل کرے گا ا۔ اس کا بنانے والا جو اس کے بنانے میں ثواب کی رکھے دوسرا اسے دشمن پ پھینکنے والا اور تیسرا ۔ کش سے تیر نکالنے والے کو۔تم تیرا ۔ ازی اور گھڑ سواری سیکھو مجھے تمہارا تیرا ۔ ازی کا سیکھنا تمہارے گھڑ سواری سے ز ۔ دہ محبوب ہے اور جس نے بے رغبتی کی وجہ سے تیرا ۔ ازی کو سیکھنے کے بعد چھوڑ د ۔ تو اس نے ا ۔ نعمت کو چھوڑ د ۔ ۔ ۔ اس نے نعمت کی ۔ شکری کی''